افضلیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قطعی اجماعی عقیدہ ہے

از افادات:-ڈاکٹر فیض احمد چشتی

مرتب:-غلام صفدر محمدی سیفی

حسن ترتیب

پیش لفظ

مسئلہ افضلیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روافض
اور اہل سنت کے مابین قدیم مسئلہ ہے اس مسئلہ کی
وضاحت کیلے انٹرنیٹ پر سرچنگ کے دوران ڈاکٹر فیض احمد
چشتی کا بلاگ پڑھا تو اسے بہت مفید پایا تو سوچا کہ اسکی
پی ڈی ایف بنا دوں تاکہ مزید لوگ بھی مستفید ہو سکیں۔
آج کل لوگ لمبی تحریر پڑھنے سے بھاگتے ہیں اور سکین کی
ہوئی پوسٹ کو پسند کرتے ہیں تو اسی بات کو مدنظر رکھتے
ہوئے انکی سکین کی ہوئی پوسٹوں کو اس میں لگایا گیا ہے
جبکہ نفس مسئلہ کیلے انکے بلاگ کو پڑھنا ہی بہتر ہے۔
اس پی ڈی ایف میں سب سے پہلے اہل سنت کی کتب
حدیث کو لگایاگیا پھر اقوال آئمہ اہل سنت پھر روافض کی
کتب پھر ڈاکٹر طاہر القادری کی کتب کے سکین لگائے گئے ہیں۔
دعا ہے اللہ عزوجل میری اس کاوش کو نبی پاک ﷺ کے صدقے
قبول و منظور فرمائے اور میرا ذریعہ بخشش بنائے آمین

ڈاکٹر صاحب کے فیس بک پیج سے بھی کچھ پوسٹیں لی گی ہیں تاکہ مسئلہ کی کچھ وضاحت مزید ہوجائے۔

ڈاکٹر صاحب کے فیس بک پیج اور بلاگر آرٹیکل کا لنک نیچے دیاگیا ہے تاکہ اگر کوئی تفصیل سے پڑھنا چاہیے تو وہاں سے پڑھ لے۔

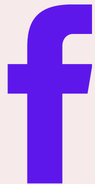
اس میں مسئلہ کی وضاحت کیلے مزید پوسٹیں اپنی طرف سے بھی لگائی جاسکتی تھیں مگر نہیں لگائیں تاکہ صرف ڈاکٹر صاحب کے کام کی رونمائی کی جاسکے۔

کچھ پوسٹوں پر ڈاکٹر صاحب کی تصاویر تھیں وہ وہاں سے ختم کردی گئی ہیں۔کتاب کا نام بھی انکے بلاگ کے مطابق رکھا گیا ہے۔

27-06-2024



Blogger



For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

ابتدائيه

مدارِ افضیلت کیا ہے ؟ اور افضیلت و فضیلت میں فرق حصہ اول

محترم قارئینِ کرام : افضیلت اور فضیلت میں فرق ہے ۔ افضیلت قرآن ، احادیث ، اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماعِ اہلسنت سے ثابت ہوتی ہے ۔ اس کی شرائط کڑی ہیں اب ایڑی چوٹی کا زور لگا لیا جائے افضیلت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا انکار نہیں ہو سکتا کہ قرآن وہی ، احادیث وہی اور اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی وہی نئے آنے سے تو رہے ۔ فضیلت باب فضائل سے ہے ۔ اس کے واسطے ضعیف احادیث بھی کافی ہیں ، لیکن افضیلت باب عقائد سے ہے ۔ اس کے ثبوت کے لیے ضعیف احادیث ناکافی ہیں ۔ عہدِ حاضر میں نیم روافض تفضیلیوں نے ادھم مچا رکھا ہے ۔ حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی افضیلت قطعی دلیل سے ثابت ہے ۔ اس کے بالمقابل ضعیف احادیث پیش کر کے شیرِ خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی افضیلت ثابت کرتے ہیں ، حالانکہ احادیثِ ضعیفہ سے افضیلت ثابت نہیں ہو سکتی ۔ افضیلت باب عقائد سے ہے ، خالص باب فضائل سے نہیں ۔ باب فضائل میں بھی احادیثِ ضعیفہ اسی وقت قابل قبول ہیں ، جب کسی قوی دلیل کے مخالف نہ ہوں ۔ اگر قوی دلیل کی مخالفت ہو تو حدیث ضعیف فضائل میں بھی مقبول نہیں ۔ مکمل مضمون ڈسکرپشن میں پڑھیں ۔

مدارِ افضلیت کیا ہے؟ اور افضلیت و فضیلت میں فرق حصہ دوم

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے پوری ترتیب فضیلت بیان فرمائی ہے نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر ہیں پھر حضرت عثمان ہیں اور پھر میں ہوں ۔ (تاریخ دمشق مدینہ لابن عساکر جلد 41 صفحہ 104) ۔ شیعہ کی کتاب رجال کشی سے روایت ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جو کہ مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتا ہوں میں اسے کوڑے لگاؤں گا جو مفتری اور کذاب کی حد ہے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنا ایمان اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے ۔ (رجال کشی صفحہ 338) ۔ شیعہ کتاب احتجاج طبرسی میں ہے کہ امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی عظمت و فضیلت کا منکر نہیں ہوں مگر افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ۔ (احتجاج طبرسی جلد 2 صفحہ 479) ۔ مکمل مضمون ڈسکرپشن میں پڑھیں ۔

افضیلت و فضیلت میں فرق تفضیلیوں کے فریب کا جواب

محترم قارئینِ کرام : فضیلت باب فضائل سے ہے ۔ اس کے واسطے ضعیف احادیث بھی کافی ہیں، لیکن افضیلت باب عقائد سے ہے ۔ اس کے ثبوت کے لیے ضعیف احادیث ناکافی ہیں ۔ عہدِ حاضر میں نیم روافض تفضیلیوں نے ادھم مچا رکھا ہے ۔ حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی افضیلت قطعی دلیل سے ثابت ہے ۔ اس کے بالمقابل ضعیف احادیث پیش کر کے شیر خداحضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی افضیلت ثابت کرتے ہیں ، حالانکہ احادیثِ ضعیفہ سے افضیلت ثابت نہیں ہو سکتی ۔ افضیلت باب عقائد سے ہے ، خالص باب فضائل سے نہیں ۔ باب فضائل میں بھی احادیثِ ضعیفہ اسی وقت قابل قبول ہیں ، جب کسی قوی دلیل کے مخالف نہ ہوں ۔اگر قوی دلیل کی مخالفت ہوتو حدیث ضعیف فضائل میں بھی مقبول نہیں ۔ اہل سنت و جماعت کا متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے کہ : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ انبیاء و مرسلین (رسل بشر اور رسل ملائکہ) کے بعد علی الاطلاق تمام انس و جن اور فرشتوں سے "افضل" ہیں ۔ اس معنٰی "افضیلت" کی تفہیم و تعیین میں معاون چند ضروری امور ہدیہ قارئین ہیں ۔ افضل : افعل کے وزن پر اسم تفضیل کا صیغہ ہے ، جس میں معنی حقیقی کے اعتبار سے دوسرے کی بہ نسبت زیادتی ہوتی ہے ۔ اور معنٰی یہ ہوتے ہیں کہ "افضل و مفضول" دونوں میں ایک ہی قسم کی فضیلت ہے مگر افضل میں وہ فضیلت زیادہ ہے اور مفضول میں کم ۔ مکمل مضمون ڈسکرپشن میں پڑھیں ۔

فضیلت باب فضائل سے ہے۔ اس کے واسطے ضعیف احادیث
بھی کافی ہیں، لیکن افضلیت باب عقائد سے ہے۔ اس کے ثبوت
کے لیے ضعیف احادیث ناکافی ہیں۔ عہدِ حاضر میں نیم روافض
تفضیلیوں نے ادھم مچا رکھا ہے۔ حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما
کی افضلیت قطعی دلیل سے ثابت ہے۔ اس کے بالمقابل ضعیف
احادیث پیش کر کے شیرِ خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی
افضلیت ثابت کرتے ہیں، حالانکہ احادیثِ ضعیفہ سے افضلیت
ثابت نہیں ہو سکتی۔ افضلیت باب عقائد سے ہے، خالص باب
فضائل سے نہیں۔ باب فضائل میں بھی احادیثِ ضعیفہ اسی وقت
قابلِ قبول ہیں، جب کسی قوی دلیل کے مخالف نہ ہوں۔ اگر قوی
دلیل کی مخالفت ہو تو حدیث ضعیف فضائل میں بھی مقبول نہیں۔

کتب

حدیث اہل

سنت

ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارکہ میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کو شمار کرتے ان کے بعد حضرت سیدنا عمر بن خطاب کو اور ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کو ۔

٣ ـ باب قولِ النبيِّ ﷺ: «سدُّوا الأبوابَ إلا بابَ أبي بكرٍ» قاله ابنُ عباسٍ عن النبيِّ ﷺ

٣٦٥٤ ـ حدَّثنا عبدُ اللهِ بن محمدٍ حدَّثنا أبو عامرٍ حدَّثنا فُلَيحٌ قال: حدَّثني سالم أبو النَّضرِ عن بُسْرِ بنِ سعيدٍ عن أبي سعيدٍ الخُدريِّ رضي الله عنه قال: «خطبَ رسولُ اللهِ ﷺ الناسَ وقال: إنَّ الله خَيَّرَ عبداً بينَ الدُّنيا وبينَ ما عنده، فاختارَ ذلك العبدُ ما عندَ الله. قال: فبكى أبو بكرٍ، فعَجِبنا لبُكائهِ أنْ يُخبِرَ رسولُ اللهِ ﷺ عن عبدٍ خُيِّرَ، فكانَ رسولُ اللهِ ﷺ هو المخيَّرَ، وكانَ أبو بكرٍ أعلَمَنا. فقالَ رسولُ اللهِ ﷺ: إنَّ أمنَّ الناسِ عليَّ في صحبتِه ومالِهِ أبو بكر، ولو كنتُ مُتَّخِذاً خليلاً غيرَ ربي لاتخذتُ أبا بكر، ولكنْ أُخوَّةُ الإسلامِ ومودَّتُه، لا يَبقَيَنَّ في المسجدِ بابٌ إلا سُدَّ، إلا بابَ أبي بكر». [انظر الحديث: ٤٦٦].

٤ ـ باب فضلِ أبي بكرٍ بعدَ النبيِّ ﷺ

٣٦٥٥ ـ حدَّثنا عبدُ العزيزِ بنُ عبدِ الله حدَّثنا سُليمانُ عن يحيىٰ بنِ سعيدٍ عن نافعٍ عن ابنِ عمرَ رضيَ اللهُ عنهما قال: «كُنَّا نُخيِّرُ بينَ الناسِ في زمنِ النبيِّ ﷺ فنُخيِّرُ أبا بكر، ثمَّ عمرَ بنَ الخطَّابِ، ثمَّ عثمانَ بنَ عفَّانَ رضيَ اللهُ عنهم». [الحديث: ٣٦٥٥ ـ طرفه في: ٣٦٩٧].

٥ ـ باب قولِ النبيِّ ﷺ: «لو كنتُ متخذاً خليلاً» قاله أبو سعيد

٣٦٥٦ ـ حدَّثنا مُسلمُ بن إبراهيمَ حدَّثنا وُهَيبٌ حدَّثنا أيوبُ عن عِكرمةَ عنِ ابنِ عبَّاسٍ رضيَ اللهُ عنهما عنِ النبيِّ ﷺ قال: «لو كنتُ مُتَّخِذاً خليلاً لاتَّخذتُ أبا بكر، ولكن أخي وصاحبي». [انظر الحديث: ٤٦٧].

[illegible] ومُوسىٰ بنُ إسماعيلَ التَّبوذكيُّ قالا: حدَّثنا وُهَيبٌ عن أيوبَ [illegible] خليلاً [illegible] خليلاً، ولكن أُخوةُ الإسلام أفضل».

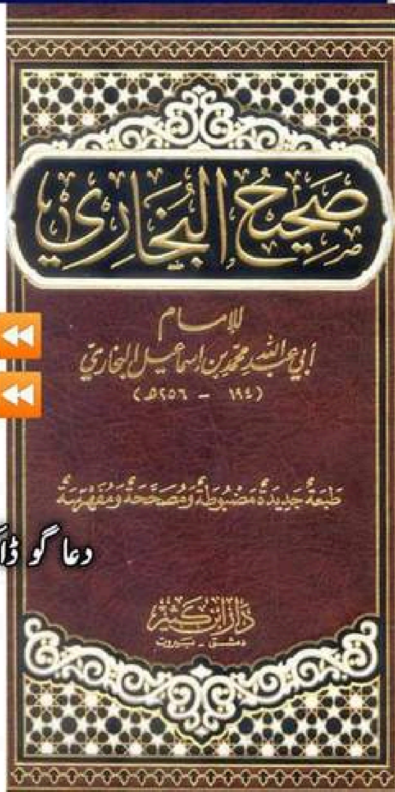
دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

حدَّثنا قُتَيبةُ حدَّثنا عبدُ الوهابِ عن أيوبَ . . . مثلَه. [انظر الحديث: ٤٦٧، ٣٦٥٦].

٣٦٥٨ ـ حدَّثنا سليمانُ بنُ حربٍ أخبرَنا حمَّادُ بن زيدٍ عن أيوبَ عن عبدِ اللهِ بنِ أبي مُلَيكةَ قال: كتبَ أهلُ الكوفةِ إلى ابنِ الزُّبيرِ في الجَدِّ، فقال: أما الذي قال رسولُ الله ﷺ: «لو كنتُ متَّخذاً من هذهِ الأمَّةِ خليلاً لاتَّخذتُه»، أنزَلَهُ أباً، يعني: أبا بكر».

٣٦٥٩ ـ حدَّثنا الحُميديُّ ومحمدُ بن عبدِ الله قالا: حدَّثنا إبراهيمُ بنُ سعدٍ عن أبيه عن محمدِ بن جُبَيرِ بن مُطعِمٍ عن أبيهِ قال: «أتَتِ امرأةٌ النبيَّ ﷺ فأمرَها أن ترجِعَ إليه، قالت: أرأيتَ إن جئتُ ولم أجِدْكَ ـ كأنها تقولُ الموتَ ـ قال ﷺ: إن لم تجديني فأْتي أبا بكر».

[الحديث ٣٦٥٩ ـ طرفه في: ٧٢٢٠].



حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ تابعی ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ میں نے کہا پھر کون افضل ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔

الناسُ يَبكون. قال: واجتمعتِ الأنصارُ إلى سعد بن عُبادةَ في سقيفةِ بني ساعِدة فقالوا: منّا أميرٌ ومنكم أمير، فذَهَبَ إليهم أبو بكرٍ وعمرُ بن الخطّاب وأبو عبيدةَ بنُ الجَرّاح، فذهبَ عمرُ يتكلّم، فأسكَتَهُ أبو بكرٍ، وكان عمرُ يقول: واللهِ ما أردتُ بذلكَ إلاّ أني قد هيّأتُ كلاماً قد أعجَبَني خشيتُ أن لا يَبلغَهُ أبو بكر. ثمّ تكلم أبو بكرٍ فتكلم أبلغَ الناس، فقال في كلامه: نحنُ الأمراءُ وأنتمُ الوُزَراء. فقال حُباب بن المنذِر: لا واللهِ لا نَفعلُ، منّا أميرٌ ومنكم أمير. فقال أبو بكر: لا، ولكنّا الأمراءُ وأنتمُ الوُزَراء. هم أوسَطُ العرَبِ داراً وأعرَبُهم أحساباً، فبايِعوا عمرَ أو أبا عُبيدة. فقال عمرُ: بل نُبايِعُكَ أنتَ، فأنتَ سيِّدُنا وخَيرُنا وأحبُّنا إلى رسولِ اللهِ ﷺ: فأخذَ عمرُ بيدِهِ فبايَعَهُ وبايَعَهُ الناس. فقال قائل: قَتلتم سعدَ بنَ عُبادة، فقال عمرُ: قَتَلَهُ اللهُ». [انظر الحديث: ١٣٤٢].

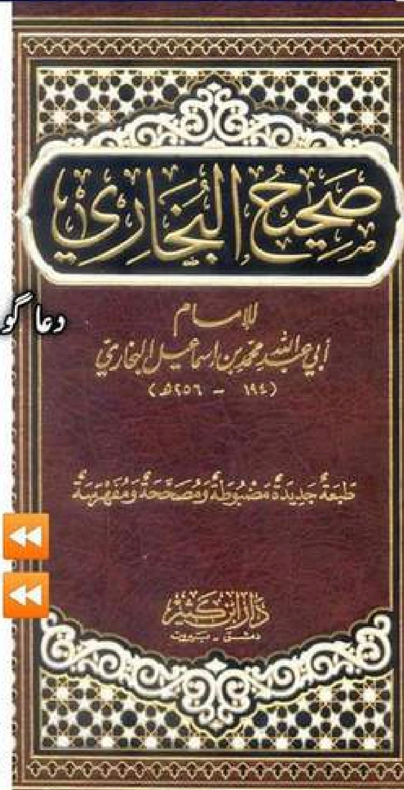
...الزُّبَيدِيّ قال عبدُ الرحمٰنِ بن القاسم: أخبرَني القاسمُ أنّ عائشةَ رضيَ اللهُ عنها قالت: «شَخَصَ بَصَرُ النبيِّ ﷺ ثم قال: في الرَّفيقِ الأعلى (ثلاثاً) وقصَّ الحديثَ. قالت: فما كان من خُطبتِهما من خُطبةٍ إلاّ نفعَ اللهُ بها، لقد خَوَّفَ عمرُ الناسَ وإنَّ فيهم لِنِفاقاً فرَدَّهمُ اللهُ بذلك». [انظر الحديث: ١٢٤١، ٣٦٦٧].

٣٦٧٠ ـ «ثمّ لقد بَصَّرَ أبو بكرٍ الناسَ الهُدَى، وعرَّفَهمُ الحقَّ الذي عليهم، وخرجوا به يتلون ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ﴾ إلى ﴿ٱلشَّٰكِرِينَ﴾».

[انظر الحديث: ١٢٤٢، ٣٦٦٨].

٣٦٧١ ـ حدَّثنا محمدُ بن كثيرٍ أخبرَنا سفيانُ حدَّثنا جامعُ بن أبي راشدٍ حدَّثنا أبو يَعلى عن محمدِ بنِ الحنَفيةِ قال: «قلتُ لأبي: أيُّ الناسِ خيرٌ بعدَ رسولِ اللهِ ﷺ؟ قال: أبو بكر. قلتُ: ثم مَنْ؟ قال: ثمّ عمرُ. وخشيتُ أن يقول عثمانُ، قلتُ: ثمّ أنت؟ قال: ما أنا إلاّ رجُلٌ من المسلمين».

٣٦٧٢ ـ حدَّثنا قُتَيبةُ بنُ سعيدٍ عن مالكٍ عن عبدِ الرحمٰنِ بن القاسم عن أبيهِ عن عائشةَ رضيَ اللهُ عنها أنها قالت: «خرَجنا مع رسول اللهِ ﷺ في بعضِ أسفارِهِ، حتىٰ إذا كنا بالبَيداءِ ـ أو بذاتِ الجيش ـ انقطَعَ عِقدٌ لي، فأقام رسولُ اللهِ ﷺ على التماسِهِ، وأقامَ الناسُ معه، وليسوا على ماء، وليس معَهم ماء. فأتَى الناسُ أبا بكرٍ فقالوا: ألا تَرَى ما صنَعَتْ عائشة؟ أقامت برسولِ اللهِ ﷺ وبالناسِ معَهُ، وليسوا على ماء، وليسَ معَهم ماء. فجاءَ أبو بكرٍ ورسولُ اللهِ ﷺ واضِعٌ رأسَهُ على فَخِذي قد نام، فقال: حبَسْتِ رسولَ اللهِ ﷺ والناسَ



ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارکہ میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق کو شمار کرتے ان کے بعد حضرت سیدنا عمر بن خطاب کو اور ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان بن عفان کو۔ (صحیح بخاری مترجم جلد 2 صفحہ نمبر 605)

ہے۔ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو یقیناً وہ ابوبکر ہوتے۔ لیکن اسلامی اخوت اور دوستی کا رشتہ تو موجود ہے۔ آئندہ مسجد میں کسی کا دروازہ کھلا نہ رکھا جائے بجز دروازہ حضرت ابوبکر کے۔

4- بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3655 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مبارک عہد میں جب ہم صحابۂ کرام کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر کو ترجیح دیا کرتے، پھر حضرت عمر بن خطاب کو پھر حضرت عثمان بن عفان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

5- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا

قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ

اگر نبی کریم ﷺ کسی کو خلیل بناتے تو ابوبکر کو بناتے

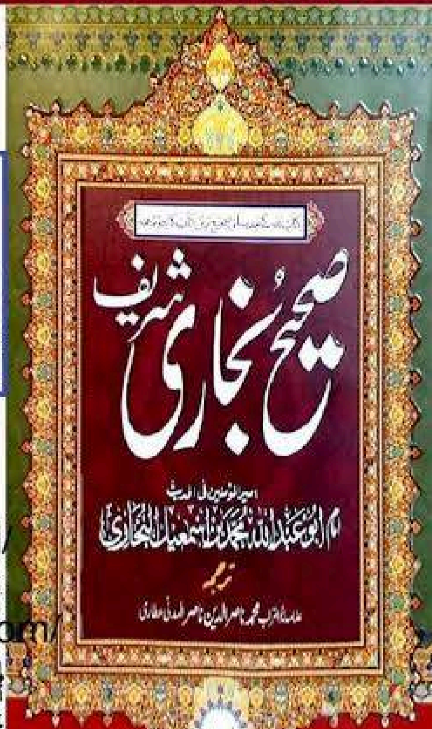
یہ حدیث حضرت ابوسعید سے مروی ہے۔

3656 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا [illegible] عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي [illegible] إِسْمَاعِيلَ الشُّمُوذِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی [illegible]

[illegible] نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو انہیں خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت افضل ہے۔

3655- انظر الحديث: 3697
3656- راجع الحديث: 367
3657- راجع الحديث: 466



حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں ، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہم میں سب سے زیادہ محبوب

٣٠- بَابٌ

•[٤٠٠٢] حدثنا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ فِي حَدِيثِهِ: ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ... مِثْلَ هَذَا.

٣١- مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه
وَاسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ

ه[٤٠٠٣] حدثنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيلُ اللَّهِ».

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَفِي الْبَابِ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، وَابْنِ عَبَّاسٍ.



ه[٤٠٠٤] حدثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

•[٤٠٠٢] [التحفة: ت ١٦٥٣٢].
ه[٤٠٠٣] [التحفة: م (ت) ٩٥١٣].
ه[٤٠٠٤] [التحفة: (خ) ت ١٠٦٧٨].



ديوان الحديث النبوي

(٤)

سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ

وَهُوَ: الْجَامِعُ الْكَبِيرُ

لِلْإِمَامِ أَبِي عِيسَى

مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ سَوْرَةَ التِّرْمِذِيِّ

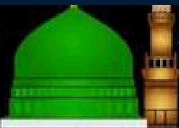
رِوَايَةُ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيِّ عَنْهُ

طبعة مزيدة موثقة على عشرين نسخة خطية
منها اثنتا عشرة من رواية المحبوبي

الْمُجَلَّدُ الرَّابِعُ

تَحْقِيقٌ وَدِرَاسَةٌ
مَرْكَزُ الْبُحُوثِ وَتَقْنِيَةِ الْمَعْلُومَاتِ
دَارُ التَّأْصِيلِ





حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نبیوں
اور رسولوں علیہم السلام کے علاوہ جملہ اولین و آخرین
میں سے ادھیڑ عمر والے جنتیوں کے سردار ہوں
گے، علی رضی اللہ عنہ جب تک وہ دونوں زندہ رہیں
انہیں یہ بات نہ بتانا۔

(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 95 باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب فضل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ)(سنن ترمذی المناقب حدیث : 3666)(تحفۃ الاشراف : 10035)(مسند احمد جلد 1 صفحہ 80)(سنن ترمذی جلد 5 صفحہ 376 حدیث : 3686)




Dr Faiz Ahmad Chishti

ہم صحابہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ ظاہرہ میں کہا کرتے تھے کہ حضور ﷺ کے بعد آپ کی امت میں سب سے افضل ابو بکر پھر عمر پھر عثمان ہیں رضی اللہ عنہم۔

سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ

للإمام الحافظ المصنف المتقن

أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني الأزدي

٢٠٢ - ٢٧٥هـ

وهو أحد الكتب الستة في الحديث وهي

[البخاري، مسلم، أبو داود، النسائي، الترمذي، ابن ماجه]

ومعه كتاب معالم السنن للخطابي ٣١٩ - ٣٨٨هـ وهو شرح عليه

دعاگو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

وقد امتاز هذا الكتاب بجمع شمل أحاديث الأحكام

إعداد وتعليق

عزت عبيد الدعاس وعادل السيد

الجزء الخامس

دار ابن حزم

نترك أصحاب النبي ﷺ لا نُفاضلُ بينهم»[1].

٤٦٢٨ ـ حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا عنبسة، حدثنا يونس، عن ابن شهاب، قال: قال سالم بن عبد الله: إن ابن عمر قال: كنا نقول ورسول الله ﷺ حيٌّ: أفضل أمة النبي ﷺ بعده أبو بكر، ثم عمر، ثم عثمان رضي الله عنهم أجمعين!



٤٦٢٩ ـ حدثنا محمد بن كثير، حدثنا سفيان، حدثنا جامع بن أبي راشد، حدثنا أبو يعلى، عن محمد ابن الحنفية[2]، قال: قلت لأبي: أي الناس خيرٌ بعد رسول الله ﷺ؟ قال: أبو بكر، قال: قلت: ثم من؟ قال: ثم عمر، قال: ثم خشيت أن أقول ثم من؟ فيقول: عثمان، فقلت: ثم أنت يا أبت؟ قال: ما أنا إلا رجلٌ من المسلمين[3].

٤٦٣٠ ـ حدثنا محمد بن مسكين، حدثنا محمد ـ يعني الفريابي ـ قال: سمعت سفيان[4] يقول: مَنْ زعم أن علياً عليه السلام كان أحقَّ بالولاية منهما فقد خطَّأ أبا بكرٍ وعمر والمهاجرين والأنصار، وما أراه يرتفع له مع هذا عملٌ إلى السماء.

٤٦٣١ ـ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس، حدثنا قبيصة، حدثنا عَبّاد السماك، قال: سمعت سفيان [الثوري] يقول: الخلفاء خمسة: أبو بكرٍ، وعمر، وعثمان، وعلي، وعمر بن عبد العزيز رضي الله عنهم.

* ثم رجل آخر، فقال له ابنه محمد ابن الحنفية: ثم أنت يا أبت؟ فكان يقول: ما أبوك إلا رجلٌ من المسلمين، رضوان الله عليهم. (خطابي).

(١) وأخرجه البخاري في فضائل أصحاب النبي ﷺ (٥/٥) باب فضل أبي بكر، وباب فضل عثمان، والترمذي في المناقب حديث ٣٧٠٧ باب تقديم عثمان في حياة النبي ﷺ.

(٢) هو ابن علي بن أبي طالب.

(٣) وأخرجه البخاري في فضائل الصحابة (٥/٩) باب قول النبي ﷺ: «لو كنت متخذاً خليلاً»، وابن ماجه في المقدمة حديث ١٠٦.

(٤) هو الثوري.

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ اسنادہ صحیح

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

أحمد محمد شاكر

الجزء الثاني

من الحديث ٩٢١

إلى الحديث ٢١٧٥

دار الحديث

القاهرة

فيها حدثا أو آوى مُحْدِثاً فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يُقْبل منه عَدْل ولا صَرْف»، وقال: «ذمةُ المسلمين واحدة، فمن أخْفر مسلماً فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يُقبل منه صرف ولا عدل، ومن تولَّى قوماً بغير إذن مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً».

١٠٣٨ـ **حدثنا** عبدالرحمن عن سفيان عن الأعمش عن سعد ابن عُبيدة عن أبي عبدالرحمن عن علي قال: قلت: يا رسول الله ما لي أراكَ تَنَوَّقُ في قريش وتَدَعُنا أن تَزَوَّج إلينا؟ قال: «وعندك شيء؟» قال: قلت: ابنةُ حمزة، قال: «إنها ابنةُ أخي من الرضاعة».

١٠٣٩ـ **حدثنا** عبدالرحمن حدثنا شعبة عن عمرو بن مُرَّة عن أبي البَخْتَرِيّ عن أبي عبدالرحمن السُّلَمي قال: قال علي: إذا حدثتكم عن رسول الله ﷺ حديثا فظنُّوا برسول الله ﷺ أهياه وأهداه وأتقاه.

١٠٤٠ـ **حدثنا** وكيع عن سفيان وشعبة عن حبيب بن أبي ثابت عن عبد خيْر عن علي أنه قال: ألاَ أنبئكم بخير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ؟ أبو بكر، ثم عمر.

١٠٤١ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني عثمان بن أبي شيبة

(١٠٣٨) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ٦٢٠. وانظر ٧٧٠، ٩٣١.

(١٠٣٩) **إسناده صحيح**، وهو مختصر ٩٨٧.

(١٠٤٠) **إسناده صحيح**، وهو مختصر ١٠٣٢.

(١٠٤١) **إسناده صحيح**، المطلب بن زياد بن أبي زهير الثقفي الكوفي: ثقة، وثقه أحمد وابن معين وغيرهما، وترجمه البخاري في الكبير ٨/٢/٤ فلم يذكر فيه جرحاً. والحديث في مجمع الزوائد ٧: ٤١ وقال: «رواه عبدالله بن أحمد والطبراني في الصغير والأوسط، ورجال المسند ثقات». وذكره ابن كثير في التفسير ٤: ٤٩٩ عن ابن أبي حاتم عن =

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے افضل و بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسنادہ صحیح

المُسْنَد

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ ـ ٢٤١

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

أحمد محمد شاكر

الجزء الثاني

من الحديث ٩٢١

إلى الحديث ٢١٧٥

دار الحديث

القاهرة

عمران الأنصاري عن علي، والمسعوديُّ عن عثمان بن عبدالله بن هرمز عن نافع بن جبير عن علي قال: كان رسول الله ﷺ ليس بالقصير ولا بالطويل، ضخم الرأس واللحية، شثن الكفين والقدمين، ضخم الكراديس، مشربًا وجهه حمرة، طويل المسربة، إذا مشى تكفأ تكفيًا كأنما ينقلع من صخر، لم أر قبله ولا بعده مثله، ﷺ. وقال أبو النضر: المسربة، وقال: كأنما ينحط من صبب، وقال أبو قطن: المسربة، وقال يزيد: المسربة.

١٠٥٤ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثنا أبو صالح الحكم بن موسى حدثنا شهاب بن خراش حدثنا الحجاج بن دينار عن حصين بن عبدالرحمن عن أبي جحيفة قال: كنت أرى أن عليًا أفضل الناس بعد رسول الله ﷺ، فذكر الحديث، قلت: لا والله يا أمير المؤمنين، إني لم أكن أرى أن أحدًا من المسلمين بعد رسول الله ﷺ أفضل منك، قال: أفلا أحدثك بأفضل الناس كان بعد رسول الله ﷺ؟ قال: قلت: بلى، فقال: أبو بكر، فقال: أفلا أخبرك بخير الناس كان بعد رسول الله ﷺ وأبي بكر؟ قلت: بلى، قال: عمر. ١٢٨/١

١٠٥٥ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني سريج بن يونس حدثنا مروان الفزاريّ أخبرنا عبدالملك بن سلع عن عبد خير، قال: سمعته يقول: قام عليٌّ على المنبر فذكر رسول الله ﷺ، فقال: قبض رسول الله ﷺ

قطن البصري، وهو ثقة من شيوخ أحمد. يزيد: هو يزيد بن هرون، من شيوخ أحمد أيضًا، وفي هـ «أبو يزيد» هو خطأ.

(١٠٥٤) إسناده صحيح، وقوله فيه «فذكر الحديث» اختصار لحديث لم أجده، ولعله يقع إلي فأنبه عليه. والحديث من زيادات عبدالله بن أحمد. وقد مضى شيء من معنى هذا الحديث ٨٣٣ ـ ٨٣٧. وانظر ١٠٥٢.

(١٠٥٥) إسناده صحيح، وانظر ما قبله. وهذا الحديث من زيادات عبدالله بن أحمد.

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسنادہ صحیح

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

أحمد محمد شاكر

الجزء الثاني

من الحديث ٩٢١

إلى الحديث ٢١٧٥

دار الحديث

القاهرة

١٠٢٩ - **حدثنا** معاوية وابن أبي بُكير قالا حدثنا زائدة حدثنا الرُّكين بن الرَّبيع بن عَميلة الفزاري، فذكر مثله، وقالا: فَضْخَ الماء، وحدثنا ابن أبي بكير حدثنا زائدة، وقال: فَضْخَ، أيضاً.

١٠٣٠ - [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني وهب بن بقية أنبأنا خالد عن عطاء، يعني ابنَ السائب، عن عبد خير عن علي قال: ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ؟ أبو بكر، ثم خيرها بعد أبي بكر عمر، ثم يجعل الله الخير حيث أحبَّ.



١٠٣١ - [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني أبو بَحْرٍ عبدالواحد البصري حدثنا أبو عَوَانة عن خالد بن عَلْقَمة عن عبد خَير قال: قال علي لما فرغ من أهل البصرة: إن خير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ أبو بكر، وبعد أبي بكر عمر، وأحدثْنا أحداثاً يصنعُ الله فيها ما شاء.



١٠٣٢ - [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني وَهْب بن بَقِيَّة الواسطي أنبأنا خالد بن عبدالله عن حُصَين عن المسيَّب بن عبد خيرٍ عن أبيه قال: قامَ علي فقال: خير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ أبو بكر وعمر، وإنا قد أحدثنا بعد أحداثاً يقضي الله فيها ما شاء.

١٠٣٣ - **حدثنا** عبدالرحمن حدثنا سفيان عن أبي إسحق عن

(١٠٢٩) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ما قبله.

(١٠٣٠) **إسناده حسن**، وهو مكرر ٩٢٢ بإسناده ولفظه، وانظر ٩٢٦، ٩٣٤، ١٠٢٠.



(١٠٣١) **إسناده صحيح**، أبو بحر: هو عبدالواحد بن غياث المربدي البصري، وهو ثقة. والحديث مكرر ما قبله بمعناه.



(١٠٣٢) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ٩٢٦ بإسناده ولفظه، ومكرر ما قبله في المعنى. والأحاديث ١٠٣٠ - ١٠٣٢ من زيادات عبدالله بن أحمد.

(١٠٣٣) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ٧٧٩ ومطول ٩٩٩.

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ اسنادہ صحیح

المُسْنَد

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ ـ ٢٤١

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

شرحه وصنع فهارسه

أحمد محمد شاكر

الجزء الثاني

من الحديث ٩٢١

إلى الحديث ٢١٧٥

دار الحديث

القاهرة

٩٣٤ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني سُوَيد بن سعيد حدثنا الصُّبَيّ بن الأشعث عن أبي إسحق عن عبد خيّر عن علي: ألا أنبئكم بخير هذه الأمة بعد نبيها؟ أبو بكر، والثاني عمر، ولو شئت سميت الثالث. قال أبو إسحق: فتهجّاها عبد خيّر لكيلا تمترون فيما قال عليّ.



٩٣٥ ـ **حدثنا** ليث حدثني يزيد بن أبي حبيب عن أبي الصَّعْبة عن رجل من هَمْدان يقال له أبو أفْلح عن ابن زُرَير أنه سمع علي بن أبي طالب يقول: إن النبي ﷺ أخذ حريراً فجعله في يمينه، وأخذ ذهباً فجعله في شماله، ثم قال: «إن هذين حرام على ذكور أمتي».

٩٣٦ ـ **حدثنا** حجاج حدثنا ليث حدثنا سعيد، يعني المَقْبُري، عن



(٩٣٤) **إسناده صحيح**، الصبي بن الأشعث السلولي، قال الذهبي: «له مناكير، وفيه ضعف يحتمل»، وقال أبو حاتم: «شيخ يكتب حديثه»، وذكره ابن حبان في الثقات، وله ترجمة في لسان الميزان ٣: ١٨٢، ولكن لم يترجمه الحافظ في التعجيل، وهو على شرطه. «الصبي» بالتصغير، كما في المشتبه ٣١١. وانظر ما قبله، وهو مختصر ٩٠٩. «لكيما يمترون» في ح «تمترون» وفي ك هـ «يمترون» فأثبتناهما، و«كي» من نواصب الأفعال، ولكن جاء الفعل هنا بعدها مرفوعاً، وهو لحن من أبي إسحق السبيعي، وليس أبو إسحق ممن يحتج بنطقه في العربية كالصحابة والتابعين القدماء. وهذا الحديث من زيادات عبدالله بن أحمد.

(٩٣٥) **إسناده صحيح**، على ما فصلنا في ٧٥٠، ذاك منقطع وهذا متصل. أبو الصعبة: هو عبدالعزيز بن أبي الصعبة.

(٩٣٦) **إسناده صحيح**، حجاج: هو ابن محمد المصيصي الأعور، ثقة ثبت، قال أحمد: ما كان أضبطه وأشد تعاهده للحروف، ورفع أمره جداً. ليث: هو ابن سعد الإمام. سعيد: هو ابن أبي سعيد المقبري، تابعي ثقة معروف. عاصم بن عمرو: حجازي مدني، وثقه النسائي وذكره ابن حبان في الثقات. والحديث رواه الترمذي ٤ : ٣٧٢ عن قتيبة عن الليث، وقال: «حديث حسن صحيح». ونسبه الحافظ في التهذيب ٥: ٥٤ أيضاً للنسائي، ولم أجده في أبي داود، =

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر اور افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ، اور پھر یہ کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جہاں پسند کرے بہتری اور خیر رکھتا ہے ۔

● ٨٣٧ ـ حدثنا عبد الله، حدثنا منصور بن أبي مُزاحم، حدثنا خالد الزيات، حدثني عون بن أبي جُحَيفة، قال:

كان أَبي من شُرَط علي، وكـان تحتَ المِنْبَـر، فحدثني أَبي: أنه صعـد المنبر ـ يعني عليّاً ـ فحَمِدَ الله تعالى وأَثنى عليه، وصَلَّى على النبي ﷺ، وقال: خيرُ هٰذه الأُمةِ بعد نَبيِّها أَبو بكرٍ، والثاني عمرُ، وقال: يجعلُ الله تعالى الخيرَ حيثُ أَحبَّ[1].

٨٣٨ ـ حدثنا عَفان، حدثنا حماد، أَخبرنا عطاء بن السَّائب، عن أَبيه

عن علي: أَن رسـول الله ﷺ لمـا زَوَّجَه فاطمةَ بعث معه بخَمِيلةٍ وَوِسادةٍ من أَدَمٍ حشوُها ليفٌ، ورَحَيَيْن وسِقاءٍ وجَرَّتين، فقال علي لفاطمة ذاتَ يوم [illegible] والله لقد سَنَوْتُ حتى قد اشتكيتُ صَدْري، قال: وقد جاء [illegible] به. فقالت: وأَنا والله قد طَحَنْتُ حتى مَجِلَتْ يداي. فأَتتِ النبيَّ ﷺ، فقال: «ما جاءَ بك أَيْ بُنَيَّةُ؟» قالت: جئتُ لأُسلِّمَ عليك. واستَحْيَتْ أَن تسـأَله ورَجَعَتْ، فقال: ما فعلتِ؟ قالت: استحييتُ أَن أَسأَله. فأَتيناه جميعاً، فقال علي: يا رسول الله،

= وهو في «مصنف ابن أبي شيبة» ١٢/١٤، وعنه أخرجه ابن أبي عاصم في «السنة» (١٢٠١).

(١) إسناده قوي، خالد الزيات: هو خالد بن يزيد أبو عبد الله الزيات، روى عنه جمع، وقال أحمد وأبو حاتم: ليس به بأس، انظر «الجرح والتعديل» ٣/٣٥٧، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح.

وهـذا الخبر علقه البخاري في «التاريخ الكبير» ٣/١٨٠ عن خالد الزيات، بهذا الإسناد، مختصراً بلفظ: خير الناس أبو بكر بعد النبي ﷺ.

مُسْنَدُ الإمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

أَشْرَفَ عَلَى تَحْقِيقِهِ
الشَّيخ شُعَيب الأَرنؤوط

حَقَّقَ هٰذا الجزء وَخَرَّجَ أَحاديثه وَعلّقَ عَليه
شُعَيب الأَرنؤوط عَادِل مُرشِد

الجُزءُ الثَّاني

مؤسسة الرسالة

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر اور افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ اسنادہ حسن ۔

عليّاً يُناجيه، فقلنا: إنا اختَلَفْنا في القراءة. فاحْمَرَّ وجهُ رسول الله ﷺ، فقال علي: إن رسول الله ﷺ يأمُرُكم أن تَقْرَؤوا كما عُلِّمْتُم[1].

● ٨٣٣ - حدثنا عبد الله، حدثني صالح بن عبد الله التِّرمذيّ، حدثنا حماد، عن عاصم (ح) وحدثنا عُبيد الله القواريري، حدثنا حماد؛ قال القواريريُّ في حديثه: قال: حدثنا عاصم بن أبي النَّجُود، عن زِرّ - يعني ابنَ حُبيش -، عن أبي جُحَيفة، قال:

سمعتُ عليّاً يقول: ألا أُخبرُكم بخيرِ هٰذه الأُمَّة بعدَ نبيِّها؟ أبو بكر. ثم قال: ألا أُخبِرُكم بخير هٰذه الأُمة بعد أبي بكر؟ عُمَرُ[2].

● ٨٣٤ - حدثنا عبد الله، حدثني أبو صالح هَدِيَّة بن عبد الوهاب بمكة، حدثنا محمد بن عُبيد الطَّنافِسيّ، حدثنا يحيى بن أيوب البَجَلي، عن الشعبي،

(١) إسناده حسن، عاصم - وهو ابن أبي النجود - حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين.

وأخرجه الطبري ١/١٢، وابن حبان (٧٤٦) من طريق سعيد بن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

وأخرجه البزار (٤٤٩) عن إبراهيم بن سعيد الجوهري، والطبري ١/١٢ عن أحمد بن منيع، كلاهما عن يحيى بن سعيد، به.

وأخرجه بنحوه أبو يعلى (٥٣٦) من طريق أبي بكر بن عياش، والحاكم ٢/٢٢٣-٢٢٤ من طريق إسرائيل، كلاهما عن عاصم، به. وصححه الذهبي في «تلخيص المستدرك». وانظر ما سيأتي في مسند عبد الله بن مسعود برقم (٣٩٨١).

(٢) إسناده حسن. حماد: هو ابن زيد، وأبو جحيفة: هو وهب بن عبد الله السوائي.

وأخرجه ابن أبي عاصم في «السنة» (١٢٠٢) من طريق شريك، و(١٢٠٣) من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن عاصم، بهذا الإسناد. وقد سقط من السند منه في الموضعين زِرُّ بن حُبيش. وسيأتي برقم (٨٧١).

مُسْنَد الإمام أحمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

أشرف على تحقيقه
الشيخ شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء وخرّج أحاديثه وعلّق عليه
شعيب الأرنؤوط عادل مرشد

الجزء الثاني

مؤسسة الرسالة

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر اور افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسناد صحیح۔

مُسْنَد الإمَام أحمَد بن حَنبَل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

أشرَفَ على تحقيقه
الشيخ شعيب الأرنؤوط

حَقّق هَذا الجزء وَخرّج أحاديثه وَعلّق عَليه
شُعَيب الأرنؤوط عَادل مُرشد

الجُزءُ الثّاني

مؤسسة الرسالة

عن وهب السُّوائي، قال:

خَطَبَنا علي، فقال: مَنْ خيرُ هٰذه الأُمة بعد نبيها؟ فقلت: أنت يا أمير المؤمنين. قال: لا، خيرُ هٰذه الأُمة بعد نبيها أبو بكر، ثم عُمر، وما نُبعِدُ أن السَّكينةَ تَنْطِق على لسان عُمر(١).

٨٣٥ - حدثنا إسماعيل بن إبراهيم، أخبرنا منصور بن عبدالرحمٰن - يعني الغُدَانيّ الأشلّ -، عن الشعبي

حدثني أبو جُحَيْفة، الَّذي كان عليٌّ يُسمِّيه: وَهْبَ الخير، قال: قال لي علي: يا أبا جُحَيْفة، ألا أُخبرُك بأفضلِ هٰذه الأُمةِ بعد نبيِّها؟ قال: قلتُ: بلى. قال: ولم أكن أرى أن أحداً أفضلُ منه، قال: أفضلُ هٰذه الأُمةِ بعد نبيِّها أبو بكرٍ، وبعد أبي بكرٍ عُمرُ، وبعدَهما آخَرُ ثالثٌ. ولم يُسَمِّه(٢).

● ٨٣٦ - حدثنا عبد الله، حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، حدثنا شَريك، عن أبي إسحاق،، عن أبي جُحَيفة قال:

قال علي: خيرُ هٰذه الأُمة بعدَ نبيِّها أبو بكرٍ، وبعد أبي بكر عمرُ، ولو شئتُ أخبرْتُكم بالثالث لفَعَلْتُ(٣).

---

(١) إسناده قوي. الشعبي: هو عامر بن شراحيل. وانظر ما قبله وما بعده.

(٢) إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ منصور بن عبد الرحمن الغداني، فمن رجال مسلم. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن عُلية.

(٣) حديث صحيح، شريك - وهو ابن عبدالله النخعي - سيء الحفظ، لكن للحديث طرق أخرى تقويه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي.

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ اسنادہ صحیح

المسند

١١٠
١

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

أحمد محمد شاكر

الجزء الأول

من الحديث ١

إلى الحديث ٩٢٠

دار الحديث
القاهرة

حُصين بن قَبيصة عن علي بن أبي طالب قال: كنت رجلا مذّاءً، فجعلت أغتسل في الشتاء حتى تشقق ظهري، قال: فذكرت ذلك للنبي ﷺ، أو ذكر له، قال: فقال: «لا تفعل، إذا رأيتَ المذي فاغسل ذكرك وتوضأ وضوءك للصلاة، فإذا فَضَخْتَ الماء فاغتسل».

٨٦٩ ـ حدثنا عَبيدة بن حميد حدثني يزيد بن أبي زياد عن عبدالرحمن بن أبي ليلى عن علي قال: كنت رجلا مذاءً، فسألت النبي ﷺ أو سئل عن ذلك، فقال: «في المذي الوضوء، وفي المني الغسل.»

٨[illegible] حدثنا [illegible] ـمان الأعمش عن حبيب بن أبي ثابت عن [illegible]ـعيد بن جبير عن ابن عباس قال: قال علي: كنت رجلا مذاءً، فأمرت رجلا فسأل النبي ﷺ، فقال: «فيه الوضوء».

٨٧١ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني محمد بن سليمان لُوَين حدثنا حماد بن زيد عن عاصم عن زر عن أبي جحيفة قال: خطبنا علي فقال: ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها؟ أبو بكر الصديق، ثم قال: ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها وبعد أبي بكر؟ فقال: عمر.

٨٧٢ ـ حدثنا عائذ بن حبيب حدثني عامر بن السمط عن أبي

= وقراءة للقرآن. وفي ح «عبيدة بن عبيد» وهو خطأ. ركين، بالتصغير: هو ابن الربيع بن عميلة الفزاري، وهو ثقة. حصين بن قبيصة الفزاري: تابعي ثقة. وانظر ٨٥٦.

(٨٦٩) إسناده صحيح: وهو مكرر ٦٦٢. وانظر ما قبله.

(٨٧٠) إسناده صحيح، وانظر ماقبله.

(٨٧١) إسناده صحيح، وهو مكرر ٨٣٣ وانظر ٨٣٧. وهذا الحديث من زيادات عبدالله.

(٨٧٢) إسناده صحيح، عائذ بن حبيب الملاح أبو أحمد: قال أحمد: «كان شيخاً جليلا عاقلا»، وقال أيضاً: «ذاك ليس به بأس، قد سمعنا منه»، وفي التهذيب عن سعيد بن عمرو البرذعي قال: «شهدت أبا حاتم يقول لأبي زرعة: كان ابن معين يقول: عائذ بن حبيب زنديق؟ =

المُسْنَد

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ ـ ٢٤١

شَرحَهُ وَصَنعَ فهَارِسَهُ

أحمد محمد شاكر

الجزء الثاني

من الحديث ٩٢١

إلى الحديث ٢١٧٥

دار الحديث

القاهرة

عبدالله بن حُنَين عن أبيه عن علي بن أبي طالب قال: نهاني رسول الله ﷺ عن التختم بالذهب، وعن لباس القَسِّيِّ، وعن القراءة في الركوع والسجود، وعن لباس المُعَصْفَر.

٩٢٥ ـ **حدثنا** حدثنا عبدالرزاق أخبرنا معمر عن أبي إسحق عن الحرث عن علي قال: جاء ثلاثة نفر إلى رسول الله ﷺ، فقال أحدهم: كانت لي مائة أوقية فأنفقت منها عشر أواق، وقال الآخر: كانت لي مائة [illegible] فتصد[illegible] منها بعشر[illegible]، وقال الآخر: كانت لي عشرة دنانير ١١٥/١
فتصدقت [illegible] ال[illegible] ﷺ: «أنتم في الأجر سواء، كل إنسان منكم تصدق بعشر ماله».

٩٢٦ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثني وهب بن بقية الواسطي أخبرنا خالد بن عبدالله عن حُصين عن المسيب بن عبد خير عن أبيه قال: قام علي فقال: خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر، وإنّا قد أحدثنا بعدهم أحداثًا يقضي الله تعالى فيها ما شاء.

٩٢٧ ـ **حدثنا** عبدالرزاق حدثنا معمر والثوري عن أبي إسحق عن عاصم بن ضَمْرة عن علي قال: ليس الوتر بحتْم كهيئة المكتوبة، ولكنه سنة سنّها رسول الله ﷺ.

٩٢٨ ـ [قال عبدالله بن أحمد]: حدثنا محمد بن عبدالله ابن

---

(٩٢٥) **إسناده ضعيف**، من أجل الحرث الأعور. وهو مكرر ٧٤٣.

(٩٢٦) **إسناده صحيح**، حصين: هو ابن عبدالرحمن السلمي. وهذا الإسناد يصحح الإسناد ٩٢٢، ويدل على أن خالداً الطحان روي الحديث عن شيخين: عطاء بن السائب وحصين بن عبدالرحمن، كلاهما عن المسيب بن عبد خير.

(٩٢٧) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ٨٤٢.

(٩٢٨) **إسناده صحيح**، محمد بن عبدالله بن عمار بن سوادة الأزدي: أحد الحفاظ المكثرين =

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسنادہ صحیح

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

أحمد محمد شاكر

الجزء الثاني

من الحديث ٩٢١

إلى الحديث ٢١٧٥

دار الحديث

القاهرة

ظلمتُ نفسي فاغفر لي، إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت، ثم ضحك، قال: فقيل: ما يضحكك يا أمير المؤمنين؟ قال: رأيت النبي ﷺ فعل مثل ما فعلتُ وقال مثل ما قلتُ ثم يضحك، فقلنا: ما يضحكك يا نبي الله؟ قال: «العبد، أو قال: عجبت للعبد إذا قال لا إله إلا أنت ظلمتُ نفسي فاغفر لي إنه لايغفر الذنوب إلا أنت يعْلَم أنه لا يغفر الذنوب إلاّ هو.

٩٣١ ـ **حدثنا** حجاج حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن هانئ بن هانئ وهبيرة بن يَريم عن علي: أن ابنة حمزة تبعتهم تنادي: يا عم! يا عم! فتناولها علي فأخذ بيدها، وقال لفاطمة: دونك ابنة عمك فحوّليها، فاختصم فيها علي وزيد وجعفر، فقال علي: أنا أخذتها وهي ابنة عمي، وقال جعفر: ابنة عمي وخالتها تحتي، وقال زيد: ابنة أخي، فقضى بها رسول الله ﷺ لخالتها، وقال: «الخالة بمنزلة الأم»، ثم قال لعلي: «أنت مني وأنا منك»، وقال لجعفر: «أشبهت خَلْقي وخُلُقي»، وقال لزيد: «أنت أخونا ومولانا»، فقال له عليّ: يا رسول الله، ألا تَزَوَّج ابن حمزة؟ فقال: «إنها ابنة أخي من الرضاعة».

٩٣٢ ـ **حدثنا** سفيان بن عُيَيْنَة عن أبي إسحق عن عبد خيّر عن علي أنه قال: خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر.

٩٣٣ ـ **حدثنا** وكيع عن سفيان وشعبة عن حبيب بن أبي ثابت عن عبد خيّر عن علي أنه قال: ألا أنبئكم بخير هذه الأمة بعد نبيها؟ أبو بكر ثم عمر.

---

(٩٣١) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ٧٧٠. وانظر ٨٥٧، ٩١٤.

(٩٣٢) **إسناده صحيح**، وهو مختصر ٩٢٦.

(٩٣٣) **إسناده صحيح**، وانظر ما قبله. وهو مختصر ٩٢٢.

حضرت عمرو سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مولا علی کو منبر پر فرماتے سنا کہ نبی کریم ﷺ کے وصال باکمال کے بعد افضل ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

المعجم الكبير

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني

٢٦٠هـ - ٣٦٠هـ

حققه وخرج احاديثه

حمدي عبد المجيد السلفي

الجزء الأول

الناشر
مكتبة ابن تيمية
القاهرة : ٨٦٤٢٤٠

عندي قال: «إعْطِها إيّاها».

١٧٦- حدثنا علي بن عبدالعزيز ثنا عمرو بن حماد بن طلحة القناد ثنا أسباط بن نصر عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس أن عليا رضي الله عنه كان يقول في حياة رسول الله ﷺ: إن الله عزوجل يقول (أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ) والله لا ننقلب على أعقابنا بعد إذ هدانا الله، والله لئن مات أو قتل لأقاتلن على ما قاتل عليه حتى أموت، والله إني لأخوه ووليه وابن عمه ووارثه فمن أحق به مني؟.

١٧٧- حدثنا العباس بن الفضل الاسفاطي ثنا موسى بن اسماعيل ثنا حماد بن سلمة عن علي بن الحكم عن أبي عثمان عن أبي موسى أن عليا رضي الله عنه قال: ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ؟ قالوا: بلى قال: أبوبكر رضي الله عنه ثم قال: ألا أخبركم بخير هذه الامة بعد أبي بكر؟ قالوا: بلى قال: عمر ولو شئت لأخبرتكم بالثالث.

١٧٨- حدثنا علي بن عبدالعزيز ثنا أبو نعيم حدثنا هارون بن سلمان القراء مولى عمرو بن حريث حدثني عمرو بن حريث عن علي رضي الله عنه أنه كان قاعداً على المنبر فذكر أبا بكر وعمر رضي الله عنهما فقال: إن خير هذه الأمة بعد بعد نبيها ﷺ أبوبكر والثاني عمر ولو أشاء أن أذكر الثالث ذكرته.

١٧٩- حدثنا محمد بن عثمان بن أبي شيبة ثنا منجاب بن الحارث ثنا أبو حذيفة الثعلبي عن زياد بن علاقة عن جابر بن سمرة السوائي عن علي ر[illegible] ال: «سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ ثَلاثَ خِصالٍ لأُمَّتي فَأَعْطاني اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَني واحِدَةً قُلْتُ: يارَبِّ لا تُهْلِكْ أُمَّتي جُوعاً قالَ: هَذِهِ قُلْتُ: يا رَبِّ لا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَدُوّاً مِنْ غَيْرِهِمْ -يعني أهل الشرك- فَيَجْتاحُهُمْ قالَ: لَكَ ذلِكَ قُلْتُ: يا رَبِّ لا تَجْعَلْ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَني

١٧٦- في المجمع (١٣٤/٩) ورجاله رجال الصحيح.
١٧٩- قال في المجمع (٢٢٢/٧) وفيه ابو حذيفة الثعلبي ولم أعرفه وبقية رجاله ثقات.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : ہم رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں حضرت ابوبکر ، پھر حضرت عمر ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین افضل ہیں ، پس یہ بات رسول اللہ ﷺ سنتے اور آپ انکار نہ فرماتے ۔(المعجم الکبیر جلد 12 صفحہ 285 ۔ 286)

معبد ثنا خالد بن سنان ثنا سليمان بن ابي داود عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « من باع نخلا بعد ان يؤبر فثمرتها للذي باعه الا ان يشترط المبتاع ، ومن باع عبدا وله مال فماله للذي باعه الا ان يشترط المبتاع » .

١٣١٣١ — حدثنا احمد بن شعيب ابو عبدالرحمن النسائي انا اسحاق بن راهويه ثنا الوليد بن مسلم عن ثور بن يزيد عن الزهري عن سالم عن ابيه قال : كنا نقول على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر وعمر وعثمان .

١٣١٣٢ — حدثنا عمرو بن اسحاق بن ابراهيم بن العلاء ثنا ابي (ح) .

وحدثنا عمارة بن وثيمة بن موسى بن الفرات ابو رفاعة المصري قال ثنا اسحاق بن زبريق الحمصي ثنا عمرو بن الحارث عن عبدالله بن سالم عن الزبيدي حدثني محمد بن مسلم الزهري عن سالم عن ابن عمر قال : كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي : أفضل هذه الامة بعد نبيها ابو بكر وعمر وعثمان ،

١٣١٣٢ — ورواه في الاوسط ٣٣٤ مجمع البحرين باختصار بلفظ : كنا نفتاضل بين اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فنقول ابو بكر وعمر وعثمان ثم استوى الناس فيبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا ينكر ذلك علينا . وقال في المجمع ٥٨/٩ بعد ان نسبه لابي يعلى ايضا ورجاله وثقوا وفيهم خلاف .

١٣١٣٣ — ورواه احمد ٥٤٣٩ و٤٩٣٩ و٤٩٤٠ و٦٠٤٢ و٦٢٥٣ و٦٢٥٤ وابو داود ٣١٦٣ والترمذي ١٠١٢ والنسائي ٥٦/٤ وابن ماجه ١٤٨٢ وابن حبان ٧٦٥ و٧٦٦ و٧٦٧ . ومنهم من صحح المرسل ولكن زيادة الثقة مقبولة وللحديث شواهد .

ويسمع ذلك النبي صلى الله عليه وسلم ولا ينكره ، ما نعلم عثمان جاء بشيء من الكبائر ولا قتل نفسا بغير حلها ، ولكنه هذا المال ان اعطاكموه رضيتم ، وان اعطى قريشا سخطتم ، انما تريدون ان تكونوا كفارس او الروم ، لا يتركون لهم امير الا قتلوه » .

المعجم الكبير

للحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني

٢٦٠هـ — ٣٦٠هـ

حققه وخرج احاديثه

حمدي عبدالمجيد السلفي

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الجزء الثاني عشر

الناشر
مكتبة ابن تيمية
القاهرة ، ٨٦٤٢٤٠٠

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : بیشک روح القدس جبریل امین علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی امت میں سب سے بہتر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ۔

المعجم الأوسط

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني
٢٦٠هـ – ٣٦٠هـ

قسم التحقيق بدار الحرمين

أبو معاذ
طارق بن عوض الله بن محمد

أبو الفضل
عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني

الجزء السادس

(٥٦٢٨ – ٦٦٨٣)

الناشر
دار الحرمين
للطباعة والنشر والتوزيع

تفرَّدَ به : يحيى بنُ سليمانَ بنِ نضْلَةَ .

٦٤٤٧ – حدثنا محمدُ بنُ عبدِ اللَّهِ بنِ عِرْسٍ : ثنا أحمدُ بنُ محمدِ بنِ أبي بكرٍ السالميُّ : نا محمدُ [بنُ][1] إسماعيلَ بنِ أبي فديكٍ : حدثني عمرُ بنُ طلحةَ : حدثني أبو سهيلٍ نافعُ بنُ مالكٍ .

عن أنسِ بنِ مَالكٍ ، قال : قال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « نَزَلَتْ سورةُ الأنعامِ ومعها كوكبةٌ[2] مِنَ الملائكةِ، تَسدُّ ما بينَ الخافِقَيْنِ، لَهُم زَجَلٌ[3] بالتَّسبيحِ والتَّقديسِ، والأرضُ تَرْتَجُّ » ، ورسولُ اللَّهِ ﷺ يقولُ : « سُبْحَانَ اللَّهِ العظيمِ ، سُبْحَانَ اللَّهِ العظيمِ » .

* لم يَرْوِ هذا الحديثَ عن أبي[4] سهيلٍ نافعِ بنِ مالكٍ إلا عمرُ بنُ طلحةَ ، ولا عن عمرَ بنِ طلحةَ إلا ابنُ أبي فديكٍ ، تفرَّدَ به : أحمدُ بنُ محمدٍ السالميُّ[5].

٦٤٤٨ – حدثنا محمدُ بنُ عبدِ اللَّهِ بنِ عِرْسٍ : ثنا هارونُ بنُ موسى الفَرْويُّ : ثنا أبو غزيةَ محمدُ بنُ موسى الأنصاريُّ القاضي : ثنا عبدُ اللَّهِ بنُ محمدِ بنِ عبدِ الرحمنِ بنِ أسعدَ بنِ زرارةَ ، عن أبيه .

عن جدِّه أسعدَ بنِ زُرَارَة ، قال : رأيتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ ، فالْتَفتَ الْتِفاتةً ، فلم يَرَ أبا بكرٍ ، فقال رسولُ اللَّهِ ﷺ : « أُبو بَكرٍ ، أُبو بَكرٍ ، إنَّ رُوحَ القُدُسِ جِبْريلَ عليه السَّلامُ أخبرَني آنفًا : إنَّ خَيرَ أُمَّتِكَ بَعْدَكَ : أُبو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ » .



* لا يُرْوَى هذا الحديثُ عن أسعدَ بنِ زرارةَ [إلا بهذا الإسناد] ، تفرَّدَ به : هارونُ الفَرْويُّ[6].

---

(١) من « المجمع » .
(٢) وفي « المجمع » : « موكب »، وهو موافق لرواية «الشعب» (رقم/٢٤٣٣) من طريق السالمي .
(٣) في الأصل بغير نقط ، و « الزجل » رفع الصوت الطَّرِب ، وفي « اللسان » وقد ذكر هذا الحديث ، فقال : أي « صوت رفيع عال » اهـ – وأصله – فيما يظهر ، والله أعلم – زجل الحمام – كما في « معجم المقاييس » – وهو هدير الحمام والأصوات التي يصدرها . « معجم مقاييس اللغة » (٣/٤٧) ، و « لسان العرب » (١١/٣٠٢) .
(٤) في الأصل : « ابن » وهو خطأ وتصحيف . (٥) « مجمع البحرين » (٣٣١٧) .
(٦) « مجمع البحرين » (٣٦١٠) .

حضرت علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو جحیفہ ! کیا تجھے بتاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے ؟ وہ حضرت ابوبکر ہیں ، پھر حضرت عمر ، اے ابو جحیفہ ! تجھ پر افسوس ہے ، میری محبت اور ابوبکر کی دشمنی کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی اور نہ میری دشمنی اور ابوبکر و عمر کی محبت کسی مومن کے دل میں جمع ہو سکتی ہے ۔ (معجم الاوسط جلد ٤ صفحہ ١٨٢ ـ ١٨٣)

المعجم الأوسط

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني

٢٦٠ هـ - ٣٦٠ هـ

قسم التحقيق بدار الحرمين

أبو معاذ
طارق بن عوض الله بن محمد

أبو الفضل
عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني

الجزء الرابع

(٣٤٦٣ - ٤٥١١)

الناشر
دار الحرمين
للطباعة والنشر والتوزيع

٣٩٢٠ - حدثنا حدثنا عليُّ بنُ سعيدٍ الرازي ، قال : نا نصر بن مرزوق ، قال : نا إدريس ابنُ يحيى ، قال : نا الفضلُ بنُ المختارِ ، عن القاسمِ بنِ الوليدِ ، عن الشَّعبيِّ ، قال : قال أبو جحيفةَ : دخلتُ على عليٍّ في بَيْتِه ، فقلتُ : يا خَيْرَ النَّاس بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فقالَ: مَهْلًا، وَيْحَك يا أَبا جُحَيْفَةَ، أَلا أُخبِركَ بخيرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ؟ أَبو بَكْرٍ وعُمرُ ، وَيْحَكَ يا أَبا جُحَيْفَةَ ، لا يَجْتَمِعُ حُبِّي وبُغْضُ أَبي بكر وعمر في قَلْبِ مُؤْمِنٍ .

*** لم يَروِ هذا الحديثَ عن القَاسم بنِ الوليدِ إلا الفضلُ بنُ المختارِ ، ولا عن الفضلِ إلا إدريسُ بنُ يحيى ، تفرَّدَ به : نصرُ بنُ مرزوق**[1] .

٣٩٢١ - حدثنا علي بن سعيد الرازي ، قال : نا عبد السلام بن عتيق الدمشقي ، قال : نا أبو صفوان القاسم بن يزيد بن عَوانة ، قال : نا حسَّان بن سياه ، قال : نا (٢٣٣ - أ) الحسن بن ذكوان ، عن نافع .

عن ابنِ عُمَرَ ، عن النَّبيِّ ﷺ ، قَالَ : « مَنْ سُئِلَ عن عِلْمٍ فكَتَمه جِيءَ بِهِ يَوْمَ القِيامَةِ قَدْ أُلْجِمَ بلِجَامٍ من نَارٍ » .

*** لم يَروِ هذا الحديثَ عن الحسنِ بنِ ذكوان إلا حَسَّانُ بن سياه ، ولا عن حسَّانٍ إلا القاسمُ بنُ يزيدَ أبو صفوان ، تفرَّدَ به : عبد السلام بن عتيق**[2] .

٣٩٢٢ - حدثنا علي بن سعيد الرازي ، قال : نا موسى بن سهل الرملي ، قال : نا محمد بن عبد العزيز الواسطي ، قال : نا القاسم[3] بن غصن ، عن داودَ بنِ أبي هندٍ ، عن أبي حربِ بنِ أبي الأسود الديلي ، عن أبيه .

عن عَليٍّ ، قَالَ : نَهَى النَّبيُّ ﷺ أَنْ يُضِيفَ أَحدَ الخَصْمينِ دُونَ الآخرِ .

*** لم يَروِ هذا الحديثَ عن داودَ بنِ أبي هِندٍ إلا القاسمُ بنُ غصن ، تفرَّدَ به : محمد بن عبد العزيز**[4] .

٣٩٢٣ - حدثنا علي بن سعيد الرازي ، قال : نا موسى بن سهل الرملي، قال: نا

طبرانی معجم اوسط میں صلہ بن زفر سے راوی، جب امیر المومنین مولا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے، امیر المومنین فرماتے: ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بڑی سبقت والے ذکر کر رہے ہیں کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب پر سبقت لے گئے ہیں۔

(المعجم الاوسط حدیث ۱۶۴، مکتبۃ المعارف الریاض ۸۰/ ۸۲) (جامع الاحادیث حدیث ۶۸۸، دار الفکر بیروت ۱۶۰/ ۲۰۹)



Dr Faiz Ahmad Chishti

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اصحابِ رسول اللہ ﷺ اکثر و بیشتر کہا کرتے: افضل امت بعد رسول اللہ ﷺ ابو بکر صدیق ہیں، پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہما

سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة قال: كنا معشر أصحاب رسول الله ﷺ ونحن متوافرون نقول: أفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر، ثم عمر، ثم عثمان، ثم نسكت[1].

٩٦٠ - حدثنا أبو النضر[2]، ثنا الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر قال: كنا نفاضل بين أصحاب رسول الله ﷺ على عهد رسول الله ﷺ فنقول: إذا ذهب أبو بكر وعمر وعثمان استوى الناس فيسمع ذلك النبي ﷺ فلا ينكره علينا[3].

٩٦١ - حدثنا الحكم بن موسى، ثنا عبد الرزاق[4] بن عمر، أنبأ عبدالله بن محمد بن عقيل، أن جابر بن عبد الله قال: خرجنا مع رسول الله ﷺ إلى بيت امرأة

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

= نزل مكة، روى عن سهيل بن أبي صالح، وهشام بن عروة وغيره، وعنه أبوعبدالرحمن المقرئ، والحميدي وغيرهم. قال أبوحاتم: شيخ ضعيف الحديث. انظر الجرح والتعديل (٦/١٢٣)، وميزان الإعتدال (٣/٢١٢).

(١) الحديث: في إسناده عمر بن عبيد، ضعيف الحديث. ذكره البوصيري في (المجردة ١/٨٩) وعزاه للحارث وسكت عليه. والحافظ في المطالب (٤/٨٤) وعزاه للحارث.

وسيأتي له شاهد في الحديث بعده.

(٢) هاشم بن القاسم ص ١٥٧، ورجال السند تقدموا جميعاً.

(٣) الأثر: رجال الإسناد كلهم ثقات.

رواه أبوبكر بن خلاد في (فوائده ق ٢١ ب) عن الحارث بن أبي أسامة، عن يعلى بن عباد، عن الحسن بن دينار، عن محمد بن سيرين قال: قال عبدالله بن عمر فذكر نحوه.

وذكره البوصيري في (المجردة ١/٨٨) وعزاه للحارث وسكت عليه.

والحديث في «صحيح البخاري» ولفظه: «كنا نخيّر بين الناس في زمن النبي ﷺ فنخيّر أبابكر، ثم عمر، ثم عثمان رضي الله عنهم» فتح الباري (٧/١٦).

ورواه الترمذي (تحفة الأحوذي ١٠/٢٠١) ورواه أبوداود، انظر جمع الفوائد (٢/٤٩٦)، ومجمع الزوائد (٩/١٢٠).

(٤) عبد الرزاق بن عمر الدمشقي أبوبكر الثقفي، متروك الحديث عن الزهري، لين في غيره. من الثامنة. /تمييز. تقريب (١/٥٠٥)، والتهذيب (٦/٣٠٩). يروي عنه الحكم بن موسى.



المملكة العربية السعودية
الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة
مركز خدمة السنة والسيرة النبوية
بالتعاون مع مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف

٢

بغية الباحث
عن زوائد مسند الحارث

١٨٦ - ٢٨٢هـ

تأليف

الإمام الحافظ نور الدين علي بن سليمان
ابن أبي بكر الهيثمي الشافعي

٧٣٥ - ٨٠٧هـ

المجلد الأول

تحقيق ودراسة
دكتور حسين أحمد صالح الباكري

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : انبیاء کرام علیہم السّلام کے بعد ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے افضل کسی شخص پر نہ سورج طلوع ہوا ہے نہ غروب ۔

المُنتَخَب من مُسْنَدِ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ

للإمام الحافظ أبي مُحَمّد عَبْد بن حُمَيْد

المتوفى سنة ٢٤٩

حققه وضبط نصه وخرج أحاديثه

السيد صبحي البدري السامرائي — محمود محمد خليل الصعيدي

عالم الكتب — مكتبة النهضة العربية

سليمان بن مرثد عن أبي الدرداء عن النبي ﷺ قال: «لو تعلمون ما أعلم لبكيتم كثيراً وضحكتم قليلاً ولخرجتم تَجْأَرُون لا تدرون تنجون أو لا تنجون».

٢١١ ـ أخبرنا سليمان بن داود عن شعبة عن قتادة قال سمعت سالم بن أبي الجعد يحدّث عن معدان بن أبي طلحة عن أبي الدرداء أن النبي ﷺ قال: «أيعجز أحدكم أن يقرأ ثلث القرآن في ليلة؟» قيل يا رسول الله ومن يطيق ذلك؟ قال: «يقرأ قُل هو الله أحد».



٢١٢ ـ حدّثنا عمر بن يونس اليمامي ثنا أبو سعيد البكري عن ابن جريج عن عطاء عن أبي الدرداء أن رسول الله ﷺ قال: «ما طلعت الشمس ولا غربت على أحد أفضل أو أخير من أبي بكر إلا أن يكون نبي».



٢١٣ ـ حدّثني عمرو بن عون ثنا هشيم عن داود بن عمرو عن عبد الله بن أبي زكريا الخزاعي عن أبي الدرداء عن النبي ﷺ قال: «إنكم تدعون يوم القيامة بأسمائكم وأسماء آبائكم فأحسنوا أسماءكم».

ابن أبي شيبة ثنا ابن عيينة عن عمرو عن ابن أبي مليكة عن يعلى بن مَمْلَك عن أمّ الدرداء عن أبي الدرداء قال: قال رسول الله ﷺ: «من أُعطي حظه من الرفق أُعطي حظه من الخير».

١٥ ـ [حديث خزيمة بن ثابت رضي الله عنه]

٢١٥ ـ أخبرنا الحسن بن موسى ثنا ابن لهيعة ثنا أبو الأسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل أنه سمع عروة بن الزبير يحدث عن عمارة بن

---

(٢١١) أخرجه مسلم ٢/١٩٩، وأحمد ٥/١٩٥، ٦/٤٤٢ و٤٤٣ و٤٤٧.

(٢١٢) في إسناد مقال، ابن جريج مدلس وقد عنعنه.

(٢١٣) أخرجه أبو داود ٤٩٤٨، وأحمد ٥/١٩٤. قال المنذري: عبد الله بن أبي زكريا لم يسمع من أبي الدرداء. فالحديث منقطع. «عون المعبود ١٣/٢٩٢».

(٢١٤) أخرجه الترمذي ٢٠١٣، وأحمد ٦/٤٥١، والحميدي ٣٩٣.

(٢١٥) أخرجه أحمد ٥/٢١٤، وإسناده ضعيفٌ، ابن لهيعة لا يُحتج بحديثه كما قال ابن معين «رواية الدوري ٢/٣٢٧».

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیخین پر فضیلت دینے والے سے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : جو مجھے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے گا ، میں اسے مفتری (جھوٹے) کی سزا دوں گا ۔

أَحْمَد بن مُحَمَّد بن رزقويه ـ إملاء ـ نا أَبُو جعفر مُحَمَّد بن يوسف بن حَمْدَان الهمداني، نَا مُحَمَّد بن عَبْد بن عامر، نَا إبراهيم بن يوسف، نَا وكيع، عَن مُحَمَّد بن طَلْحة، عَن الحكم بن حجل، عَن أبيه، قَال: قَال علي بن أبي طالب: من فضّلني على أبي بكر وعمر جلدتهم حدّ المُفتري.

أَخْبَرَنَا أَبُو القاسم بن الحُصَين، أنا أَبُو مُحَمَّد بن المقتدر، نَا أَحْمَد بن منصور اليشكري، نَا أبو[1] بكر بن أبي داود، نَا إسحاق بن إبراهيم، أَنْبَأ الكرماني بن عمرو، نَا مُحَمَّد بن طلحة، عَن شعبة، عَن حُصَين بن عَبْد الرَّحْمٰن، عَن عَبْد الرَّحْمٰن بن أبي ليلى، قَال: قَال علي: لا أجد أحداً يفضلني على أبي بكر وعمر إلاّ جلدته حد المُفْتَري.

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْد الله مُحَمَّد بن إبراهيم بن جعفر، أنا أَحْمَد بن عَبْد المنعم بن أَحْمَد بن بُنْدَار، أنا أَبُو الحَسَن العَتيقي، أنا أَبُو الحَسَن الدارقطني، نَا علي بن مُحَمَّد المصري، نَا علي بن سعيد الرازي، نَا هنّاد بن السَّرِي، نَا مُحَمَّد بن فُضَيل، عَن إسْمَاعيل بن أبي خالد، عَن قيس، قَال: قَال علي بن أبي طالب: وهل أنا إلاّ حسنة من حَسَنات أبي بكر.

أَخْبَرَنَا أَبُو القاسم هبة الله بن عَبْد الله بن أَحْمَد، أنا أَبُو بكر الخطيب، أنا أَبُو سعيد مُحَمَّد بن موسى بن الفضل الصَّيْرَفي، نا أَبُو عَبْد الله مُحَمَّد بن عَبْد الله الصفّار ...صبهاني، نَا سعيد بن يحيى، نَا العبّاس بن جُوَيرية أبو ...، عن ...سان بن إبراهيم، عَن عطية بن عطية[2]، عَن عطاء قَال: لما حارب

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

وعمر، إماما الهدى، وشيخا الإسلام، ورجلا قريش، والمقتدى بهما بعد رسول الله ﷺ، فمن اقتدى بهما عصم، ومن اتبع آثارهما هدي إلى صراط مستقيم، ومن تمسك بهما فهو من حزب الله، وحزب الله هم المفلحون.

أخبرنا أبو الفتح ناصر بن عبد الرحمن قالا: أنا علي بن محمد المعتصم، أنا عبد الرحمن بن عثمان بن ... أنا خيثمة بن سليمان، نا أبو العباس أحمد بن محمد ... القاضي، نا مسلم بن إبراهيم، نا مهجع بن ... بن الحكم عن أبيه، ... بن الحكم عن الحكم بن حجل قال قال علي بن أبي طالب: لا أوتى برجل فضلني على أبي بكر وعمر إلاّ جلدته حدّ المفتري.

أخبرنا أبو عبد الله الفراوي أنا أبو بكر البيهقي أنا أبو طاهر الفقيه أنا أبو حامد بن ... أنا محمد بن إسماعيل، نا المحاربي، نا محمد بن طلحة عن أبي علي قال: لا يفضلني أحد على أبي بكر وعمر.

(٨) في م: وأخبرنا.

(١) عن م وبالأصل: أبي.

(٢) «بن عطية» ليس في م.

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من واردها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩هـ - ٥٧١هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثلاثون

أبو بكر الصديق

خليفة رسول الله ﷺ

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

(1) : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر فرمایئے ۔ ارشاد فرمایا کہ نہیں ! اللہ تعالی اسے تم پر خلیفہ مقرر فرمادے گا جو تم میں سب سے بہتر ہوگا پھر اللہ تعالی نے ہم میں سے سب سے بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جانا ، جنہیں ہم پر خلیفہ مقرر فرمایا ۔

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩هـ - ٥٧١هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثلاثون

أبو بكر الصديق

خليفة رسول الله ﷺ

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

فقام علي، فحمد الله، وأثنى عليه ثم ذكر أبا بكر وفضلَه وسنّه وأنه أهلٌ لما ساق الله إليه من خير، ثم قام إلى أبي بكر فبايعه، فلا يرى مثل ما قَال الناس: جزاك الله يا أبا حسنٍ خيراً، فقد أحسنتَ وأجملتَ، حتى لم تصدع عصا المُسلمين، ولم تفرّق[١] جماعتهم، فدخل فيما دخلوا فيه، ثم انصرف.

أَخْبَرَنَا أَبُو العزّ أَحْمَد بن عُبَيْد اللّه السُّلَمي، نَا أَبُو مُحَمَّد الجوهري ـ إملاء ـ أنا أَبُو الحَسَن علي بن عمر الحافظ، نَا علي بن مُحَمَّد بن كاس[٢] النخعي، نَا يعقوب بن تواب[٣]، أنا مُحَمَّد بن بِشْر الحريري، نَا موسى بن مطير، عَن أبيه، عَن صَعْصَعة بن صُوحان، قَال:

دخلنا على علي بن أبي طالب حين ضربه ابن ملجم، فقلنا: يا أمير المؤمنين استخلف علينا، قَال: لا، ولكن أترككم كما تركنا رسول الله ﷺ، دخلنا على رسول الله ﷺ فقلنا: يا رسول الله استخلف علينا، فقَال: «لا، إن يعلم الله ـ عز وجل ـ فيكم خيراً يولّ عليكم خِيَارَكُم»، قَال علي: فعلم[٤] الله فينا خيراً، فولّى علينا أبا بكر.

أَخْبَرَنَا أَبُو علي الحَسَن بن المُظَفّر، وأَبُو نصر أَحْمَد بن عَبْد اللّه بن رضوان، وأَبُو غالب أَحْمَد بن الحَسَن، قَالوا: أنا أَبُو مُحَمَّد الجوهري، أنا أَبُو بكر بن مالك، نَا الحُسَيْن بن عمر بن إبراهيم، نَا عُقْبة بن مُكْرَم الضَّبّي، نَا يونس بن بُكَير، عَن الحَسَن بن عُمَارة، عَن الحكم وواصل عَن شقيق بن سَلَمة، قَال:

قيل لعلي: ألا توصي؟ قَال: ما أوصى رسول الله ﷺ فأوصي، ولكن إنْ يرد الله بالناس خيراً فسيجمعهم على خيرهم كما جمعهم بعد نبيهم على خير.

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّد بن طاوس، وأَبُو يَعْلَى حمزة بن علي، قَالا: أنا علي بن مُحَمَّد الفقيه، أنا عَبْد الرَّحْمن بن عثمان، أنا خَيْثَمة بن سُلَيْمَان، نَا أَبُو عمرو بن أبي غَرَزَة[٥]، أنا مُحَمَّد بن بِشْر الأسدي، نَا موسى بن مطير، عَن أبيه، عَن صَعْصَعة بن صُوحان قَال:

لما ضُرب علي أتيناه فقلنا: يا أمير المؤمنين استخلف علينا، قَال: لا، إنْ يرد الله

(١) بالأصل: «يصدع ... يفرق» والمثبت عن م.
(٢) عن م وبالأصل: كاش.
(٣) كذا، وفي م: أيوب.
(٤) عن م وبالأصل: يعلم.
(٥) إعجامها مضطرب بالأصل وم، والصواب ما أثبت وضبط، وقد مرّ التعريف به.

(2) : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر فرمائیے۔ ارشاد فرمایا کہ نہیں! اللہ تعالی اسے تم پر خلیفہ مقرر فرمادے گا جو تم میں سب سے بہتر ہوگا پھر اللہ تعالی نے ہم میں سے سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جانا، جنہیں ہم پر خلیفہ مقرر فرمایا۔

بكم خيراً استعمل عليكم خيركم، كما أراد بنا خيراً استعمل علينا أبُو بكر الصدِّيق.

أَخْبَرَنَا أَبُو الحَسَن علي بن عُبَيْد الله بن نصر بن الزَّاغُوني[1]، أنا مُحَمَّد بن أحْمَد بن مُحَمَّد بن عمر، أنا أَبُو طاهر المُخَلّص، نَا يَحْيَىٰ بن مُحَمَّد بن صاعد، نَا عمّار بن خالد التمّار، نَا مُحَمَّد بن الحَسَن، عَن الحَسَن بن عُمَارة، عَن واصل بن حيان، عَن شقيق بن سَلَمة، قَال: قَال ـ يعني علياً ـ إنْ يردِ الله بالناسِ خيراً فسيجمعهم بعْدِي كما جمعهم بعد نبيّهم على خيرهم ـ يعني أبا بكر ـ.

رواه غيره فزاد فيه الحكم:

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْد الله مُحَمَّد بن أحْمَد بن إبراهيم في كتابه، ثم أَخْبَرَنَا أَبُو القاسم فضائل بن الحَسَن بن الفتح الكِنَاني، أنا سهل بن بِشْر، قَالا: أنا مُحَمَّد بن الحُسَيْن[2] بن الطفال، أنا مُحَمَّد بن أحْمَد الذُهْلي، نَا الحُسَيْن بن عمر بن إبراهيم، نَا عُقْبة بن مُكْرَم، نَا يونس بن بُكَير، عَن الحَسَن بن عُمَارة، عَن الحكم، وواصل، عَن شقيق بن سَلَمة، قَال:

قيل لعلي: ألا توصي؟ فقَال: ما أوصى رسول الله ﷺ فأوصي، ولكن إنْ يُرِدِ الله بالناس خيراً فسيجمعهم على خيرهم، كما جمعهم بعد نبيهم على خيرهم.

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْد الله مُحَمَّد بن أحْمَد بن مُحَمَّد بن يَحْيَىٰ بن عروس[3] القصاع، أنا جدي لأمي أَبُو مُحَمَّد الحَسَن بن علي بن عَبْد الصمد اللّبّاد، أنا أَبُو مُحَمَّد بن أبي نصر، أنا أَبُو الوليد هشام بن مُحَمَّد بن جعفر الكِنْدي، أنا عثمان بن خُرّزَاد[4]، حدّثني مُحَمَّد بن أبان، نَا شعيب بن مَيْمُون صاحب البُزُور[5]، نَا أَبُو جَنَاب، عَن الشعبي، عَن شقيق بن سَلَمة، عَن علي بن أبي طالب أنه قيل له: لا توصي يا أمير المؤمنين؟ قَال: كيف أوصي ولم يوصِ رسول الله ﷺ؟ إنْ يُرِدِ الله بهذه الأمة خيراً فسيجمعهم بعدهم على خيرهم، كما جمعهم بعد نبيهم ﷺ على خيرهم.

(١) مهملة بالأصل بدون نقط، وفي م: «الزاعوني» والمثبت عن مشيخة ابن عساكر ص ١٤٤ / أ.
(٢) في م: الحسن، خطأ، ترجمته في سير الأعلام ١٧/ ٦٦٤.
(٣) كذا بالأصل وم «ابن عروس القصاع» وليس هذا في عامود نسبه.
في ترجمته في سير الأعلام ٢٠/ ٤٤ ومشيخة ابن عساكر ١٧٥/ ب.
(٤) مهملة بالأصل وم، والصواب ما أثبت وضبط، وقد مرّ التعريف به.
(٥) ترجمته في تهذيب الكمال ٨/ ٣٧٩.

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثلاثون

أبو بكر الصديق

خليفة رسول الله ﷺ

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

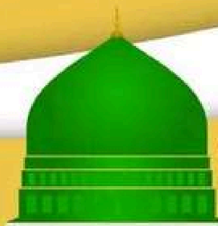
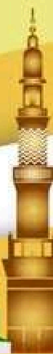
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے، تو میں نے کہا: اے جبریل ! میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی امت کے والی ہوں گے اور آپ کی امت میں سے سب سے افضل ہیں۔

(الفردوس بماثور الخطاب جلد 1 صفحہ 404 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)





Dr Faiz Ahmad Chishti

امام ابو احمد ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات 365 ھ) حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پہلے والوں اور بعد والوں، زمین والوں اور آسمان والوں میں سے انبیاء و مرسلین کے علاوہ باقی تمام سے بہترین ہیں۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال جلد 2 صفحہ 443 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)





Dr Faiz Ahmad Chishti

جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فوقیت دے گا میں اسے مفتری کی حد کوڑے لگاؤں گا اور
فرمان حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (فضائل صحابہ رضی
نبی کریم ﷺ کے بعد افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ عنہم صفحہ 34 امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) سوچیے گا ضرور

۴۶۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت (مسلمانوں کی) فتح ہے، ان کی امارت (اللہ کی) رحمت ہے۔ اللہ کی قسم! میرا گمان ہے کہ شیطان بھی [illegible] سے ڈرتا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسے چلنے نہیں دیں گے (اور میری سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی انتہا یہ ہے کہ) اگر کوئی کتا بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو محبوب نظر ہوتا تو میں اس سے بھی محبت کرتا۔ ❶

[۴۷] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة أبو عمرو قال أنا أبو معاوية عن عاصم عن أبي عثمان أنه كان يقول والذي لو شاء أن ينطق قنال هذه لنطقت لو أن عمر كان ميزانا ما كان فيه ميط شعرة [illegible]

۴۷۔ ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اگر میری اس لاٹھی کو بھی بولنا چاہتے تو وہ ضرور بول پڑتی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اگر کوئی میزان ہوتے تو اس میں ایک بال برابر بھی جھکاؤ نہ ہوتا۔ ❷

[۴۸] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو صالح الخراساني هدبة بن عبد الوهاب بمكة قثنا محمد بن عبيد الطنافسي قثنا أبو سعد البقال عن أبي حصين عن أبي وائل عن حذيفة قال لقد تركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن متوافرون وما منا من أحد إلا فتش عن خاتمة أو منقلة إلا عمر وابن عمر

۴۸۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (بوقت ہجرت) چھوڑا تو ہم کثیر تعداد میں تھے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہر صحابی (بوقت ہجرت) [illegible] ❸

[۴۹] حدثنا عبد الله قال حدثني هدبة بن عبد الوهاب قثنا أحمد بن يونس قثنا محمد بن طلحة عن أبي عبيدة بن الحكم عن الحكم بن جحل قال سمعت عليا يقول لا يفضلني أحد على أبي بكر وعمر إلا جلدته حد المفتري.

۴۹۔ حکم بن جحل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا: جو کوئی بھی مجھے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر فوقیت دے گا تو اس پر میں "حد مفتری" نافذ کرتے ہوئے کوڑے لگاؤں گا۔ ❹

[۵۰] حدثنا عبد الله قال حدثني هدبة بن عبد الوهاب أبو صالح بمكة قثنا محمد بن عبيد الطنافسي قثنا يحيى بن أيوب البجلي عن الشعبي عن وهب السوائي قال خطبنا علي فقال من خير هذه الأمة بعد نبيها فقلنا أنت يا أمير المؤمنين فقال لا خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر وما كنا نبعد أن السكينة تنطق على لسان عمر.

۵۰۔ سیدنا وہب سوائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد بہترین شخص کون ہے؟ تو ہم نے عرض کیا: امیر المومنین آپ۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور ہمارے نزدیک یہ بات بعید از عقل نہیں ہے کہ بے شک سکینت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر باتیں کرتی تھی۔ ❺

❶ تحقیق: اسنادہ حسن، تخریج: [illegible] 1025 [illegible] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/270
❷ تحقیق: اسنادہ صحیح، تخریج: المصنف لابن ابی شیبہ: 36736، 32008 [illegible] الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/283
❸ اسنادہ ضعیف [illegible] تخریج: [illegible] 4330 [illegible] تاریخ دمشق لابن عساکر: 3/107
❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف [illegible] تخریج: [illegible] 1312 [illegible]
❺ تحقیق: اسنادہ حسن، تخریج: مسند الامام احمد: 1/106

https://www.facebook.com/DrFaizChishti
http://syedahmadchishti.blogspot.com

فضائل الصحابہ

ضعیف ہیں فضائل میں ضعیف روایت قبول ہے دوسری کی اسناد حسن ہیں۔
[illegible] کی روایت کی اسناد

بک کارنر
جہلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس امت میں سب سے افضل ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (فضائل صحابہ صفحہ 37 اس روایت کے رجال ثقہ ہیں)

(اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے فرامین بھی اسی صفحہ پر پڑھیں الحمد للہ یہی اہلسنت و جماعت کا موقف ہے)

[60] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان بن عيينة عن أبي إسحاق عن عبد خير عن علي خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر.

۶۰۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❶

[61] حدثنا عبد الله قثنا شيبان بن أبي شيبة الأبلي أبو محمد قثنا الحسن بن دينار عن محمد بن سيرين قال كنا نقول إذا عددنا أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا أبو بكر وعمر وعثمان.

۶۱۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب ہم اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شمار کرتے تو یوں کہتے تھے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فضیلت والے ہیں۔ ❷

[62] حدثنا عبد الله قثنا أبو همام السكوني الوليد بن شجاع بن الوليد بن قيس قال حدثني الوليد بن مسلم عن الأوزاعي قال حدثني جسر بن الحسن عن نافع بن عمر قال كنا نفاضل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر وعمر وعثمان ثم لا نفضل أحدا على أحد

۶۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ترتیب فضیلت یوں رکھا کرتے تھے: سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم پھر ہم ان میں کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیا کرتے تھے۔ ❸

[63] حدثنا عبد الله قال حدثني سلمة بن شبيب قثنا مروان بن محمد الطاطري قثنا عبد الله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر قال ما كنا نختلف في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الخليفة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر وأن الخليفة بعد أبي بكر عمر وأن الخليفة بعد عمر عثمان.

۶۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں بلا اختلاف یہ رائے رکھتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❹

[64] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بشر بن شعيب بن أبي حمزة قال حدثني أبي عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر قال جاءني رجل من الأنصار في خلافة عثمان فكلمني فإذا هو يأمرني في كلامه بأن أعيب على عثمان فتكلم كلاما طويلا وهو امرؤ في لسانه ثقل فلم يكد يقضي كلامه في سريع قال فلما قضى كلامه قلت له انا كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي أفضل أمة رسول الله بعده أبو بكر ثم عمر ثم عثمان وانا والله ما نعلم عثمان قتل نفسا بغير حق ولا جاء من الكبائر شيئا ولكن هو هذا المال فإن أعطاكموه رضيتم وإن أعطاه أولي قرابته سخطتم إنما تريدون ان تكونوا كفارس والروم لا يتركون لهم أميرا إلا قتلوه.

---

❶ تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ معلول باختلاط ابی اسحاق السبیعی وسمع سفیان بن عیینہ بعد اختلاطہ ولکنہ صحیح بجامعۃ ثقاتہ کثیر ۔ وقد مرت فی الحدیث رقم 40 — 1

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل الحسن بن دینار تخریج: فضائل الخلفاء الراشدین لابی نعیم الاصبہانی: 163

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان، الاولی تدلیس الولید والثانیۃ ضعف جسر بن الحسن تخریج: السنۃ لابن ابی عاصم: 1194

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبداللہ بن عمر العمری تخریج: السنۃ لعبداللہ بن احمد: 1360



حضرت مولا علی فرماتے ہیں اے لوگو میں تمہیں علی الاعلان کہتا ہوں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہتر وافضل ترین لوگ ابو بکر صدیق وعمر ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)۔ (فضائل صحابہ مترجم صفحہ نمبر 32)

سئل عن قول علي بن أبي طالب وغيره

خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان: "نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔"

[40] حدثنا عبد الله قثنا صالح بن عبد الله الترمذي قثنا حماد بن زيد عن عاصم بن أبي النجود عن زر بن حبيش عن أبي جحيفة قال سمعت عليا يقول ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم قال ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد أبي بكر عمر

۴۰۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضرات! میں تمہیں علی الاعلان کہتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے بہترین شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، مزید فرمایا: حضرات! میں یہ بھی کھلے عام کہتا ہوں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے بہترین شخص سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (1)

[41] حدثنا عبد الله قال حدثني [illegible] محمد بن بكر الناقد قثنا عيسى بن يونس عن أبي إسحاق قال حدثني [illegible] أبو عبد الرحمن [illegible] قال سمعت الشعبي يقول حدثني أبو جحيفة أنه سمع عليا يقول ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر

۴۱۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: حضرات! میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں افضل ترین لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (2)

[42] حدثنا عبد الله قال حدثني [illegible] محمد الناقد قثنا عيسى بن يونس قثنا أبي عن أبيه عن رجل من أصحاب علي عن علي [illegible] ولو شئت أن أسمي الثالث [illegible]

۴۲۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ان کے [illegible]

(1) تحقیق: اسنادہ حسن [illegible] 200/2 [illegible] 833 [illegible] 2109 [illegible] 65/7 [illegible] 6926 [illegible] 120
(2) تحقیق: اسنادہ حسن [illegible] 200/2 [illegible] 833 [illegible] 2109 [illegible] 65/7 [illegible] 6926 [illegible] 120
(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف [illegible] 488 [illegible] 1373

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب فضائل الصحابہ کا اردو ترجمہ

فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ

[illegible]

جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فوقیت دے گا میں اسے مفتری کی حد کوڑے لگاؤں گا اور نبی کریم ﷺ کے بعد افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

فرمان حضرت مولی علی رضی اللہ تعالی عنہ (فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم صفحہ 34 امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) سوچیے گا ضرور

۴۶۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت (مسلمانوں کی) فتح ہے، ان کی امارت (اللہ کی) رحمت ہے۔ اللہ کی قسم! میرا گمان ہے کہ شیطان بھی احداث فی الدین سے ڈرتا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسے چلنے نہیں دیں گے (اور میری سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی انتہا یہ ہے کہ) اگر کوئی کتا بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا محبوب نظر ہوتا تو میں اس سے بھی محبت کرتا۔ ❶

[47] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة أبو عمرو قال أنا أبو معاوية عن عاصم عن أبي عثمان انه كان يقول والذي لو شاء أن ينطق قنانى هذه لنطقت لو أن عمر كان ميزانا ما كان فيه ميط شعرة يعني ميل .

۴۷۔ ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اگر میری اس داڑھی کو بھی بلوانا چاہتے تو وہ ضرور بولتی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اگر کوئی میزان ہوتے تو اس میں ایک بال برابر بھی جھکاؤ نہ ہوتا۔ ❷

[48] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو صالح الخراساني هدية بن عبد الوهاب بمكة قثنا محمد بن عبيد الطنافسي قثنا أبو سعد البقال عن أبي حصين عن أبي وائل عن حذيفة قال لقد تركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن متوافرون وما منا من أحد الا فتش عن جانفة أو منقلة إلا عمر وابن عمر .

۴۸۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (بوقت ہجرت) چھوڑا تو ہم کثیر تعداد میں تھے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ ہم سب کو (بوجہ ہجرت) نیزوں اور تیروں سے زخمی کیا گیا۔ ❸

[49] حدثنا عبد الله قال حدثني هدية بن عبد الوهاب قثنا أحمد بن يونس قثنا محمد بن طلحة عن أبي عبيدة بن الحكم عن الحكم بن جحل قال سمعت عليا يقول لا يفضلني أحد على أبي بكر وعمر إلا جلدته حد المفتري .

۴۹۔ حکم بن جحل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا: جو کوئی بھی مجھے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر فوقیت دے گا اس پر میں "حد مفتری" نافذ کرتے ہوئے کوڑے لگاؤں گا۔ ❹

[50] حدثنا عبد الله قال حدثني هدية بن عبد الوهاب أبو صالح بمكة قثنا محمد بن عبيد الطنافسي قثنا يحيى بن أيوب البجلي عن الشعبي عن وهب السوائي قال خطبنا علي فقال من خير هذه الأمة بعد نبيها فقلنا أنت يا أمير المؤمنين فقال لا خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر وما كنا نبعد أن السكينة تنطق على لسان عمر

۵۰۔ سیدنا وہب سوائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد بہترین شخص کون ہے؟ تو ہم نے عرض کیا: امیر المومنین آپ ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور ہمارے نزدیک یہ بات بعید از عقل نہیں ہے کہ بے شک سکینت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر باتیں کرتی تھیں۔ ❺

❶ تحقیق: اسنادہ حسن تخریج: الیمامۃ و جاہر العلم لابن حیری: 1025؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 270/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح تخریج: المصنف لابن ابی شیبہ: 357/6؛ ح: 32008؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 293/3

❸ اسنادہ ضعیف لاجل ابی سعد البقال تخریج: المعجم الاوسط للطبرانی: 4339؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: 107/31

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابی عبیدہ بن الحکم بن جحل تخریج: الاعتقاد للبیہقی: 358/1؛ السنۃ لعبد اللہ بن احمد: 1312؛ الشریعۃ للآجری: 1810

❺ تحقیق: اسنادہ حسن تخریج: مسند الامام احمد: 106/1

فضائل صحابہ

امام احمد بن حنبل

ترجمہ: نوید احمد بشار — تحقیق و تخریج: شیخ عبد اللہ بن محمد عباس — تحقیق: ابو سلمان فرستانی

مکمل روایت کی اسناد ضعیف ہیں فضائل میں ضعیف روایت قبول ہے دوسری کی اسناد حسن ہیں۔

بک کارنر

جہلم پاکستان

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس امت کی بہترین شخصیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہم) ہیں۔

(فضائل الصحابہ امام احمد بن حنبل حدیث نمبر 40 صفحہ نمبر 36)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ یہ بات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ (تاریخ الاسلام)

تاريخ الإسلام

ووفيات المشاهير والأعلام

للحافظ المؤرخ شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨ هـ

عهد الخلفاء الراشدين

حوادث ووفيات

(١١ - ٤٠ هـ)

تحقيق

الدكتور عمر عبد السلام تدمري

أستاذ التاريخ الإسلامي في الجامعة اللبنانية

الناشر

دار الكتاب العربي

عمر قال : كنا نقول على عهد رسول الله ﷺ : إذا ذهب أبو بكر ، وعمر ، وعثمان استوى الناس ، فبلغ ذلك رسول الله ﷺ فلم ينكره . . .

وقال علي : وخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ، وعمر ، . هذا والله العظيم قاله علي وهو متواتر عنه ، لأنه قاله على منبر الكوفة ، فقاتل الله الرافضة ما أجهلهم .

وقال السدي ، عن عبد خير ، عن علي قال : أعظم الناس أجرا في المصاحف أبو بكر ، كان أول من جمع القرآن بين اللوحين[4] ، إسناده حسن .

وقال معمر ، عن الزهري إن أبا بكر والحارث بن كلدة كانا يأكلان . . .

. . . عليلين حتى ماتا في يوم [واحد][2] عند انقضاء السنة[3] . . .

. . . باردا فحم خمسة عشر يوما لا يخرج إلى صلاة ، وكان يأمر عمر بالصلاة ، وكانوا يعودونه ، وكان عثمان ألزمهم له في مرضه . وتوفي مساء ليلة الثلاثاء لثمان بقين من جمادى الآخرة . وكانت خلافته سنتين ومائة يوم[5] .

وقال أبو معشر : سنتين وأربعة أشهر إلا أربع ليالٍ ، عن ثلاث وستين سنة[6] .

---

(١) أخرجه ابن سعد في الطبقات ٣/١٩٣

(٢) الحم يقطع ويصب عليه الماء ، فإذا نضج ذر عليه الدقيق . حل ما في (النهاية) .

(٣) ساقطة من نسخة القدسي ٣/٧١ (أنظر طبقات ابن سعد ، والمستدرك) .

(٤) طبقات ابن سعد ٣/١٩٨ ، والمستدرك للحاكم ٣/٦٤

(٥) ابن سعد ٣/٢٠٢ وفيه ، ثلاثة أشهر وعشر ليال .

(٦) ابن سعد ٣/٢٠٢ ، تاريخ الطبري ٣/٤٢٠

امام ابو بکر شیبانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی : ۲۸۷ھ)
لکھتے ہیں : حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں : مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دینے
والا جو بھی (گرفتار ہو کر) کر میرے پاس لایا گیا، تو میں
اسے حدِ افتراء (بہتان طرازی کی سزا) لگاؤں گا۔

(کتاب السنۃ صفحہ ۵۷۵ رقم الحدیث : ۱۲۱۹)








Dr Faiz Ahmad Chishti

امام احمد مسند اور عدنی مائتین اور ابو عبید کتاب الغریب اور نعیم بن حماد فتن اور خثیمہ بن سلیمان طرابلسی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تلخیص المتشابہ میں راوی، امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابو بکر اور تیسرے عمر ہوئے، پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سنی جائے۔

(المستدرک علی الصحیحین کتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم مناقب ابی بکر جلد ۳ صفحہ ۶۸ ـ ۶۷ دار الفکر بیروت)

(کنز العمال بحوالہ خطائی تلخیص المتشابہ حدیث نمبر ۳۶۱۰۲ جلد ۱۳ صفحہ ۹ موسسۃ الرسالہ بیروت)(جامع الاحادیث خطائی تلخیص المتشابہ حدیث نمبر ۲۲۷۷۲ جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۹)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابوبکر اور تیسرے عمر ہوئے ، پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سنی جائے ۔

النَّاسِ دُخُولاً الْجَنَّةَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلَانِهَا قَبْلَكَ ؟ قَالَ : أَيْ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ! إِنَّهُمَا لَيَأْكُلَانِ مِنْ ثِمَارِهَا ، وَيَرْوِيَانِ مِنْ مَائِهَا ، وَيَتَّكِئَانِ عَلَى فُرُشِهَا وَأَنَا مَوْقُوفٌ مَغْمُومٌ [illegible] أَوَّلُ [illegible] ثُمَّ إِلَى الرَّبِّ فِي الْخُصُومَةِ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ » . (العشاري والأصبهاني في الحجة ، كر) .

٧٧٢١ ـ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : « مَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَصَارَ مَعَهُ حَيْثُ يَصِيرُ ، وَمَنْ أَحَبَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ مَعَ عُمَرَ حَيْثُ يَصِيرُ ، وَمَنْ أَحَبَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ مَعَ عُثْمَانَ ، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي ، فَمَنْ أَحَبَّ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةَ كَانَ مَعَهُمْ فِي الْجَنَّةِ » . (العشاري ، كر) .

٧٧٢٢ ـ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : « سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ ، وَقَدْ خَطَبَتْنَا فِتْنَةٌ فَهُوَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، فَمَنْ فَضَّلَنِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَعَلَيْهِ حَدُّ الْمُفْتَرِي مِنَ الْجَلْدِ وَإِسْقَاطِ الشَّهَادَةِ » . (خط في تلخيص المتشابه) .

٧٧٢٣ ـ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : « قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ لَكُمُ الثَّالِثَ لَسَمَّيْتُهُ ، وَقَالَ : لَا يُفَضِّلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُهُ جَلْداً وَجِيعاً ، وَسَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ مَحَبَّتَنَا وَالتَّشَيُّعَ فِينَا هُمْ شِرَارُ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْتُمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قَالَ : وَلَقَدْ جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُ ، وَأَعْطَاهُ أَبُو بَكْرٍ ، وَأَعْطَاهُ عُمَرُ ، وَأَعْطَاهُ عُثْمَانُ ، فَطَلَبَ الرَّجُلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَدْعُوَ لَهُ فِيمَا أَعْطَوْهُ بِالْبَرَكَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَيْفَ لَا يُبَارَكُ لَكَ وَلَمْ يُعْطِكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ » . (كر) .

٧٧٢٤ ـ عن سليمان بن يزيد عن هرم عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : « كُنْتُ

جامع الأحاديث

الجامع الصغير وزوائده والجامع الكبير

للحافظ جلال الدين عبد الرحمن السيوطي
المتوفى سنة ٩١١ هـ

المسانيد والمراسيل

جمع وترتيب

عباس أحمد صقر — أحمد عبد الجواد

إشراف
مكتب البحوث والدراسات في دار الفكر

الجزء الرابع

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

حضرت امام محمد بن حنفیہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہما کے بیٹے فرماتے ہیں : میں نے اپنے والد ماجد مولا علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی نبی ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے ؟ فرمایا : ابوبکر رضی اللہ عنہ ۔ میں نے کہا پھر کون ؟ فرمایا : پھر عمر ۔ پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون تو فرما دیں عثمان رضی اللہ عنہ ، اس لیے میں نے سبقت کر کے کہا اے باپ میرے ! پھر آپ ؟ فرمایا : میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے ۔

جامع الأحاديث

الجامع الصغير وزوائده والجامع الكبير

للحافظ جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

المتوفى سنة ٩١١ هـ

المسانيد والمراسيل

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

عباس أحمد صقر — أحمد عبد الجواد

إشراف

مكتب البحوث والدراسات في دار الفكر

الجزء الرابع

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

(ابن النجّار) .

٧٧١١ ـ عَنِ الْحَسنِ بن عَليٍّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : « كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ إِلاَّ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ، يَا عَلِيُّ ! لاَ تُخْبِرْهُمَا » . (ت وخيثمة في الصحابة ، قَالَ ت : غريب من هٰذَا الْوَجْهِ ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيث عَنْ عَلِيٍّ مِن غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ ورواهُ خيثمةُ وابن شاهين في السُّنَّةِ مِنْ طَرِيق الحارث عَنْ عَلِيٍّ ، ورواهُ ابنُ أبي عَاصِمٍ فِي السُّنَّةِ مِنْ طريق خطّاب أَوْ أبي خطّاب) .

٧٧١٢ ـ عَنِ ابنِ عبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : « وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَتَكَنَّفَهُ(١) النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ : مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أُحِبُّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ ، وَايْمُ اللَّهِ ! إِنْ كُنْتُ لأَظُنُّ لَيَجْعَلَنَّكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ ، وَذٰلِكَ أَنِّي كُنْتُ أُكْثِرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، فَإِنْ كُنْتُ لأَظُنُّ لَيَجْعَلَنَّكَ اللَّهُ مَعَهُمَا » . (حم ، خ ، م ، ن ، هـ وابن جرير وأبو عوانة وخشيش وابن أبي عاصم ، ك) .

٧٧١٣ ـ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : « خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ » . (هـ ، والعدني ، حل) .

٧٧١٤ ـ عَنْ مُحَمَّد بن الْحَنَفِيَّةِ قَالَ : « قُلْتُ لأَبِي : أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ ، فَيَقُولُ : عُثْمَانُ ، فَقُلْتُ : ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَتِ ، قَالَ : مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ » . (خ ، د وابن أبي عاصم

---

(١) فتكنّفه : أي أحاطوا به من جوانبه . (النهاية : ٤/٢٠٥)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا، آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے، اس پر مفتری کی حد آئے گی، رسول اللہ ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابو بکر ہیں، پھر عمر، پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

جَامِعُ الأَحَادِيث

الجامع الصغير وزوائده والجامع الكبير

للحافظ جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

المتوفى سنة ٩١١ هـ

المسانيد والمراسيل

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

عباس أحمد صقر   أحمد عبد الجواد

إشراف

مكتب البحوث والدراسات في دار الفكر

الجزء الرابع

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع





إلاَّ وَقَدْ أَنْكَرَ حَقِّي وَحَقَّ أَصْحَابِ رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ ». (كر).

٧٧٣٤ ـ عَنْ أبي جحيفة قَالَ: «دَخَلْتُ عَلى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بَيْتِهِ فَقُلْتُ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ! فَقَالَ: مَهْلاً يَا أَبَا جُحَيْفَةَ! أَلاَ أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ؟ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَا أَبَا جُحَيْفَةَ! لاَ يَجْتَمِعُ حُبِّي وَبُغْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ، وَلاَ يَجْتَمِعُ بُغْضِي وَحُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ». (الصَّابوني في المائتين، طس، كر).

٧٧٣٥ ـ عَنْ علقمةَ قَالَ: «خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ نَاساً يُفَضِّلُونِي عَلى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِي ذٰلِكَ لَعَاقَبْتُ فِيهِ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْعُقُوبَةَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ، فَمَنْ قَالَ شَيْئاً مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ مَقَامِي هٰذَا فَهُوَ مُفْتَرٍ، عَلَيْهِ مَا عَلى الْمُفْتَرِي، خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ أَحْدَثْنَا بَعْدَهُمْ أَحْدَاثاً يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا مَا يَشَاءُ». (ابن أبي عاصم وابن شاهين واللالكائي جميعاً في السُّنَّة والمخازي في فضائل الصِّدِّيق والأصبهاني في الحجَّة، كر).

٧٧٣٦ ـ عَنِ الْهَمداني قَالَ: «قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! مَنْ أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: الَّذِي لاَ تَشُكُّ فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: الَّذِي لاَ تَشُكُّ فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ». (ابن شاهين).

٧٧٣٧ ـ عَنْ سويد بن غفلة قَالَ: «مَرَرْتُ بِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَيَنْتَقِصُونَهُمَا، فَأَتَيْتُ عَلِيّاً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَضْمَرَ لَهُمَا إِلاَّ الْحَسَنَ الْجَمِيلَ! أَخَوَا رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ وَوَزِيرَاهُ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ خُطْبَةً بَلِيغَةً فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ سَيِّدَيْ قُرَيْشٍ وَأَبَوَيِ الْمُسْلِمِينَ بِمَا أَنَا عَنْهُ مُتَنَزِّهٌ، وَمِمَّا يَقُولُونَ بَرِيءٌ، وَعَلى مَا يَقُولُونَ مُعَاقِبٌ، وَالَّذِي

امام ابو عمران عبد البر علیہ الرحمہ استیعاب میں حکم بن حجل سے اور امام ابوالحسن دار قطنی علیہ الرحمہ سنن میں روایت کرتے ہیں امیر المؤمنین مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ حد المفتری ،، میں جسے پاؤں گا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر مجھے تفضیل دیتا ہے اسے مفتری کی حد اسی کوڑے لگاؤں گا۔

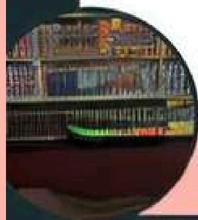
(جامع الاحادیث عن الحکم بن حجل عن علی حدیث نمبر ۴۹۹۹، جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۵ دار الفکر بیروت)(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ترجمہ ۲۲ عبداللہ ابن ابی قحافہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۰ دار الفکر بیروت)




Dr Faiz Ahmad Chihti


ابن عساکر بطریق الزہری عن عبداللہ بن کثیر
راوی، امیرالمؤمنین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : لا
یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ جلداوجیعا۔
ترجمہ : جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ سے افضل
کہے گا اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔

(جامع الاحادیث عن علی رضی اللہ عنہ حدیث نمبر ۲۳۷۷ جلد
۱۶ صفحہ ۲۱۹ دارالفکر بیروت) (کنزالعمال عن علی رضی اللہ
عنہ حدیث نمبر ۳۶۱۰۳ جلد ۱۳ صفحہ ۹ موسستہ الرسالۃ بیروت)



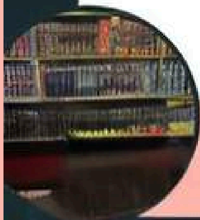




Dr Faiz Ahmad Chishti

ابو طالب عشاری بطریق حسن بن کثیر عن ابیہ راوی ہیں، ایک شخص نے امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ خیر الناس ہیں۔ فرمایا تو نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ کہا نہیں۔ فرمایا: ابو بکر کو دیکھا؟ کہا: نہیں فرمایا: عمر کو دیکھا؟ کہا: نہیں، فرمایا: سن لے اگر تو نبی کریم ﷺ کے دیکھنے کے بعد خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ کا اقرار کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر توں نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔

(جامع الاحادیث بحوالہ العشاری حدیث نمبر ۴۳۷۷، جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۵ دار الفکر بیروت)(کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۱۵۳ جلد ۱۳ صفحہ ۲۶ موسسہ الرسالہ بیروت)





Dr Faiz Ahmad Chishti

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں ، امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ

نے فرمایا : لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا وقد انکر

حقی و حق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

ترجمہ : جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر تفضیل

دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا ۔

(جامع الاحادیث حدیث نمبر ۳۳۷۷، جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۱، ۲۲۲)





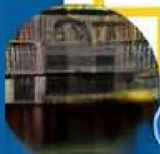
Dr Faiz Ahmad Chihti





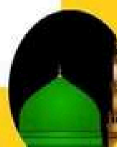
ابو طالب عشاری اور اصبہانی کتاب الحجہ میں عبد خیر سے راوی، میں نے امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا : ابو بکر و عمر۔ میں نے عرض کی : یا امیر المؤمنین ! کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے؟ فرمایا : ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے، اس کے پانی سے سیراب ہوں گے، اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

(جامع الاحادیث بحوالہ ابوطالب العشاری والاصفہانی الخ حدیث نمبر ۲۰۰۲۰، جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۹ دارالفکر بیروت)









ابوذر ہروی و دار قطنی وغیرہما حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے راوی میں نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی : یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال مھلا یا ابا جحیفۃ الا اخبرک بخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر و عمر۔ یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ٹھہرو اے ابو جحیفہ ! کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ کون ہے؟ فرمایا اے ابو جحیفہ ! خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

(جامع الاحادیث بحوالہ الصابونی فی المائتین حدیث نمبر ۶۷۳۳، جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۲ دار الفکر بیروت) (کنز العمال بحوالہ الصابونی فی المائتین وطس وکر حدیث نمبر ۳۶۱۴۱ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱ موسسہ الرسالہ بیروت)




Dr Faiz Ahmad Chihti



حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں : نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگراس کے علاوہ کسی نے کوئی دوسری بات کی تووہ مُفتَرِی یعنی الزام لگانے والا ہے اوراس کی سزا بھی وہی ہے جوالزام لگانے والے کی سزا ہے ۔

كنز العمّال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الجزء الثاني عشر

ضبطه وفسر غريبه الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

ويقول : كذب الآخرُ ، لأبو بكر خير مني ومن ابي ومنك ومن أبيك (خيثمة في فضائل الصحابة) .

٣٥٦٢٤ ـ عن يحيى بن سعيد قال : ذكر عمر بن الخطاب فضل أبي بكر الصديق فجعل يصفُ مناقبه ثم قال : وهذا سيدُنا وبلالٌ حسنةٌ من حسنات أبي بكر (أبو نعيم) .

٣٥٦٢٥ ـ عن الحسن عن أبي رجاء العطاردي قال : أتيتُ المدينة فاذا الناس مجتمعون وإذا في وسطهم رجلٌ يقبلُ رأس رجلٍ ويقول : أنا فداؤكَ ؟ لولا أنتَ هلكْنا ، فقلتُ : مَن المقبِّلُ ومن المقبَّلُ ؟ قال : ذاك عمر بن الخطاب يُقبِّلُ رأسَ أبي بكر في قتال أهل الردة الذين منعوا الزكاة (كر) .

٣٥٦٢٦ ـ عن عمر قال : وددتُ أني شعرةٌ في صدرِ أبي بكرٍ (مسدد) .

٣٥٦٢٧ ـ عن عمرَ قال : خيرُ هذه الأمةِ بعد نبيها أبو بكر فمن قال غير هذا بعد مقامي هذا فهو مفترٍ وعليه ما على المفتري (اللالكائي) .

٣٥٦٢٨ ـ عن الحسن قال : كان لعمرَ عيونٌ على الناس فأتوه فأخبروه أن قوماً اجتمعوا ففضلوه على أبي بكر ، فغضبَ وأرسلَ

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں : نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگراس کے علاوہ کسی نے کوئی دوسری بات کی تووہ مُفتَرِی یعنی الزام لگانے والا ہے اوراس کی سزا بھی وہی ہے جوالزام لگانے والے کی سزا ہے ۔

كنز العمّال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الجزء الثاني عشر

ضبطه وفسر غريبه الشيخ بكري حياني — صححه ووضع فهارسه ومفتاحه الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

٣٥٦١٧ ـ عن ميمون قال : قال رجلٌ لعمر بن الخطاب : ما رأيتُ مثلكَ ؛ قال : رأيتَ أبا بكر ؟ قال : لا ، قال : لو قلتَ : نعم إني رأيته ، لأوجعتُك ضرباً (ش) .

٣٥٦١٨ ـ عن ابن عباس أن عمر قال : لا أسمع بأحدٍ يفضلني على أبي بكر إلا جلدتُه أربعين (ش) .

٣٥٦١٩ ـ عن الحسن قال : قال عمر : وددتُ أني في الجنة حيث أرى أبا بكر (ش) .

٣٥٦٢٠ ـ عن عمر قال : أبو بكر سيدنا وأعتقَ سيِّدَنا ـ يعني بلالاً (ابن سعد ، ش ، خ ، ك والخرائطي في مكارم الأخلاق وأبو نعيم) .

٣٥٦٢١ ـ عن عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : حدثني عمر بن الخطاب أنه ما سابَقَ أبا بكر الى خيرٍ قَطّ إلا سبقَهُ به (الديلمي ، كر) .

٣٥٦٢٢ ـ عن أبي رجاء قال : قدمتُ المدينة فرأيتُ عمر يقبل رأسَ أبي بكر (ابن السمعاني في الذيل) .

٣٥٦٢٣ ـ عن زياد بن علاقة قال : رأى عمر رجلاً يقول : إن هذا لخيرُ الأمةِ بعد نبيها ، فجعل عمر يضربُ الرجل بالدرة

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابو بکر اور تیسرے عمر ہوئے ، پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسّی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سنی جائے ۔

كنز العمّال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه	صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ بكري حياني	الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

٣٦١٠٠ ـ عن عبد خير قال : قلتُ لعلي بن أبي طالب : من أولُ الناس دخولاً الجنة بعد رسول الله ﷺ ؟ قال : أبو بكر وعمر، قلت : يا أمير المؤمنين ! يدخلانها قبلك ؟ قال : أي والذي فلقَ الحبة وبرأ النسمة ! إنهما ليأكلان من ثمارها ويرويان من مائها ويتكئان على فراشها وأنا موقوفٌ مغمومٌ مهمومٌ بالحساب ، وإن أول من يتقدم إلى الرب في الخصومة أنا ومعاوية (العشاري والأصبهاني في الحجة ، كر) .

٣٦١٠١ ـ عن علي قال : من أحب أبا بكر قام يوم القيامة مع أبي بكر وصار معه حيث يصير ، ومن أحب عمر كان مع عمر حيث يصير ، ومن أحب عثمان كان مع عثمان فمن أحب هؤلاء كان معهم في الجنة (العشاري) .

٣٦١٠٢ ـ عن علي قال : سُبِقَ رسول الله ﷺ وصلّى أبو بكر وثلث عمر وقد خطبتنا فتنةٌ فهو ما شاء الله ، فمن فضلني على أبي بكر وعمر فعليه حدُّ المفتري من الجلدِ وإسقاطِ الشهادة (خط في تلخيص المتشابه) .



٣٦١٠٣ ـ عن ابن شهاب عن عبد الله بن كثير قال : قال لي علي بن أبي طالب : أفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر : ولو شئتُ أن أسمي لكم الثالث لسميته ، وقال : لا يفضلني أحدٌ على أبي بكر وعمر إلا جلدتهُ جلداً وجيعاً ، وسيكون في آخر الزمان قومٌ

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا، آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے، اس پر مفتری کی حد آئے گی، رسول اللہ ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابو بکر ہیں، پھر عمر، پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي

البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه

الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه

الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

أحدٌ على أبي بكر وعمر إلا وقد أنكرَ حقي وحقَّ أصحابِ رسولِ الله ﷺ (كر).

٣٦١٤١ ـ عن أبي جحيفه قال: دخلتُ على عليٍّ في بيتهفقلتُ: يا خيرَ الناس بعد رسولِ الله ﷺ! فقال: مهلاً يا أبا جحيفةَ! ألا أخبرُكَ بخيرِ الناس بعد رسول الله ﷺ؟ أبو بكر وعمر يا أباجحيفة! لا يجتمعُ حُبي وبغضُ أبي بكرٍ وعمرَ في قلبِ مؤمنٍ، ولا يجتمعُ بغضي وحُبُّ أبي بكر وعمرَ في قلبِ مؤمنٍ (الصابوني في المائتين، طس، كر).

٣٦١٤٢ ـ عن علي قال: أولُ من يدخلُ الجنةَ من هذه الأمةِ أبو بكر وعمرُ وإني لموقوفٌ مع معاوية في الحسابِ (عق وقال: غير محفوظ، كر؛ وفيه أصبغ أبو بكر الشيباني مجهول، وابن الجوزي في الواهيات).



٣٦١٤٣ ـ عن علقمة قال: خطبنا عليٌّ فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: إنه بلغني أن ناساً يُفضِّلوني على أبي بكر وعمر ولو كنتُ تقدمتُ في ذلك لعاقبتُ فيه ولكني أكرهُ العقوبة قبل التقدم، فمن قال شيئاً من ذلك بعد مقامي هذا فهو مُفترٍ، عليه ما على المفتري، خيرُ الناس بعد رسول الله ﷺ ابو بكر ثم عمرُ، ثم أحدثنا بعدهم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اس اُمت میں سب سے افضل ہیں ان کے گستاخ کو توبہ نصیب نہیں ہوگی میں اُن کے گستاخ سے بری الذمہ ہوں (کنزُ العُمّال جلد 7 صفحہ 17)

[illegible]

۳۶۰۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر ہیں اور پھر عمر رضی اللہ عنہ [illegible]

۳۶۰۹۴ ایضاً [illegible]

۳۶۰۹۵ ایضاً [illegible]

۳۶۰۹۶ ایضاً [illegible]

۳۶۰۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں [illegible]

۳۶۰۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اس امت میں سب سے افضل ہیں [illegible]

۳۶۰۹۹ [illegible]

facebook.com/DrFaizChishti/
facebook.com/afkarchishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

[illegible]

اُردو ترجمہ

کنزُ العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

[illegible]

جلد ۷

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین

[illegible]

مولانا احسان اللہ شائق

[illegible]

دار الاشاعت

حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اس اُمّت میں سب سے افضل ہیں۔ ان کے گستاخ کو توبہ نصیب نہیں ہوگی، میں اُن کے گستاخ سے بری الذمہ ہوں

وأنتَ يا أمير المؤمنين؟ فقال: نحن أهلُ البيت لا يُوازينا أحدٌ (حل).

٣٦٠٩٦ ـ ﴿أيضاً﴾ عن زيد بن وهب أن سويد بن غفلة دخل على عليٍّ في إمارته فقال: يا أمير المؤمنين! إني مررتُ بنفر

ما بالُ أقوام يذكرون أخوي رسول الله ﷺ ووزيريه وصاحبيه وسيدي قريش وأبوي المسلمين؟ فأنا بريءٌ ممن يذكرهما بسوء وعليه معاقَبٌ (حل).

٣٦٠٩٧ ـ عن علي قال: ما أرى رجلاً يسبُّ أبا بكر وعمر تيسر له توبةٌ أبداً (كر).




٣٦٠٩٨ ـ عن علي قال: خيرُ هذه الأمة أبو بكر وعمر، ثم الله أعلمُ بخياركم (خط في الأفراد والأصبهاني في الحجة).





٣٦٠٩٩ ـ عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عن علي بن أبي طالب قال: بينا أنا عند رسول الله ﷺ إذ طلع أبو بكر وعمر فقال: يا عليُّ! هذان سيدا كهول أهل الجنة ما خلا النبيين والمرسلين ممن مضى في سالف الدهر وغابره، يا علي لا تخبرهما بمقالتي هذه ما عاشا، قال علي: فلما ماتا حدثتُ الناس بذلك (العشاري).






كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي

البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥هـ

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

ابو نعیم حلیہ اور ابن شاہین کتاب السنہ اور ابن عساکر تاریخ میں عمرو بن حریث سے راوی میں نے امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا : ان افضل الناس بعد رسول اللہ ﷺ ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم وفی لفظ ثم عمر ثم عثمان۔

ترجمہ : بیشک رسول اللہ ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ہیں، اور بالفاظ دیگر پھر عمر پھر عثمان۔

(کنز العمال بحوالہ ابن عساکر و حل ابن شاہین فی السنہ حدیث نمبر ۸۰۰۶ جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۰ دار الفکر بیروت)




Dr Faiz Ahmad Chihti

حضرت مولا علی رضی عنہ جب خلیفہ تھے تو منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: نبی کریم ﷺ کے وصال باکمال کے بعد افضل ابو بکر پھر عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد

على مذهب السلف وأصحاب الحديث

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

تصنيف

الإمام الحافظ الكبير أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي الشافعي

٣٨٤ - ٤٥٨ هـ

قدّم له وخرج أحاديثه وعلّق حواشيه

أحمد عصام الكاتب

منشورات دار الآفاق الجديدة بيروت

لم تسمع من رسول الله ﷺ في باب الميراث ما سمعه أبو بكر وغيره، فكانت معذورة فيما طلبته، وكان أبو بكر معذوراً فيما منع، فتخلف علي عن حضور أبي بكر حتى توفيت. ثم كان منه تجديد البيعة، والقيام بواجباتها كما قال الزهري.

ولا يجوز أن يكون قعود علي في بيته على وجه الكراهية لإمارته. ففي رواية الزهري أنه بايعه بعدُ وعظّم حقه. ولو كان الأمر على غير ما قلنا لكانت بيعته آخراً خطأ. ومن زعم أن علياً بايعه ظاهراً وخالفه باطناً، فقد أساء الثناء على علي، وقال فيه أقبح القول.

وقد قال علي في إمارته وهو على المنبر: ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها ﷺ؟ قالوا: بلى. قال: أبو بكر ثم عمر.

ونحن نزعم أن علياً كان لا يفعل إلا ما هو حق، ولا يقول إلا ما هو صدق، وقد فعل في مبايعة أبي بكر ومؤازرة عمر ما يليق بفضله وعلمه وسابقته وحسن عقيدته وجميل نيته في أداء النصح للراعي والرعية. وقال في فضلهما ما نقلناه في كتاب «الفضائل». فلا معنى لقول من قال بخلاف ما قال وفعل.

وقد دخل أبو بكر الصديق على فاطمة، في مرض موتها، وترضّاها حتى رضيت عنه، فلا طائل لسخط غيرها ممن يدعي موالاة أهل البيت، ثم يطعن على أصحاب رسول الله ﷺ، ويهجن من يواليه ويرميه بالعجز والضعف واختلاف السر والعلانية، في القول والفعل، وبالله العصمة والتوفيق.

أخبرنا أبو عبدالله الحافظ: ثنا أبو عبدالله محمد بن يعقوب الحافظ: ثنا محمد بن عبد الوهاب: ثنا عبدان بن عثمان العتكي بنيسابور: أنا أبو حمزة، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن الشعبي قال: لما مرضت فاطمة أتاها أبو بكر الصديق، فاستأذن عليها فقال: يا فاطمة،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ابو بکر سے بہتر کسی شخص پر نہ سورج طلوع ہوا ہے نہ غروب ۔ اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے روایت میں غلط بیانی کی ہو تو مجھے شفاعت نصیب نہ ہو اور میں تو قیامت کے دین صدیق کی شفاعت کا طلب گار رہونگا ۔ اسی کے ساتھ دوسری روایت ہے کہ ساری امت سے افضل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ۔

خصوصیت ابی بکر صدیق نمبر ۱۸

انبیاء کے بعد پوری نسل انسانیت میں آپ سب سے افضل ہیں

حدیث ۔

حضرت ابودرداء کہتے ہیں مجھے نبی علیہ السلام نے ابو بکر صدیق سے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ، اس سے آگے جارہے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے انبیاء اور مرسلین کے بعد ابو بکر سے بہتر کسی انسان پر آج تک آفتاب نہ طلوع ہوا ہے نہ غروب ۔

اسے مخلص ذہبی اور دار قطنی نے روایت کیا ہے ۔

صدیق کی بابت ائمہ اہل بیت کا اجماعی فیصلہ

حدیث ۔

امام جعفر سے ابو بکر صدیق کے بارے میں سوال ہوا آپ نے فرمایا میں ان کے متعلق کوئی معجزات ہی کہہ سکتا ہوں ۔ کیونکہ میں نے اپنے والد امام باقر سے حدیث سن لی ہے جو انہوں نے امام زین العابدین سے اور انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ، میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے سُنا ۔

" ابو بکرؓ سے بہتر انسان پر آج تک آفتاب نہ طلوع ہوا نہ غروب ۔ " اس کے بعد امام جعفرؓ نے فرمایا اگر میں نے روایت میں غلط بیانی کی ہو تو مجھے نبی علیہ السلام کی شفاعت حاصل نہ ہو ۔ اور میں تو بروز قیامت صدیق کی شفاعت کا طلب گار رہونگا

اسے ابن سمان نے " موافقہ " میں روایت کیا ہے ۔

آپ روز محشر انبیاء کی طرح شفاعت کریں گے

حدیث ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز ہم نبی علیہ السلام کے پاس حاضر تھے آپ نے فرمایا ابھی تمہارے پاس وہ شخص آئے گا جو میرے بعد ساری امت سے افضل ہے وہ قیامت کو انبیاء کی طرح شفاعت کرے گا ۔ " تھوڑی دیر نہ گزری تو ابو بکر صدیق آ گئے نبی علیہ السلام اٹھے ان کی پیشانی چومی اور انہیں پہلو میں لے لیا ۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے ۔

حدیث

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے تمام صحابہ میں سے ابو بکر سب سے افضل ہے ۔

حدیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم مہاجرین و انصار نبی علیہ السلام کے دروازہ کے پاس بیٹھے اپنے فضائل کا تذکرہ کر رہے تھے [1] ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپ باہر

[1] نبی علیہ السلام کے دروازہ پر تذکرہ کرنے کا یہ معنی ہے کہ ہم مسجد میں آپ کے دروازہ کے قریب بیٹھے تھے کیونکہ آپ کا دروازہ مسجد میں کھلتا تھا ۔

آئمہ اہل سنت کے اقوال

حضرت میمون بن مہران تابعی رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا: شیخین افضل یا علی رضی اللہ عنہم؟ اس کلمہ کے سنتے ہی ان کے بدن پر لرزہ پڑا، یہاں تک کہ عصا دست مبارک سے گر گیا، اور فرمایا: مجھے گمان نہ تھا کہ اس زمانے تک زندہ رہوں گا، جس میں لوگ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے برابر کسی کو بتائیں گے۔ (السنۃ لابی بکر بن الخلال جلد ۱ ـ ۲ صفحہ 379 رقم 529)

السنة

لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

(١ - ٣)

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

عائشة : أصبح عثمان خير من علي (١)، وقال الدوري : سمعت يحيى (٢) يقول : قال شريك ليس يقدم أحد (٣) علياً على أبي بكر وعمر فيه خير (٤).

٥٢٨ ـ قال (٥) وحدثنا قبيصة بن عقبة قال : سمعت سفيان الثوري يقول : من قدم على أبي بكر وعمر/ أحداً فقد أزرى على المهاجرين [٥٥/أ] والأنصار ولا أحسبه ينفعه مع ذلك عمل (٦)، قال (٧): وحدثنا عبد العزيز بن أبان القرشي (٨) قال: سمعت سفيان الثوري قال: من قدم على أبي بكر وعمر أحداً فقد أزرى على اثني عشر ألفاً من أصحاب رسول الله ﷺ توفي رسول الله ﷺ وهو عنهم راض (٩).

٥٢٩ ـ أخبرني الميموني (١٠) قال : ثنا شبابة (١١) قال : ثنا الفرات (١٢) قال : قلت لميمون بن مهران : أبو بكر وعمر عندك أفضل أو علي ؟ قال : فارتعد حتى سقطت عصاه من يده ثم قال : ما كنت أظن أني أبقى إلى زمان يعدل بينهما ، إنهما كانا رأس الإسلام ورأس الجماعة (١٣).

---

(١) لم أجد هذا القول عن عائشة رضي الله عنها وعنهما .
(٢) ابن [illegible]
[illegible] (٥١٨).
(٤) في إسناده : أحمد بن الحسين الوراق لم أتوصل إلى معرفته .
(٥) أحمد بن حنبل رحمه الله .
(٦) تقدم قول سفيان برقم (٥١٧) ، وإسناده : ضعيف .
(٧) أحمد .
(٨) تقدم في (٥١٧) وهو متروك .
(٩) تقدم هذا القول في (٥١٧) وإسناده ضعيف .
(١٠) عبد الملك بن عبد الحميد .
(١١) ابن سوار المدائني ، ثقة رمي بالإرجاء .
(١٢) ابن السائب أبو سليمان .

امام اعظم امام ابو حنیفہ تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر عمر بن خطاب، پھر عثمان بن عفان، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم افضل ہیں۔

(فقہ اکبر مع شرح صفحہ 61 مطبوعہ کراچی)





Dr Faiz



Ahmad



Chishti

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : نبی کریم ﷺ کے بعد افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ۔ صحابہ کرام اور تابعین میں سے کسی نے بھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے افضل ہونے اور باقی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے مقدم ہونے کے لحاظ سے اختلاف نہیں کیا ۔ (الاعتقاد والھدایۃ الی سبیل الرشاد صفحہ ٣٦٨ ۔ ٣٦٩ دارالافاق الجدیدۃ بیروت)

ورويـنا عن الشافعي أنه كان يقول: أفضل الناس بعد رسول الله ﷺ أبو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي.

وأخبرنا أبو عبدالله الحسين بن محمد بن فنجويه الدينوري: ثنا صفوان بن الحسين: ثنا محمد بن إبراهيم بن زياد: ثنا الربيع بن سليمان: سمعت الشافعي يقول: مثل ذلك.

وكذلك روي عن ابن عبدالحكم عن الشافعي. وروي عن الربيع في رواية أخرى، عن الشافعي أنه قال: أفضل الناس بعد رسول الله ﷺ أبو بكر وعمر وعثمان وعلي.

ورويـنا عن أبي ثور، عن الشافعي: أنه قال: ما اختلف أحد من الصحابة والتابعين في تفضيل أبي بكر وعمر وتقديمهما على جميع الصحابة. وإنما اختلف من اختلف منهم في علي وعثمان. ونحن لا نخطِّىء واحداً من أصحاب رسول الله ﷺ فيما فعلوا. وقد ذكرنا أسانيدها في كتاب «الفضائل»، ورويـنا عن جماعة من التابعين وأتباعهم نحو هذا، وبالله التوفيق.

* * * *

صفحہ نمبر ٣٦٨ ۔ ٣٦٩

الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد

على مذهب السلف وأصحاب الحديث

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

تصنيف

الإمام الحافظ الكبير أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي الشافعي

٣٨٤ - ٤٥٨ هـ

قدّم له وخرّج أحاديثه وعلّق حواشيه

أحمد عصام الكاتب

منشورات دار الآفاق الجديدة بيروت

امام نووی علیہ الرحمہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں : اتفق اھل السنۃ علی أن افضلھم ابو بکر ، ثم عمر ۔ ترجمہ : اہل سنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ میں افضل ابو بکر ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہم ۔

صحيح مسلم بشرح النووي

الجزء الخامس عشر

الطبعة الأولى

١٣٤٩ هجرية — ١٩٣٠ ميلادية

المطبعة المصرية بالأزهر
إدارة محمد محمد عبد اللطيف

كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم

قال الامام أبو عبدالله المازرى اختلف الناس فى تفضيل بعض الصحابة على بعض فقالت طائفة لا نفاضل بل نمسك عن ذلك وقال الجمهور بالتفضيل ثم اختلفوا فقال أهل السنة أفضلهم أبوبكر الصديق وقال الخطابية أفضلهم عمر بن الخطاب وقالت الراوندية أفضلهم العباس وقالت الشيعة على واتفق أهل السنة على أن أفضلهم أبوبكر ثم عمر قال الجمهور ثم عثمان ثم على وقال بعض أهل السنة من أهل الكوفة بتقديم على على عثمان والصحيح المشهور تقديم عثمان قال أبو منصور البغدادى أصحابنا مجمعون على أن أفضلهم الخلفاء الأربعة على الترتيب المذكور ثم تمام العشرة ثم أهل بدر ثم أحد ثم بيعة الرضوان وممن له مزية أهل العقبتين من الأنصار وكذلك السابقون الأولون وهم من صلى الى القبلتين فى قول ابن المسيب وطائفة وفى قول الشعبي أهل بيعة الرضوان وفى قول عطاء ومحمد بن كعب أهل بدر قال القاضى عياض وذهبت طائفة منهم ابن عبد البر الى أن من توفى من الصحابة فى حياة النبي صلى الله عليه وسلم أفضل ممن بقى بعده وهذا الاطلاق غير مرضى ولا مقبول واختلف العلماء فى أن التفضيل المذكور قطعى أم لا وهل هو فى الظاهر والباطن أو فى الظاهر [illegible] قال بالقطع أبو [illegible] الأشعرى قال وهم فى الفضل على ترتيبهم فى الامامة وممن قال أنه اجتهادى ظنى أبو بكر الباقلانى وذكر ابن الباقلانى اختلاف العلماء فى أن التفضيل هل هو فى الظاهر أم فى الظاهر والباطن جميعا وكذلك اختلفوا فى عائشة وخديجة أيتهما أفضل وفى عائشة وفاطمة رضى الله عنهم أجمعين وأما عثمان رضى الله عنه فخلافته صحيحة بالاجماع وقتل مظلوما وقتلته فسقة لأن موجبات القتل مضبوطة ولم يجر منه رضى الله عنه ما يقتضيه ولم يشارك فى قتله أحد من الصحابة وانما قتله همج ورعاع من غوغاء القبائل وسفلة

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات 676 ھ) فرماتے ہیں : اہلسنت و جماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ صحابہ میں علی الاطلاق سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہیں ۔

تهذيب الأسماء واللغات

للامام العلامة الفقيه الحافظ

أبي زكريا محيي الدين بن شرف النووي

(المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية)

الجزء الأول من القسم الأول

قوبل على غير نسخة

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة

إدارة الطباعة المنيرية

يطلب من

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

تحتها الأنهار) الآية واختلفوا في المراد بالسابقين في الآية فقال سعيد بن المسيب وآخرون هم من صلى الى القبلتين. وقال الشعبي أهل بيعة الرضوان وقال محمد ابن كعب القرظي وعطاء هم أهل بدر. وقال الله تعالى (محمد رسول الله والذين معه أشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا سيماهم في وجوههم من أثر السجود) الى آخر السورة. وقال تعالى ... وف وتنهون عن المنكر) وقال تعالى (وكذلك جعلناكم أمة وسطا) وفي الصحيحين عن عمران بن الحصين رضي الله عنه قال « قال رسول الله ﷺ خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم » وفي الصحيح قوله ﷺ « لو أنفق أحدكم مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه » أي نصفه. والاحاديث في فضل الصحابة رضي الله عنهم على الاطلاق كثيرة مشهورة في الصحيحين وغيرهما (وأما فضائلهم) على الخصوص لطائفة ولاشخاص فاكثر من أن تحصر وسنذكر في تراجمهم منها جملا إن شاء الله تعالى، فمن لهم مزية من الصحابة رضي الله عنهم العشرة الذين شهد لهم النبي ﷺ بالجنة وهم أبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد بن أبي وقاص وسعيد بن زيد وأبو عبيدة بن الجراح وعبد الرحمن بن عوف رضي الله عنهم ومنهم أهل بدر وأحد والعقبتين الأولى والثانية وأهل بيعة الرضوان تحت الشجرة. قال الله تعالى (لقد رضي الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة) الآية . قال الامام أبو منصور البغدادي أصحابنا مجمعون على أن أفضلهم الخلفاء الاربعة ثم تمام العشرة ثم أهل بدر ثم أحد ثم بيعة الرضوان . وأجمع أهل السنة على أن أفضلهم على الاطلاق أبو بكر ثم عمر وقدم جمهورهم عثمان على علي رضي الله عنهم . قال الخطابي وقدم أهل السنة من أهل الكوفة عليا على عثمان وبه قال ابن خزيمة . والصحيح وقول الجمهور تقديم عثمان ولهذا اختارته الصحابة للخلافة وقدموه وهم أعلم وأعرف بالمراتب . وأولهم إسلاما خديجة بنت خويلد وأبو بكر

امام جمال الدین احمد غزنوی حنفی علیہ الرحمہ متوفی 593 ہجری فرماتے ہیں : امت میں افضل حضرت ابو بکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر ہیں پھر حضرت عثمان ہیں پھر حضرت علی ہیں ۔ (رضی اللہ عنہم)

كتاب أصول الدين

للشيخ جمال الدين أحمد بن محمد بن محمود بن سعيد الغزنوي الحنفي
(... - ٥٩٣ هـ)

تحقيق وتعليق
الدكتور عمر وفيق الداعوق
مدرس العقيدة في قسم أصول الدين
بكلية الدراسات الإسلامية والعربية - دبي

دار البشائر الإسلامية

وهاشمي، ثم بعد وفاة علي رضي الله عنه بأشياء[١]، فلم يوجب ذلك قدحاً في حقهم رضي الله عنهم.

[١٦٦] فصل: أفضل الأمة، أبو بكر، ثم عمر، ثم عثمان، ثم علي، رضي الله عنهم أجمعين[٢].



= القيام بالأمر، والمصريون يلحون على علي وهو يهرب منهم إلى الحيطان، ويطلب الكوفيون الزبير فلا يجدونه، والبصريون يطلبون طلحة فلا يجيبهم، فقالوا فيما بينهم: لا نولي أحداً من هؤلاء الثلاثة فمضوا إلى سعد بن أبي وقاص فقالوا: إنك من أهل الشورى فلم يقبل منهم.

ثم راحوا إلى ابن عمر فأبى عليهم، فحاروا في أمرهم، ثم قالوا: إن نحن رجعنا إلى أمصارنا بقتل عثمان من غير إمرة اختلف الناس في أمرهم ولم نسلم، فرجعوا إلى علي فألحوا عليه، وأخذ الأشتر النخعي بيده فبايعه، وذلك يوم الخميس الرابع و[illegible] بعد مراجعة الناس لهم في ذلك وكلهم يقول: لا يصلح إلا [illegible] الجمعة وصعد المنبر بايعه من لم يبايع بالأمس) وقيل إنه بويع لخمس بقين من ذي الحجة.

ـ انظر: البداية والنهاية لابن كثير ٧/٢٢٧.

ـ تاريخ الطبري ٤/٤٣٤.

ـ وانظر: الكامل في التاريخ لابن الأثير ٣/١٩٠.

(١) كذا في الأصل: وربما تكون «بأشهر».

(٢) ورد في فضائل الخلفاء والأئمة الراشدين والصحابة رضوان الله تعالى عليهم أجمعين الكثير من الآثار الصحيحة في حقهم، فمن ذلك ما جاء في الصحيح: (أن رسول الله ﷺ كان على جبل حراء، هو وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي، وطلحة والزبير فتحركت الصخرة، فقال النبي ﷺ: (اهدأ، فما عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد) صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير، رقم الحديث (٥٠ ـ ٢٤١٧)، ٨/٢٠٣.

امام ابی یسر محمد بزدوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اہلسنت و جماعت کے نزدیک نبی کریم ﷺ اور تمام انبیا و رسولوں علیہم السلام کے بعد افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر ہیں پھر حضرت عثمان ہیں پھر حضرت علی ہیں

أُصُولُ الدِّين

للإمام أبي اليُسر محمد البَزْدَوي

تحقيق

الدكتور هانز بيتر لنس

ضبطه وعلق عليه

الدكتور أحمد حجازى السقا

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الناشـــر
المكتبة الأزهرية للتراث
٩ درب الأتراك - خلف الجامع الأزهر الشريف
ت: ٥١٢٠٨٤٧ القاهرة

مسألة [٦٨]

أفضل الناس بعد النبي ﷺ

قال عامة «أهل السنة والجماعة» إن أفضل الناس بعد النبي ﷺ وبعد جميع الأنبياء والرسل -صلوات الله عليهم- «أبو بكر» الصدّيق ثم «عمر» ثمّ «عثمان» ثمّ «علي»

وقالت «القدرية» و«المعتزلة» و«الروافض»: إن «عليًا» أفضل هؤلاء الأربعة واحتجّوا بما رويناه من الحديثَيْن، وأنه عليه السلام جعله من نفسه بمنزلة هارون من موسى، ولما كان أفضل الناس بعد موسى؛ هارون -عليهما السلام- فكذا «علي» رضي الله عنه يجب أن يكون أفضل الناس بعد رسول الله ﷺ وقالوا: إن «عليًا» كان أعلمهم، قال النبي عليه السلام: «أنا مدينة العلم و«علي» بابها» ولأنه أشتهر في الأمّة كونه عالمًا وظهرت آثار علمه من إصابة الجواب في المسائل ودقائقُ العلم، وكذا كان أشجع الأربعة، وقد ظهرت آثار شجاعته وعُرِف بها، وكذا كان أنسبهم فإنه كان من بني هاشم، وهم لم يكونوا من بني هاشم، وبنو هاشم أفضل الناس نسبًا قال النبي عليه السلام: «إن الله تعالى اختار العرب من بين سائر الناس واختار قريشًا من العرب واختار بني هاشم من قُريش واختارني من بني هاشم؛ فأنا أفضل الناس» ولأنه كان أقرب الناس إلى رسول الله عليه السلام منهم.

وجه قول «أهل السنّة والجماعة»: ما روينا: أن النبي صلى الله عليه اختار «أبا بكر» للإمامة دون سائر «الصحابة» فقدّمه على سائر «الصحابة» وأقامه مقام نفسه دون غيره وكذا «الصحابة» قدّموه على غيره في إقامته مقام النبي ﷺ في تنفيذ الأحكام وإنصاف المظلوم من الظالم، وكذا قال النبي عليه السلام: «اقتدوا باللذَيْن من بعدي «أبي بكر» و«عمر» أمر بالاقتداء بهما كما أمر بالاقتداء بنفسه ولم يأمر بالاقتداء بغيرهما، بل قال: «أصحابي كالنجوم بأيّهم

امام ابو بکر احمد بن محمد ابن ھارون الخلّال علیہ الرحمۃ: اس امت کے بہترین لوگ حضرت ابو بکر صدیق پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (السُّنّۃ الجزء الاول صفحہ نمبر ۴۰۲ رقم ۵۸۸)

٥٨٨ - أخبرني محمد بن علي (٦) قال ثنا أبو بكر الأثرم (٧) قال ثنا محمد بن المنهال (٨) قال سمعت يزيد بن زريع (٩) يقول خير هذه الأمة بعد

(١) الشيباني الزاهد ، وثقة ابن معين وقال أبو حاتم : لا يحتج به ، وقال البخاري : كان قد دفن كتبه فكان لا يجيء بحديثه كما ينبغي الجرح والتعديل ٩/٢١٨ ، وميزان الاعتدال ٤/٤٦٢

(٢) في إسناده من لم أتوصل إلى معرفته .

(٤) هو : زكريا بن يحيى السجزي الحافظ أبو عبد الرحمن خياط السنة ... كان من

(٨) التيمي المجاشعي أبو جعفر ويقال أبو عبد الله الضرير .

(٩) أبو معاوية .

السُّنَّة

لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

(١ - ٣)

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

رسول الله ﷺ أبو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم نقف . قال وسمعت موسى بن إسماعيل (١) يقول : هكذا تعلمنا وثبت عليه لحومنا ، وأدركنا الناس عليه : تقديم أبي بكر وعمر وعثمان ثم السكوت (٢) .

٥٨٩ - أخبرني عبد الله بن محمد (٣) قال : ثنا علي بن عبد الله بن أبي يعقوب (٤) قال : ثنا محمد/ بن يوسف بن الطابع (٥) قال : حدثني أبو [٥٩/ب] بكر بن زياد (٤) أنه قال لبشر بن الحارث : ما تقول في التفضيل قال : أبو بكر وعمر وعثمان (٦) .

٥٩٠ - أخبرنا عمران بن بكار الكلاعي الحمصي قال : ثنا العباس بن طالب (٧) قال : ثنا حماد بن زيد قال : ثنا أيوب (٨) قال : دخلت المدينة والناس متوافرون القاسم بن محمد (٩) وسليمان (٤) وغيرهما فما رأيت أحداً يختلف في تقديم أبي بكر وعمر وعثمان (١٠) .

٥٩١ - أخبرنا محمد بن علي السمسار (١١) قال : ثنا مهنا (١٢) قال : قال لي

امام قسطلانی علیہ الرحمہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں : انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد افضل البشر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور تحقیق سلف صالحین علیہم الرحمہ نے ان کے افضل امت ہونے پر اتفاق کیا ۔ اور امام شافعی علیہم الرحمہ وغیرہ اس امر پر اجماع صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم نقل کرتے ہیں ۔ (ارشاد الساری جلد 8 صفحہ 147 رقم 3655 فضل أبي بكر بعد النبي)

قال التوربشتي: وأرى المجاز أقوى إذ لم يصح عندنا أن أبا بكر كان له منزل بجنب المسجد، وإنما كان منزله بالسنح من عوالي المدينة انتهى. وتعقبه في الفتح بأنه استدلال ضعيف لأنه لا يلزم من كون منزله كان بالسنح أن لا يكون له دار مجاورة للمسجد، ومنزله الذي كان بالسنح هو منزل أصهاره من الأنصار، وقد كان له إذ ذاك زوجة أخرى وهي أسماء بنت عميس بالاتفاق، وقد ذكر عمر بن شبة في أخبار المدينة أن دار أبي بكر التي أذن له في إبقاء الخوخة منها إلى المسجد كانت ملاصقة للمسجد، ولم تزل بيد أبي بكر حتى احتاج إلى شيء يعطيه لبعض من وفد عليه فباعها فاشترتها منه أم المؤمنين حفصة بأربعة آلاف درهم، وقد وقع في حديث سعد [illegible] أبي [illegible] عند أحمد والن[illegible]ناد قوي أمر رسول الله ﷺ بسدّ الأبواب الشارعة في الم[illegible]ك ب[illegible]

وفي رواية للطبراني في الأوسط برجال ثقات من الزيادة فقالوا: يا رسول الله سددت أبوابنا فقال: «ما أنا سددتها ولكن الله سدها». ونحوه عند أحمد والنسائي والحاكم ورجاله ثقات عن زيد بن أرقم وابن عباس وزاد: فكان يدخل المسجد وهو جنب ليس له طريق غيره، رواه أحمد والنسائي ورجاله ثقات، ونحوه من حديث جابر بن سمرة عند الطبراني.

وبالجملة فهي كما قاله الحافظ ابن حجر أحاديث يقوّي بعضها بعضًا وكل طريق منها صالح للاحتجاج فضلاً عن مجموعها، لكن ظاهرها يعارض حديث الباب والجمع بينهما بما دل عليه حديث أبي سعيد عند الترمذي أنه ﷺ قال لعلي: «لا يحل لأحد أن يطرق هٰذا المسجد غيري وغيرك». والمعنى أن باب عليّ كان إلى جهة المسجد ولم يكن لبيته باب غيره، فلذلك لم يأمر بسدّه، ومحصل الجمع أن الأمر بسدّ الأبواب وقع مرتين، ففي الأولى استثنى عليًا لما ذكر، وفي الأخرى استثنى أبا بكر، ولكن لا يتم ذلك إلا بأن يحمل ما في قصة عليّ على الباب الحقيقي، وما في قصة أبي بكر على الباب المجازي، والمراد به الخوخة كما صرح به في بعض طرقه، وكأنهم لما أمروا بسدّ الأبواب سدّوها، وقد صرح أبو بكر الكلاباذي في معاني الأخبار بأن باب بيت أبي بكر كان له باب من خارج المسجد وخوخة إلى داخل المسجد وبيت علي لم يكن له باب إلا من داخل المسجد انتهى ملخصًا من فتح الباري.

٤ ـ باب فضلِ أبي بكرٍ بعدَ النبيِّ ﷺ



(باب فضل أبي بكر بعد) فضل (النبي ﷺ) والمراد بالبعدية هنا الزمانية أما البعدية في الرتبة فيقال فيها الأفضل بعد الأنبياء أبو بكر، وقد أطبق السلف على أنه أفضل الأمة. حكى الشافعي وغيره إجماع الصحابة والتابعين على ذلك.

٣٦٥٥ ـ **حدّثنا** عبدُ العزيز بنُ عبدِ اللّٰه حدَّثَنا سُليمانُ عن يحيىٰ بنِ سعيدٍ عن نافعٍ عن ابنِ عمرَ رضيَ اللّٰهُ عنهما قال: «كنّا نخيرُ بينَ الناسِ في زمنِ النبيِّ ﷺ فنُخيِّرُ أبا بكر، ثمّ

إِرْشَادُ السَّارِي

لِشَرْحِ صَحِيحِ البُخَارِي

تأليف

الإمام شهاب الدين أبي العباس أحمد بن محمد الشافعي القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣ هـ.

ضبطه وصححه

محمد عبد العزيز الخالدي

الجزء الثامن

يحتوي على الكتب التالية:

المناقب ـ فضائل أصحاب النبي ﷺ ـ مناقب الأنصار

دار الكتب العلمية

بيروت ـ لبنان

امام قسطلانی علیہ الرحمہ مواہب الدنیہ میں فرماتے ہیں : أفضلھم عند أھل السنۃ إجماعا أبو بکر ، ثم عمر ۔ ترجمہ : اہل سنت کے نزدیک بالاجماع افضل الصحابہ ابو بکر ہیں ، پھر عمر رضی اللہ عنہم ۔

المواهب اللدنية

بالمنح المحمدية

تأليف

الشيخ أحمد بن محمد القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣هـ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

شرحه وعلق عليه

مأمون بن محيي الدين الجنان

طبعة جديدة كاملة

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان



عن مائة ألف وأربعة وعشرين ألفاً، والله

ثم إن أفضلهم على الإطلاق عند أهل السنة إجماعاً أبو بكر ثم عمر رضي الله عنهما. عن ابن عمر قال: كنا نخير بين الناس في زمان رسول الله ﷺ فنخير أبا بكر ثم عمر ثم عثمان بن عفان. رواه البخاري. وفي رواية عبيد الله بن عمر عن نافع: كنا في زمان النبي ﷺ لا نعدل بأبي بكر أحداً ثم عمر ثم عثمان، ثم نترك أصحاب النبي ﷺ فلا نفاضل بينهم. رواه البخاري أيضاً. وقوله: «لا نعدل بأبي بكر أحداً» أي لا نجعل له مثيلاً.

ولأبي داود من طريق سالم عن ابن عمر: كنا نقول ـ ورسول الله ﷺ حي ـ: أفضل أمة النبي ﷺ بعده أبو بكر ثم عمر ثم عثمان[1]. زاد الطبراني في رواية: فيسمع رسول الله ﷺ ذلك فلا ينكره.

وروى خيثمة بن سليمان في «فضائل الصحابة» من طريق سهيل ابن أبي صالح عن أبيه عن ابن عمر: كنا نقول: إذا ذهب أبو بكر وعمر وعثمان استوىٰ الناس، فيسمع النبي ﷺ ذلك فلا ينكره. وفي ذلك تقديم عثمان بعد أبي بكر وعمر. وأهل السنة على أن علياً بعد عثمان. وذهب بعض السلف إلى تقديم علي على عثمان. وممن قال به سفيان الثوري.

وقيل: لا يفضل أحدهما على الآخر، ونقل ذلك عن مالك في المدونة، وتبعه جماعة منهم يحيى بن القطان. وقال ابن معين: من قال أبو بكر وعمر وعثمان وعلي، وعرف علي سابقته وفضله فهو صاحب سنة، ولا شك أن من اقتصر على عثمان ولم يعرف لعلي فضله فهو مذموم.

وقد ادعى ابن عبد البر أن حديث الاقتصار على الثلاثة: أبي بكر وعمر وعثمان خلاف قول أهل السنة أن علياً أفضل الناس بعد الثلاثة. وتعقب: بأنه لا يلزم من سكوتهم إذ ذاك عن تفضيله عدم تفضيله، فالمقطوع به عند أهل السنة: القول بأفضلية أبي بكر ثم عمر ثم اختلفوا فيمن بعدهما، فالجمهور على تقديم عثمان، وعن مالك الوقف، والمسألة اجتهادية، ومستندها أن هؤلاء الأربعة اختارهم الله لخلافة نبيه، وإقامة دينه، فمنزلتهم عنده بحسب ترتيبهم في الخلافة.

وقال الإمام أبو منصور البغدادي: أصحابنا مجمعون على أن أفضلهم الخلفاء الأربعة، ثم الستة تمام العشرة، يعني: طلحة والزبير وسعداً وسعيداً وعبد الرحمن بن عوف وأبي عبيدة عامر بن الجراح.

(١) راجع سنن أبي داود رقم (٤٦٢٧ ـ ٤٦٢٨).

امام قسطلانی علیہ فرماتے ہیں : پھر اہل سنت کے نزدیک مطلقاً سب سے زیادہ فضیلت والے حضرت ابو بکر ہیں اور اُن کے بعد عمر رضی اللہ عنہم ۔ (مواہب الدنیہ جلد دوم صفحہ 451)

قبول کیا [illegible] اور اللہ تعالیٰ ان کو بہتر جانتا ہے۔
بارہواں [illegible] کو پایا اور [illegible] کے سال اور اس کے بعد حجۃ الوداع کے موقع پر اور
[illegible] کے بعد ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

صحابۂ کرام کی تعداد

جہاں تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کا تعلق ہے تو جس نے ان کو شمار کرنے کا قصد کیا اس نے ایک بعید کام کا قصد کیا اور اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیونکہ بعثت کے آغاز سے نبی اکرم ﷺ کے وصال تک اسلام لانے والوں کی بہت زیادہ تعداد ہے اور وہ مختلف شہروں اور دیہاتوں میں بکھر گئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے سے متعلق اپنے واقعہ میں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام بے شمار ہیں کوئی رجسٹر ان کو جمع نہیں کرتا۔

لیکن بعض غزوات میں ان کی تعداد ضبط میں آئی جس طرح غزوۂ تبوک ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی اکرم ﷺ دس ہزار مجاہدین کے ساتھ تشریف لے گئے، حنین کی طرف بارہ ہزار کو لے کر گئے حجۃ الوداع میں نوے ہزار اور تبوک کی طرف ستر ہزار تشریف لے گئے اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ کا وصال ہوا تو ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام موجود تھے اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

صحابۂ کرام میں سے افضل

پھر اہل سنت وجماعت کے نزدیک ان میں مطلقاً سب سے زیادہ فضیلت والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہم، صحابہ کرام کے درمیان سب سے افضل کا انتخاب کرتے تو حضرت ابو بکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق اور پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کو اختیار کرتے۔

حضرت عبید اللہ بن عمر، حضرت نافع (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے حضرت عمر فاروق اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما (کے برابر کسی کو نہ سمجھتے) پھر ہم صحابہ کرام کو چھوڑ دیتے اور ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو قرار نہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو ان کی مثل نہیں سمجھتے تھے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حضرت سالم کے طریق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ (ظاہر زندگی کے ساتھ) زندہ تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ کی امت میں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں پھر حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم۔

(سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۴۶۲۷-۴۶۲۸)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہتر ہے

اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَّة بِالْمِنَحِ الْمُحَمَّدِيَّة ﷺ

(اُردو ترجمہ)

الجزء الثانی

تصنیف

شارح بخاری امام علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

(۸۵۱ھ — ۹۲۳ھ)

ترجمہ

مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی

سینئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)

۳۸۔ اُردو بازار لاہور

مسلمانوں کا متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اور یہی عقیدۂ اجماعی صحابہ کرام تابعین عظام رضی اللہ عنہما ور امت کے اسلاف علیہم الرحمہ کا ہے۔ تمام صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد تمام مخلوق میں افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور یہی عقیدہ مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کا ہے اور اس عقیدے پر بکثرت احادیث نبویہ، آثارِ صحابہ و اقوال ائمہ، بلکہ خود حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فرمان موجود ہے اور جمہور اہلسنت کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں۔ جو شخص مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضراتِ شیخین کریمین صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دے، وہ شخص اہلسنت سے خارج ہے۔ امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں شک کرنے والا بدعتی خبیث اور منافق ہے۔ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اجماعی عقیدہ ہے۔

(کتاب الکبائر صفحہ 239)



امام مالک علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہیں ، تو آپ نے جواب دیا کہ ابوبکر صدیق اور ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہما ۔ پھر ارشاد فرمایا : کیا اس بارے میں کوئی شک ہے ؟

الصواعق المحرقة

في

الرد على أهل البدع والزندقة

تأليف

شهاب الدين أحمد بن حجر المكي الهيتمي

«توفي سنة ٩٧٤ هـ»

راجعه وأشرف على تحقيقه

أبو عبد الله مصطفى بن العدوي

قوبلت على ثلاث نسخ خطية

خرج أحاديثه

الشحات أحمد الطحان

حقق نصوصه وعلق عليه

عادل شوشة

مكتبة فياض

للتجارة والتوزيع

الباب الثالث

في [بيان][١] أفضلية أبي بكر على سائر هذه الأمة ثم عمر ثم عثمان ثم علي ـ رضوان الله عليهم أجمعين ـ وفي ذكر فضائل أبي بكر [وفي ذكر الأحاديث][٢] الواردة فيه وحده أو مع عمر أو مع الثلاثة أو مع غيرهم وفيه فصول

الفصل الأول

فِي ذِكْرِ أَفْضَلِيَّتِهِمْ عَلَى هَذَا التَّرْتِيبِ ، وَفِي تَصْرِيحِ [عَلِيٍّ][٣] بِأَفْضَلِيَّةِ الشَّيْخَيْنِ عَلَى سَائِرِ الْأُمَّةِ ، وَفِي بُطْلَانِ مَا زَعَمَهُ الرَّافِضَةُ وَالشِّيعَةُ مِنْ أَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ قَهْرٌ وَتَقِيَّةٌ .

اعْلَمْ أَنَّ الَّذِي أَطْبَقَ عَلَيْهِ عُظَمَاءُ الْمِلَّةِ وَعُلَمَاءُ الْأُمَّةِ أَنَّ أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ [أَبُو بَكْرٍ][٤] الصِّدِّيقُ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ اخْتَلَفُوا ، فَالْأَكْثَرُونَ وَمِنْهُم الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَهُوَ الْمَشْهُورُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ الْأَفْضَلَ بَعْدَهُمَا عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ ﷺ .

وَجَزَمَ الْكُوفِيُّونَ وَمِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِتَفْضِيلِ عَلِيٍّ عَلَى عُثْمَانَ ، وَقِيلَ : بِالْوَقْفِ عَنِ التَّفَاضُلِ بَيْنَهُمَا ، وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ مَالِكٍ : فَقَدْ حَكَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَازِرِيُّ عَنِ الْمُدَوَّنَةِ أَنَّ مَالِكًا ﷺ سُئِلَ : أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ؟ فَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَر ، ثُمَّ قَالَ : أَوَفِي ذَلِكَ شَكٌّ ، فَقِيلَ لَهُ : وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ؟ فَقَالَ : مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِمَّنْ أَقْتَدِي

---

(١) ما بين المعقوفتين سقط من (أ ، ب) وما أثبتناه من (ط) .

(٢) ما بين المعقوفتين زيادة من (أ) .

(٣) ما بين المعقوفتين سقط من (أ) .

(٤) ما بين المعقوفتين سقط من (أ ، ب) وما أثبتناه من (ط) .

اس پر اجماع اور اتفاق ہے رسول اللہ ﷺ کے بعد افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں

تاريخ الخلفاء

تأليف
الإمام الحافظ
جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي
رحمه الله تعالى
(٨٤٩ - ٩١١ هـ)

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

عُني بتحقيقه والعناية به
اللجنة العلمية بمركز دار المنهاج للدراسات والتحقيق العلمي
بإشراف
محمد غسان نصوح عزقول الحسيني

من مطبوعات
وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية
إدارة الشؤون الإسلامية
بتمويل الأوقاف الثانية للإدارة
دولة قطر

فصل
في أنه أفضل الصحابة وخيرهم

أجمع أهل السنة على أن أفضل الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم : أبو بكر ، ثم عمر ، ثم عثمان ، ثم علي ، ثم سائر العشرة ، ثم باقي أهل بدر ، ثم باقي أهل أحد ، ثم باقي أهل البيعة ، ثم باقي الصحابة ، هكذا حكى الإجماع عليه أبو منصور البغدادي .

روى البخاري عن ابن عمر قال : (كنا نُخيِّر بين الناس في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم ؛ فنخيِّر أبا بكر ، ثم عمر ، ثم عثمان رضي الله عنهم)(١) .

زاد الطبراني في « الكبير » : (فيعلم بذلك النبي صلى الله عليه وسلم ولا ينكره)(٢) .

وأخرج ابن عساكر عن ابن عمر قال : (كنا وفينا رسول الله صلى الله عليه وسلم نفضِّل أبا بكر وعمر وعثمان وعلياً)(٣) .

وأخرج ابن عساكر عن أبي هريرة قال : (كنا معاشر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن متوافرون نقول : أفضل هذه الأمة بعد نبيها : أبو بكر ، ثم عمر ، ثم عثمان ، ثم نسكت)(٤) .

وأخرج الترمذي عن جابر بن عبد الله قال : قال عمر لأبي بكر : يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فقال أبو بكر : أما إنك إن قلت ذاك .. فلقد سمعته يقول : « ما طلعت الشمس على رجل خير من عمر »(٥) .

وأخرج البخاري عن محمد بن علي بن أبي طالب قال : قلت لأبي : أي الناس خير بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ قال : (أبو بكر) ، قلت : ثم

(١) صحيح البخاري (٣٦٥٥) .
(٢) المعجم الكبير (١٢ / ٢٨٥) .
(٣) تاريخ دمشق (٣٠/ ٣٤٦) .
(٤) تاريخ دمشق (٣٠/ ٣٤٧) .
(٥) سنن الترمذي (٣٦٨٤) .

اس پر اجماع اور اتفاق ہے رسول اللہ ﷺ کے بعد افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں

فصل نمبر 19

افضل الصحابہ صدیق اکبر ؓ

اہلسنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ؓ ہیں۔ پھر حضرت عمر ؓ پھر حضرت عثمان ؓ اور پھر حضرت علی ؓ اور اس کے بعد باقی عشرہ مبشرہ پھر باقی اہل بدر اور پھر باقی اہل احد پھر باقی اہل بیعت الرضوان اور پھر باقی صحابہ رضی اللہ عنہم۔ ابو منصور بغدادی نے بھی اس بات پر اجماع نقل کیا ہے۔

بخاری روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں "ہم عہد رسول اللہ ﷺ میں صحابہؓ میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ؓ ہیں۔ پھر حضرت عمر ؓ پھر حضرت عثمان ؓ" اور طبرانی نے "کبیر" میں اس قدر اور زیادہ کیا ہے کہ "نبی ﷺ کو اس بات کی خبر ہوئی تھی اور آپ اسے برا نہ مناتے تھے۔"

یا خیر الناس

ابن عساکر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو فضیلت دیا کرتے تھے۔

ابن عساکر ابو ہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے جب بہت سے صحابی جمع ہو کر بیٹھتے تو کہتے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ؓ ہیں۔ پھر حضرت عمر ؓ اور پھر حضرت عثمان ؓ۔ اس کے بعد ہم خاموش ہو جاتے۔ ترمذی جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر ؓ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو کہا۔ یَا خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلّم (یعنی اے رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل) اس پر ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا آپ ؓ کہتے ہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عمر ؓ سے بہتر آدمی پر کبھی آفتاب طلوع نہیں ہوا۔

مثال عجز

بخاری محمد بن علی بن طالب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا

پہلی سے نویں صدی ہجری تک خلفاء و امرائے اسلامیہ کی مشہور و مستند دستاویز

تاریخ الخلفاء

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

مصنف

حضرت امام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا صاحبزادہ محمد مبشر چشتی سیالوی

ناشر

شبیر برادرز
۴۰ اردو بازار لاہور (پاکستان)

افضلیت سے مراد کیا ہے؟۔ اس سے متعلق
علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :
حضرت ابو بکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ
عنہما مومنین میں سے سب سے زیادہ صفت
کے اعتبار سے اعلیٰ ہیں اور (بارگاہ الٰہی
میں) انبیاء کے بعد مومنین میں سے سب
سے بڑی قدر و منزلت والے ہیں۔

(التیسیر شرح جامع الصغیر جلد 2 صفحہ 172 مطبوعہ بیروت)

Dr Faiz Ahmad Chishti

ہمارے نبی ﷺ اور دوسرے انبیاءِ کرام علیہم السلام کے بعد افضل البشر حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق ہیں پھر حضرت سیّدُنا عمر فاروق ہیں رضی اللہ عنہما ۔

شَرْحُ العَقَائِدِ النَّسَفِيَّة

تَصنِيفُ

الإمام العلامة الحجة المتكلم الأصولي النظار

سعد الدين مسعود بن عمر التفتازاني

المتوفَّى سنة ٧٩١هـ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

وبهامشه

«فرائد القلائد في تخريج أحاديث العقائد»

للملا علي القاري الحنفي

المتوفَّى سنة ١٠١٤هـ

تحقيق الأستاذ علي كمال

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان



وأفضلُ البشرِ بعدَ نبينا أبو بكرٍ الصديقُ رضِي الله عنهُ، ثم عمرُ الفاروقُ،

والحاصل: أنّ الأمر الخارق للعادة فهو بالنسبة إلى النبي عليه السلام معجزة سواء ظهر ذلك من قبله أو من قبل آحاد من أمته، وبالنسبة إلى الولي كرامة لخلوه عن دعوى نبوة من ظهر ذلك من قبله، فالنبي لا بد من علمه بكونه نبياً، ومن قصده إظهار خوارق العادات، ومن حكمه قطعاً بموجب المعجزات، بخلاف الولي.

(وأفضل البشر بعد نبينا) والأحسن أن يقال: «بعد الأنبياء»، لكنه أراد البعدية الزمانية، وليس بعد نبينا نبي، ومع ذلك لا بد من تخصيص عيسى عليه السلام، إذ لو أريد كل بشر يوجد بعد نبينا انتقض بعيسى عليه السلام، ولو أريد كل بشر يولد بعد لم يفد التفضيل على الصحابة، ولو أريد كل بشر هو موجود على وجه الأرض لم يفد التفضيل على التابعين ومن عبدهم، ولو أريد كل بشر يوجد على وجه الأرض في الجملة انتقض بعيسى عليه السلام.

(أبو بكر الصديق) الذي صدق النبي صلى الله عليه وسلم في النبوة من غير تلعثم وتردد، وفي المعراج بلا تردد، **(ثم عمر الفاروق)** الذي فرق بين الحق والباطل في القضايا والخصومات، **(ثم عثمان ذي النورين)** لأن النبي عليه السلام زوجه رقية ولما ماتت رقية زوجه أم كلثوم ولما ماتت قال: «لَوْ كَانَ عِنْدِيْ ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُكَهَا»[1]، **(ثم علي المرتضى)** من عباد الله وخلص أصحاب رسول الله.

---

(١) أخرجه الطبراني في «الكبير» من حديث عصمة بن مالك.

ہمارے نبی ﷺ اور دوسرے انبیاءِ کرام علیہم السلام کے بعد افضل البشر حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق ہیں پھر حضرت سیّدُنا عمر فاروق ہیں رضی اللہ عنہما ۔

وَأَفْضَلُ البَشَرِ بَعْدَ نَبِيِّنَا أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رضي الله عنه، ثُمَّ عُمَرُ الفَارُوْقُ رضي الله عنه،

بَحْثُ الخِلافَة

الخلفاء الأربعة على ترتيب الخلافة

(وَأَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ نَبِيِّنَا:(١)) وَالأَحْسَنُ أَنْ يُقَالَ: بَعْدَ الأَنْبِيَاءِ؛ لٰكِنَّهُ أَرَادَ الْبَعْدِيَّةَ الزَّمَانِيَّةَ، وَلَيْسَ بَعْدَ نَبِيِّنَا نَبِيٌّ، -مَعَ ذٰلِكَ(٢) لابُدَّ مِنْ تَخْصِيْصِ عِيْسىٰ عَلَيْهِ السَّلام-؛ إِذْ لَوْ أُرِيْدَ كُلُّ بَشَرٍ يُوْجَدُ بَعْدَ نَبِيِّنَا، اِنْتَقَضَ بِعِيْسىٰ عَلَيْهِ السَّلامِ؛ وَلَوْ أُرِيْدَ كُلُّ بَشَرٍ يُوْلَدُ بَعْدَهُ، لَمْ يُفِدِ التَّفْضِيْلَ(٣) عَلَى الصَّحَابَةِ رضي الله عنهم؛

⊃ يؤدى إلى الإعجاب؛ اللّٰهُمَّ! إلا إذا اشتدت الحاجة؛ وأيضا ليس خبر الولي مقطوع الصدق، فقد يغلط الكشف. (النبراس)

(١) قوله: (بعد نبينا إلخ): اعلم أن المذهب عند أهل السنة: ما رواه الحاكم وابن عدي والخطيب، عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: أبو بكر رضي الله عنه وعمر رضي الله عنه خير الأولين والآخرين، وخير أهل السمٰوات، وخير أهل الأرضين، إلا النبيين والمرسلين؛ ثم إن العلماء يستعملون كلمة "بعد" في أمثال هٰذا المقام بمعنىٰ بُعدية الشرف، فيقولون: أفضل الأنبياء بعد نبينا إبراهيم، وأفضل الكتب بعد القرآن التوراة؛ فعلىٰ هذا في عبارة المصنف قصور، لإفادتها تفضيل الخلفاء عن باقي الأنبياء، ولذا قال الشارح: (والأحسن أن يقال: بعد الأنبياء)، لئلا يلزم فضل الخلفاء على الأنبياء؛ وإنما لم يقل: "والواجب"، لإمكان حمل البعدية على الزمانية، كما ذكره بقوله (لٰكنه أراد البعدية الزمانية). (النبراس)

(٢) قوله: (ومع ذٰلك لابد من تخصيص عيسى عليه السلام): يريد أن كلام المصنف مع تأويله بالبعدية الزمانية لا يخلو عن قصور؛ لأن عيسىٰ عليه السلام حي على السماء الرابعة بعد زمان نبينا ﷺ، فيجب أن يراد: أن الأفضل بعد نبينا صلى الله عليه وسلم -سوى عيسىٰ- أبو بكر؛ قلت: وفيه قصور آخر، وهو: أنه لا يفيد تفضيل الخلفاء على الأمم الماضية، مع أنه من المعتقدات المهمة أيضًا. (النبراس)

(٣) قوله: (لم يفد التفضيل على التابعين من بعدهم): ويمكن أن يجاب: بأنه قد صح: أن الصحابة أفضل من التابعين، ومن الأمم السابقة، لقوله تعالىٰ: ﴿كنتم خير أمة﴾ الآية [آل عمران:١١٠]، فالفضل على الصحابة يوجب الفضل على الكل؛ والكلام دال على المطلوب، لٰكن غير مصرح به، ولذا قال: "الأحسن"، لأن التصريح في نحو هٰذا المقام أفضل. (النبراس)

شَرْحُ العَقَائِدِ النَّسَفِيَّة

لسعْد المِلَّة والدِّيْن العَلامة

سعْد الدِّين التَّفتازَاني الهَرَوي الحَنَفي الأَشْعَري[٧٢٢ - ٧٩٢]

على

العَقَائِدُ النَّسَفِيَّةُ

لأبِيْ حَفْص نَجْمِ الدِّيْن مُفْتِي الثَّقَلَيْن

عُمَر بنِ محمَّد النَّسَفي الحَنَفي الماتُرِيْدِي [٤٦١ - ٥٣٧]

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

تعليقات جديدة من الحواشي المعتبرة

أبو القاسم محمد إلياس بن عبد الله الهمَّة نغري الغجراتي

مدرس بمدرسة دعوة الإيمان مانيك فورتكولي، نوساري

إعادة النظر

فضيلة الشيخ رشيد أحمد السيلودوي — مدرس بالجامعة الإسلامية تعليم الدين دابيل

فضيلة الشيخ ثناء الله البالن بوري — مدرس بدار العلوم جابي، غجرات

الناشر

إدارة الصديق دابيل، غجرات، الهند

شرح عقائد نسفی میں ہے : أفضل البشر بعد نبینا، أبو بکر الصدیق، ثم عمر الفاروق۔

ترجمہ : ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل بشر حضرت ابو بکر صدیق، پھر عمر فاروق ہیں۔

(شرح العقائد للنسفی صفحہ 321، 322 مبحث أفضل البشر بعد نبینا ابوبکر)





Dr Faiz



Ahmad



Chishti

حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینے والا شخص بدعتی ہے : اگر کوئی شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کوحضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے ، وہ بدعتی (یعنی گمراہ) ہے ۔

لكن في النهر وهذا لا وجود له في أصل الجوهرة، وإنما وجد على هامش بعض النسخ، فألحق بالأصل مع أنه لا ارتباط له بما قبله. انتهى.

رعاية جانبه في اتباع ما ثبت عنه عند المجتهد. قوله: **(لكن في النهر الخ)** قال السيد الحموي في حاشية الأشباه: حكي عن عمر بن نجيم أن أخاه أفتى بذلك، فطلب منه النقل فل… د إلا على طرة الجوهرة، وذلك بعد حرق الرجل اهـ.

مَطْلَبٌ مُهِمٌّ: فِي حُكْمِ سَبِّ ٱلشَّيْخَيْنِ

وأقول: على فرض ثبوت ذلك في عامة نسخ الجوهرة لا وجه له يظهر، لما قدمناه من قبول توبة من سبّ الأنبياء عندنا، خلافاً للمالكية والحنابلة، وإذا كان كذلك فلا وجه للقول بعدم قبول توبة من سب الشيخين بل، لم يثبت ذلك عن أحد من الأئمة فيما أعلم اهـ. ونقله عنه السيد أبو السعود الأزهري في حاشية الأشباه ط.

أقول: نعم نقل في البزازية عن الخلاصة أن الرافضي إذا كان يسبّ الشيخين ويلعنهما فهو كافر، وإن كان يفضل علياً عليهما فهو مبتدع اهـ. وهذا لا يستلزم عدم قبول التوبة. على أن الحكم عليه بالكفر مشكل لما في الاختيار: اتفق الأئمة على تضليل أهل البدع أجمع وتخطئتهم، وسبّ أحد من الصحابة وبغضه لا يكون كفراً، لكن يضلل الخ. وذكر في فتح القدير أن الخوارج الذين يستحلون دماء المسلمين وأموالهم ويكفرون الصحابة حكمهم عند جمهور الفقهاء وأهل الحديث حكم البغاة. وذهب بعض أهل الحديث إلى أنهم مرتدون. قال ابن المنذر: ولا أعلم أحداً وافق أهل الحديث على تكفيرهم، وهذا يقتضي نقل إجماع الفقهاء. وذكر في المحيط أن بعض الفقهاء لا يكفر أحداً من أهل البدع. وبعضهم يكفرون البعض، وهو من خالف ببدعته دليلاً قطعياً ونسبه إلى أكثر أهل السنة، والنقل الأول أثبت، وابن المنذر أعرف بنقل كلام المجتهدين؛ نعم يقع في كلام أهل المذهب تكفير كثير، ولكن ليس من كلام الفقهاء الذين هم المجتهدون بل من غيرهم، ولا عبرة بغير الفقهاء، والمنقول عن المجتهدين ما ذكرنا اهـ. ومما يزيد ذلك وضوحاً ما صرّحوا به في كتبهم متوناً وشروحاً من قولهم: ولا تقبل شهادة من يظهر سبّ السلف وتقبل شهادة أهل الأهواء، إلا الخطابية. وقال ابن ملك في شرح المجمع: وتردّ شهادة من يظهر سب السلف لأنه يكون ظاهر الفسق، وتقبل من أهل الأهواء الجبر والقدر والرفض والخوارج[1] والتشبيه، والتعطيل اهـ. وقال الزيلعي: أو يظهر سبّ السلف: يعني الصالحين منهم وهم الصحابة والتابعون، لأن هذه الأشياء تدل على قصور عقله وقلة مروءته، ومن لم يمتنع عن مثلها لا يمتنع عن الكذب عادة، بخلاف ما لو كان يخفي السب اهـ. ولم يعلل أحد

---

(١) في ط (قوله والخوارج) هكذا بخطه، ولعل الأنسب بما قبله وما بعده أن يقول والخروج.

رَدُّ المُحْتَار

عَلَى

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الدرّ المختار شرح تنوير الأبصار

لخاتمة المحققين

محمّد أمين الشهير بابن عابدين

مع تكملة ابن عابدين لنجل المؤلف

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوّض

قدّم له وقرّظه

الأستاذ الدكتور محمد بكر إسماعيل

كلية الدراسات - جامعة الأزهر

الجزء السادس

يحتوي على الكتب التالية

الحدود - السرقة - الجهاد - اللقيط - اللقطة

الآبق - المفقود - الشركة - الوقف

دار عالم الكتب
للطباعة والنشر والتوزيع
الرياض

حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینے والا شخص بدعتی ہے : اگر کوئی شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے ، وہ بدعتی (یعنی گمراہ) ہے ۔

رَدُّ المُحتارِ عَلَى الدُّرِّ المُختارِ

حاشية ابن عابدين

عَلَى شَرْحِ

الشيخ علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

لمتن "تنوير الأبصار"

للشيخ شمس الدين التمرتاشي

وَمَعَهُ "تقريرات الرافعي" وُضِعَتْ في الهامش زيادة في المنفعة

تحقيق

عبد المجيد طعمة حلبي

الجزء السادس

دار المعرفة

بيروت. لبنان



رعاية لجانب حضرة المصطفى ﷺ اهـ. لكن في النهر وهذا لا وجود له في أصل الجوهرة، وإنما وجد على هامش بعض النسخ، فألحق بالأصل مع أنه لا ارتباط له بما قبله. انتهى.

قوله: (رعاية لجانب [حضرة] المصطفى ﷺ) أقول: رعاية جانبه في اتباع ما ثبت عنه عند المجتهد. قوله: (لكن في النهر إلخ) قال السيد الحموي في حاشية الأشباه: حكي عن عمر بن نجيم أن أخاه أفتى بذلك فطلب منه النقل فلم يوجد إلا على طرة الجوهرة، وذلك بعد حرق

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

مَطْلَبٌ مُهِمٌّ ، فِي حُكْمِ سَبِّ الشَّيْخَيْنِ

وأقول: على فرض ثبوت ذلك في عامة نسخ الجوهرة لا وجه له يظهر، لما قدمناه من قبول توبة من سبّ الأنبياء عندنا، خلافاً للمالكية وللحنابلة، وإذا كان كذلك فلا وجه للقول بعدم قبول توبة من سب الشيخين بل لم يثبت ذلك عن أحد من الأئمة فيما أعلم اهـ. ونقله عنه السيد أبو السعود الأزهري في حاشية الأشباه ط.

أقول: نعم نقل في البزازية عن الخلاصة أن الرافضي إذا كان يسبّ الشيخين ويلعنهما فهو كافر، وإن كان يفضل علياً عليهما فهو مبتدع اهـ. وهذا لا يستلزم عدم قبول التوبة. على أن الحكم عليه بالكفر مشكل لما في الاختيار: اتفق الأئمة على تضليل أهل البدع أجمع وتخطئتهم، وسبّ أحد من الصحابة وبغضه لا يكون كفراً، لكن يضلل إلخ. وذكر في فتح القدير أن الخوارج الذين يستحلون دماء المسلمين وأموالهم ويكفرون الصحابة حكمهم عند جمهور الفقهاء وأهل الحديث حكم البغاة. وذهب بعض أهل الحديث إلى أنهم مرتدون. قال ابن المنذر: ولا أعلم أحداً وافق أهل الحديث على تكفيرهم، وهذا يقتضي نقل إجماع الفقهاء. وذكر في **المحيط** أن بعض الفقهاء لا يكفر أحداً من أهل البدع. وبعضهم يكفرون البعض، وهو من خالف ببدعته دليلاً قطعياً ونسبه إلى أكثر أهل السنة، والنقل الأول أثبت، وابن المنذر أعرف بنقل كلام المجتهدين؛ نعم يقع في كلام أهل المذهب تكفير كثير، ولكن ليس من كلام الفقهاء الذين هم المجتهدون بل من غيرهم، ولا عبرة بغير الفقهاء، والمنقول عن المجتهدين ما ذكرنا اهـ. ومما يزيد ذلك وضوحاً ما صرّحوا به في كتبهم متوناً وشروحاً من قولهم: ولا تقبل شهادة من يظهر سبّ السلف وتقبل شهادة أهل الأهواء، إلا الخطابية. وقال ابن ملك في شرح المجمع: وتردّ شهادة من يظهر سب السلف لأنه يكون ظاهر الفسق، وتقبل من أهل الأهواء الجبر والقدر والرفض والخوارج والتشبيه، والتعطيل اهـ. **وقال الزيلعي**: أو يظهر سبّ السلف: يعني الصالحين منهم وهم الصحابة والتابعون، لأن هذه الأشياء تدل على قصور عقله وقلة مروءته، ومن لم يمتنع عن مثلها

حضرت شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں : جمہور ائمہ دریں باب اجماع نقل کنند ۔
ترجمہ : جمہور ائمہ علیہم الرحمہ اس باب (افضلیت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ) میں اجماع نقل کرتے ہیں

وبیهقی در کتاب الاعتقاد میگوید که ابوثورؒ ازشافعیؒ روایت می کند که هیچ یکی از صحابه وتابعین درتفضیل ابوبکرؓ وعمرؓ وتقدیم ایشان اختلافی نکرده واختلافی اگر هست در علیؓ وعثمانؓ است وبالجمله قرارداد مشایخ اهل سنت بران است که در تقدیم ابوبکرؓ وعمرؓ برسائر صحابه ورعایت ترتیب میان ایشان اختلافی نیست ولیکن بعضی ازفقهای محدثین درشرح قصیده امالیه نقل کرده اند که افضلیت خلفای اربعه مخصوص است بماعدای اولا دپیغمبر ﷺ۔

وابن عبدالبرؒ که از مشاهیر علمای حدیث است در استیعاب ذکر می کند که سلف اختلاف کر ده اند در تفضیل ابوبکرؓ وعلیؓ، می گوید که مروی از سلمانؓ وابوذرؓ ومقدادؓ وخبابؓ وجابرؓ وابوسعیدخدریؓ وزیدؓ ابن ارقم آن است که علی مرتضیؓ اول کسی است که اسلام آورده ولیکن ازجهت خوف ابوطالب کتمان نموده وگفته است که این جماعت ازصحابه علیؓ را تفضیل دهند بر هر که غیر اوست این کلام ابن عبدالبر است ولیکن می گویند که این مقاله از ابن عبدالبر مقبول ومعتبر نیست زیرا که روایت شاذه که مخالف قول جمهور افتد معتبر نباشد وجمهور ائمه درین اجماع نقل می کنندوبرتقدیر وتسلیم این روایت وی ازان جماعت صحابه که تفضیل علی مرتضیؓ نقل کرده وامثال آن روایات چنانچه

تکمیل الایمان

تصنیف

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مع اضافہ

اعتقاد نامہ منظوم

تصنیف

مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامیؒ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن غضنفر

مؤسس ومدیر
الرحیم اکیڈمی
اے ۷/۷، عظم نگر پوسٹ آفس، لیاقت آباد
کراچی ۷۵۹۰۰

حضرت شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں : جمہور ائمہ دریں باب اجماع نقل کنند ۔
ترجمہ : جمہور ائمہ علیہم الرحمہ اس باب (افضلیت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ) میں اجماع نقل کرتے ہیں

تکمیلُ الایمانِ

تصنیف

حضرت شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مع اضافہ

اعتقاد نامہ منظوم

تصنیف

مولانا نور الدین عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

ڈاکٹر محمد عبد الرحمٰن غضنفر

مؤسِّس و مُدیر

الرحیم اکیڈمی
اے ۷/۷، عظم نگر پوسٹ آفس، لیاقت آباد
کراچی ۵۹۰۰

وجانشین مصطفی اندﷺ ورضی اللّٰہ عنہم فاضلترین اصحاب ونزدیکترین احباب اویند ومناقب ومحامد وسوابق ومآثرایشان دراسلام چندان است که هیچ یکی را ازاصحاب باایشان درانجا مشارکت و مساهمت نبود چنانکه بنظردراحادیث واخبارو آثارروشن گردد

وَفَضْلُهُمْ عَلٰی تَرْتِیْبِ الْخِلَافَةِ وَالْمُرَادُ بِالْاَفْضَلِیَّةِ اَکْثَرِیَّةُ الثَّوَابِ

بدانکه اینجا دو مقام است مقام اول آنکه خلیفه برحق بعد رسول اللهﷺ ابوبکر صدیقؓ است بعد ازوی عمر فاروقؓ بعد از وی عثمان ذوالنورینؓ بعداز وی علی مرتضیٰ رضوان اللّٰہ تعالٰی علیهم اجمعین واین مسئله نزد اهل سنت وجماعت ازیقینات است وطریق اثبات خلافت ابوبکرؓ نزدبعضی بنص صریح وحدیث صحیح است ونزد جمهور علمائی سنت وجماعت اجماع صحابه است یعنی صحابه همه اتفاق کردند برخلافت ابی بکرؓ واطاعت وانقیاد وی نمودند ودر احکام دنیاوآخرت براه موافقت ومتابعت رفتند وحال آنکه در ایشان ابوذرؓ وعمارؓ وسلمانؓ وصهیبؓ وامثال ایشان بودند که بحال ایشان میل ومداهنت دردین اصلا راه نداشت ودرشان ایشان وارد است(**لَایَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ**)واگرچه امیرالمؤمنین علیؓ بن ابی طالب وعباسؓ بن عبدالمطلب ودیگرازاصحاب مثل طلحهؓ وزبیرؓ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد بزرگوار امام محمد باقر رضی اللہ عنہ انہوں نے اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ انہوں نے سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ انہوں نے مولی کائنات علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے بعد کسی ایسے شخص پر سورج طلوع ہوا نہ غروب جو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہو۔ (تفسیر عزیزی جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 404)

تھے اور آپس میں صحابہ کرام کے فضائل اور بزرگیوں کا ذکر کر رہے تھے اسی اثناء میں کچھ آوازیں جو بلند ہوئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دولت خانہ سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کیا کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی کہ صحابہ کرام کے فضائل کا ذکر ہو رہا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ کام کر رہے ہو تو خبردار! کسی کو ابو بکر پر فضیلت نہ دینا اس لیے کہ وہ تم سے دنیا و آخرت میں افضل ہے۔

اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے دار قطنی میں سند صحیح کے ساتھ روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں راستے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آگے آگے جا رہا تھا اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی۔ آپ نے فرمایا کیا تو ایسے شخص کے آگے آگے چلتا ہے جو دنیا و آخرت میں تجھ سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے بعد کسی ایسے شخص پر سورج طلوع ہوا نہ غروب جو ابو بکر سے بہتر ہو۔

ابن السمان کتاب الموافقہ میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد بزرگوار امام محمد باقرؒ انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت امام زین العابدینؒ انہوں نے جناب سید الشہداء خامس آل عبا سبط رسول الثقلین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت فرمائی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے بعد کسی ایسے پر سورج طلوع ہوا نہ غروب جو کہ ابو بکر سے بہتر ہو۔

اور حافظ خطیب بغدادی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت عالیہ میں حاضر تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابھی وہ شخص آ رہا ہے کہ میرے بعد اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر کسی کو پیدا نہیں فرمایا ہے اور قیامت کے دن اس کی شفاعت انبیاء علیہم السلام کی شفاعت کی طرح ہوگی۔ جابر فرماتے ہیں کہ تھوڑا سا وقت گزرنے نہ پایا کہ حضرت ابو بکر تشریف لے آئے۔ پس حضور علیہ السلام اٹھے اور آپ نے ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور ایک ساعت انہیں بغل میں دبا کر انس حاصل کیا۔

جواہر عزیزی

اردو ترجمہ

تفسیر عزیزی

پارہ تیسواں

تصنیف لطیف

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
042-7313885

سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی صلی اللہ تعالیٰ علی سیدھم، ومولاھم وآلہ وعلیھم وبارک وسلم ۔ (الفتاوی الرضویۃ جلد 28 صفحہ 478 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

فقہی انسائیکلوپیڈیا

جلد ۲۸

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۷۲ھ ــــــ ۱۳۴۰ھ

۱۸۵۶ء ــــــ ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن ۰ جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ، لاہور (۸) پاکستان (۵۴۰۰۰)

فون ۷۶۵۷۳۱۲ ، ۷۶۶۵۷۷۲

نہ کرے۔ پھر فرمایا: رہنے دو خدا کی پناہ کہ مسلمان اختلاف کریں ابوبکر کے بارے میں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب وآلہ وصحبہ وبارك وسلم۔ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ احکم۔

مسئلہ دوم خلفائے ثلثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے آیا حضرت علی علیہ السلام افضل تھے یا کم؟

الجواب

اہل سنت وجماعت نصرہم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ ورسل و انبیائے بشر صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں۔ تمام اُمم عالم اولین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت وعزت و وجاہت وقبول وکرامت وقرب وولایت کو نہیں پہنچتا۔

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ؕ واللہ ذو الفضل العظیم[1]

فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے (ت)

پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم ومولاہم وآلہ وعلیہم وبارک وسلم۔ اس مذہب مہذب پر آیاتِ قرآنِ عظیم و احادیثِ کثیرہ حضور پُرنور نبی کریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوٰۃ والتسلیم وارشاداتِ جلیلہ و اضحہ امیر المومنین مولیٰ علی مرتضٰی و دیگر ائمہ اہلبیت طہارت وارتضاء و اجماع صحابہ کرام وتابعین عظام وتصریحاتِ اولیائے امت وعلمائے اُمت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہوسکتا۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس مسئلہ میں ایک کتاب عظیم بسیط وضخیم دو مجلد پر منقسم نام تاریخی مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین ۱۲۹۷ھ سے متسم تصنیف کی اور خاص تفسیر آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم اور اس سے افضلیت مطلقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اثبات واحقاق اور اوہام خلاف کے ابطال وازہاق میں ایک جلیل رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی ۱۳۰۰ھ تالیف کیا اس مبحث کی تفصیل اُن کتب پر موکول، یہاں صرف چند ارشادات ائمہ اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر

---

[1] القرآن الکریم ۵۷/ ۲۹

بعد انبیا و مرسلین ، تمام مخلوقاتِ الٰہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں ، پھر عمر فاروقِ اعظم ، پھر عثمان غنی ، پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم ۔ بہار شریعت جلد 2 صفحہ 241

عقیدہ ۱: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفۂ برحق و امامِ مطلق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، پھر حضرت عمرِ فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے[1]، اِن حضرات کو خلفائے راشدین اور اِن کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں[2]، کہ انھوں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔

عقیدہ ۲: بعد انبیا و مرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمٰن غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم[3]، ....

وجمعة كما في "الأشباه" عن "البزازية"، وفيها: لو بلغ السلطان أو الوالي يحتاج إلى تقليد جديد).

وفي "رد ال... تحت قوله: (وكذا صبي) أي: تصحّ سلطنته للضرورة، لكن في الظاهر لا حقيقة. قال في "الأشباه": و... ... قال في "البزازية": مات السلطان واتفقت الرعية على سلطنة ابن صغير له ينبغي أن تفوّض أمور التقليد على وال، ويعدّ هذا الوالي نفسه تبعاً لابن السلطان لشرفه والسلطان في الرسم هو الابن، وفي الحقيقة هو الوالي لعدم صحة الإذن بالقضاء والجمعة ممن لا ولاية له اهـ. أي: لأنّ الوالي لو لم يكن هو السلطان في الحقيقة لم يصح إذنه بالقضاء والجمعة، لكن ينبغي أن يقال: إنّه سلطان إلى غاية وهي بلوغ الابن، لئلاّ يحتاج إلى عزله عند تولية ابن السلطان إذا بلغ. تأمل).

❶ ...... في "منح الروض الأزهر"، ص٦٨: (خلافة النبوة ثلاثون، منها خلافة الصديق رضي الله عنه سنتان وثلاثة أشهر، وخلافة عمر رضي الله عنه عشر سنين ونصف، وخلافة عثمان رضي الله عنه اثنا عشرة سنة، وخلافة عليّ رضي الله عنه أربع سنين وتسعة أشهر، وخلافة الحسن ابنه ستة أشهر).

في "شرح العقائد النسفية"، مبحث أفضل البشر بعد نبينا أبو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي...... إلخ، ص١٥٠: (وخلافتهم أي: نيابتهم عن الرسول في إقامة الدين بحيث يجب على كافة الأمم الاتباع على هذا الترتيب أيضًا يعني: أنّ الخلافة بعد رسول الله عليه السلام لأبي بكر ثم لعمر ثم لعثمان ثم لعلي رضي الله تعالى عنهم).

وفي "النبراس"، وخلافة الخلفاء الراشدين، ص٣٠٨: (في رواية: الخلافة بعدي ثلاثون سنة ثم تكون ملكاً عضوضاً، وقد استشهد عليّ رضي اللّٰه عنه على رأس ثلثين سنة أي: نهايتها من وفات رسول الله صلى الله عليه وسلم، هذا تقريب، والتحقيق أنه كان بعد عليّ نحوستة أشهر باقية من ثلثين سنة وهي مدة خلافة الحسن بن علي رضي الله عنهما). و"المسامرة"، ص٣١٦.

❷ ...... في "فيض القدير"، ج٤، ص٦٦٤، تحت الحديث: ٦٠٩٦: ((وسنّة)) أي: طريقة ((الخلفاء الراشدين المهديين)) والمراد بالخلفاء الأربعة والحسن رضي الله عنهم).

❸ ...... في "شرح العقائد النسفية"، مبحث أفضل البشر بعد نبينا... إلخ، ص١٤٩ ـ ١٥٠: (وأفضل البشر بعد نبيّنا (أي: بعد الأنبياء) أبو بكر الصديق، ثم الفاروق، ثم عثمان ذو النورين، ثم علي المرتضى)، ملخصاً. =

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

بہارِ شریعت

جلد اوّل (1) الف

(......تسہیل و تخریج شدہ......)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ تخریج

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مضطر نہ ہو جاؤں تا کہ فقر اختیاری ہو۔ پھر اس میں معاملت کا قول درست ثابت ہوتا ہے، جو کہ فرمایا ہے: جس کا فقر اضطراری ہو وہ مشغول ہے اور جس کا فقر اختیاری ہو وہ وہ ہے کہ اس کا یہ کسب فقر بجلب فقر سے منقطع ہوتا ہے تو وہ فقر اس سے بہتر ہے جو بہ تکلف اپنے لیے کوئی دوسرا درجہ بنائے۔

ہم کہتے ہیں کہ فقر کی صفت زیادہ تر ظاہر ہو سکتی ہے جبکہ بحالتِ غنا ارادۂ فقر اس کے دل پر مستولی ہو اور اس حد تک اس ارادہ کو عملی جامہ پہنائے کہ ابنائے بنی آدم کی تمام مرغوب چیزوں سے دل کا رجحان ہٹالے اور وہ تمام مرغوب انسان اشیاء کے مجموعہ کا نام دنیا ہے نہ یہ کہ بحالتِ فقر و غنا کی خواہش اس کے دل پر مستولی ہو اور اس حد تک دنیا حاصل کرنے میں سعی کرے کہ حصولِ درہم و دینار کے لیے بارگاہِ امراء و سلاطین پر جبہ سائی کرتا پھرے۔ تو اچھی طرح سمجھ لو کہ صاحبِ [illegible] فقر کی طرف آ [illegible] کہ صاحبِ فقر طالب [illegible] ہو جائے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہستی مبارک وہ ہستی ہے کہ: "اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ" ہیں، اُن سے آگے بڑھ کر کسی کو قدم اُٹھانا روا نہیں اور وہ ایسے الفاظ میں دعا فرما چکے ہیں (جو پہلے گزر چکی) اس لیے اختیاری فقر پر اضطراری فقر کو مقدم کرنا کسی طرح صحیح نہیں اور تمام مشائخ متصوفہ اسی مذہب پر ہیں۔ مگر ایک پیر جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور اس کے حجت و دلائل نقل کر کے اس کا رد بھی کر دیا ہے اور اس رد کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے اور مؤکد کرتے ہیں، جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کو زہری نے روایت کیا ہے۔ [illegible]

[illegible] اور خطبہ پڑھا۔ خطبہ میں آپ نے فرمایا:

[illegible]

رات دن میں اس کی خواہش میرے دل میں پیدا نہیں ہوئی اور میری رغبت اس کی طرف نہیں اور نہ میں نے کبھی اللہ تعالیٰ کے حضور خفیہ و علانیہ اس کے لیے دعا کی اور مجھے اس میں کوئی راحت و خوشی نہیں۔"

حقیقتِ حال یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے عبدِ صادق کو کمالِ صدق پر پہنچا دیتا ہے اور اس درجہ تمکین کے ساتھ معزز و ممتاز بنا دیتا ہے تو وہ کسی معاملہ کو اپنے اختیار میں نہیں رکھتا بلکہ منتظر ہوتا

کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری
المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ شمس و قمر [illegible]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس اُمّت میں سب سے افضل ہیں جو مجھے ان پر فضیلت دے وہ مفتری ہے میں اسے درّے لگاؤں گا جتنے مفتری کو لگاتے ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی جلد نمبر دوم، سوم دفتر سوم مکتوب نمبر 17 عقیدہ نمبر 14 صفحہ نمبر 364)

ہے۔ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ (اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ابن خطاب ہوتا) حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر اس امت میں سب سے افضل ہیں۔ جو کوئی مجھے ان پر فضیلت دے وہ مفتری ہے میں اس کو اتنے کوڑے لگاؤں گا جتنے مفتری کو لگاتے ہیں۔

حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے درمیان لڑائی جھگڑوں کو نیک وجہ پر محمول کرنا چاہئے اور ہوا و ہوس اور حب جاہ و ریاست اور طلب رفعت و منزلت سے دور سمجھنا چاہئے، کیونکہ یہ نفس امارہ کی رذیلہ اور کمینہ خصلتیں ہیں اور ان کے نفس حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں پاک و صاف ہو چکے تھے۔ البتہ اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ ان لڑائی جھگڑوں میں جو حضرت امیر کی خلافت میں واقع ہوئے تھے۔ حق حضرت امیر کی جانب تھا اور ان کے مخالف خطا پر تھے، لیکن یہ خطا خطاء اجتہادی کی طرح طعن و ملامت سے دور ہے۔ پھر فسق کی طرف منسوب کرنے کی کیا مجال ہے کیونکہ صحابہ سب کے سب عدول ہیں اور سب کی روایات مقبول ہیں۔ حضرت امیر کے موافقوں اور مخالفوں کی روایات صدق و وثوق میں برابر ہیں اور لڑائی جھگڑے کے باعث کسی پر جرح نہیں ہوئی۔ پس سب کو دوست جاننا چاہئے۔

facebook.com/DrFaizChishti/
facebook.com/afkarchishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ (جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا اس نے گویا میرے بغض کے باعث ان کے ساتھ بغض رکھا) ان بزرگواروں کی تعظیم و توقیر میں حضرت خیر البشر کی تعظیم و توقیر ہے اور ان کی بیقدری میں رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی بے قدری ہے غرض حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کی تعظیم کے باعث سب کی تعظیم و توقیر بجالانی چاہئے۔ شیخ شبلی نے فرمایا ہے مَا اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ اَصْحَابَهٗ (جس نے اصحاب کی عزت نہ کی وہ رسول کے ساتھ ایمان نہیں لایا)۔

اعتقاد کے درست کرنے کے بعد اعمال کا بجالانا بھی ضروری ہے۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ

مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ

مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ

کے اسرار شریعت اور معارف طریقت سے
بھرپور گرانقدر مجددانہ مکاتیب

مع رسالہ مبدأ و معاد

جلد دوم - سوم

مترجم

حضرت مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور

خلفاء اربعہ کی افضلیت ان کی ترتیب خلافت کے مطابق ہے، تمام اہل حق کا اجماع ہے کہ پیغمبروں کے بعد سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور اُن کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی جلد نمبر دوم، سوم دفتر سوم مکتوب نمبر 17 عقیدہ نمبر 14 صفحہ نمبر 363)

(13) مومن گناہ کبیرہ کے کرنے سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا اور کافر نہیں ہوتا۔ کبیرہ کو حلال جاننا کفر ہے اور اس کا کرنا فسق ہے۔

اپنے آپ کو مومن برحق جاننا چاہیے یعنی اپنے ایمان کے ثبوت و تحقیق کا اقرار کرنا چاہیے اور کلمہ استثناء یعنی انشاء اللہ اس کے ساتھ نہ ملانا چاہیے۔ کیونکہ اس میں بھی شک پایا جاتا ہے اور ایمان کے ثبوت کے ساتھ منافات رکھتا ہے۔ اگرچہ استثناء کو خاتمہ کی طرف راجع کرتے ہیں

(14) حضرت خلفاء اربعہ کی افضلیت ان کی خلافت کی ترتیب کے موافق ہے کیونکہ تمام اہل حق کا اجماع ہے کہ پیغمبروں کے بعد تمام انسانوں میں سے افضل حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ان کے بعد حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ افضلیت کی وجہ جو کچھ اس فقیر نے سمجھی ہے وہ فضائل و مناقب کی کثرت نہیں ہے بلکہ ایمان میں سب سے سابق ہونا اور دین کی تائید اور مذہب کی ترقی کے لیے سب سے زیادہ مال و جان کو خرچ کرنا ہے۔ کیونکہ سابق گویا دین کے امر میں لاحق کا استاد ہے اور لاحق جو کچھ پاتا ہے سابق کی دولت سے پاتا ہے۔ یہ تینوں کامل صفتیں حضرت صدیق ہی میں منحصر ہیں اور یہ دولت اس امت میں ان کے سوا کسی اور کو میسر نہیں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا کہ لیس

مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنُّ عَلَیَّ فِی نَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ مِنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ اَبِی قُحَافَةَ وَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ سُدُّوْا عَنِّیْ

نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ اِلَیْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقْتَ وَ وَاسَانِیْ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِیْ صَاحِبِیْ (اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا۔ تم نے مجھے جھٹلایا اور ابو بکر نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری ہمدردی اور غمخواری کی۔ کیا تم میرے لیے میرا دوست نہیں چھوڑتے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ

مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ

کے اسرار شریعت اور معارف طریقت سے
بھرپور گرانقدر مجددانہ مکاتیب

مع رسالہ مبدأ و معاد

جلد دوم۔سوم

مترجم

حضرت مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی مدظلہ

اسلامی کتب خانہ، اردو بازار لاہور

شیخین رضی اللہ عنہما کو فضیلت دینے میں تیرے انجام کی بہتری، جملہ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین رضی اللہ عنہم اور تمام علمائے امت کا اسی پر اجماع ہے۔۔۔۔۔۔(سبع سنابل مترجم صفحہ نمبر 61)

محبت بااین ہر چہارت نکو
محبت بہر چار کن استوار
ورت فضل شیخین در دل کم ست

ز تفضیل شیخین کارت نکو
دل فضل شیخین مُخفر شمار
بنائی تو در رفض محکم ست

یعنی ان چاروں ہی سے محبت کرنا بھلائی ہے اور شیخین کو فضیلت دینے میں تیرے انجام کی بہتری۔ ان چاروں سے سچی محبت رکھ، لیکن شیخین کی فضیلت زیادہ مان۔ اور اگر تیرے دل میں شیخین سے محبت کم ہے تو سمجھ لے کہ تیری بنیاد رفض میں مضبوط ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جملہ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور تمام علمائے امت کا اسی پر اجماع ہے اور یہی اجماع متقدمین و متاخرین اگلوں اور پچھلوں کی کتابوں میں لکھا ہوا اور شائع ہوا ہے۔ فردوسی نے شاہنامے میں کہا ہے۔

مثنوی

بگفتارِ پیغمبرے راہ جوئے
چہ گفت آں خداوند تنزیل و وحی
کہ خورشید بعد از رسولاں مہ

دل از تیرگیہا بدیں آب شوئے
خداوند امر و خداوند نہی
نتابید برکس ز بوبکر بہ

تمام رسولوں کے بعد آفتاب کسی ایسے شخص پر نہ چمکا جو ابوبکر سے بہتر ہو اور عمر فاروق نے اسلام کو رونق دی اور اس عالم اسلام کو باغ و بہار کی طرح سجایا۔ ان دو کے بعد عثمان غنی ہیں جن کا شرم اور دین میں خاصا حصہ ہے اور چوتھے حضرت علی ہیں جو فاطمۃ الزہرا کے شوہر ہیں اور جن کی تعریف جناب رسولِ خدا نے یوں فرمائی ہے۔

سبع سنابل

جسے بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میں شرفِ قبول حاصل ہوا

مصنف
میر عبد الواحد بلگرامی

مترجم
مفتی محمد خلیل خان برکاتی

مقدمہ

ناشر
حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸ - اردو بازار - لاہور

اس پر اہل سنت کا اجماع ہے کہ انبیاء علیہم السّلام کے بعد سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق ہیں، ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق، ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی، ان کے بعد حضرت سیدنا علی، ان کے بعد عشرہ بشرہ کے بعد باقی اہل بدر، ان کے بعد باقی اہل احد، ان کے بعد باقی اہل بیعت، پھر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ (کلید تصوف صفحہ نمبر ۶ مطبوعہ خانقاہ مجددیہ چورہ شریف اٹک)

سے کلماتِ نبوی کی رمز کو سمجھ لیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ پر علم کی حیثیت سے فوقیت رکھتے تھے۔ آپ صحابہ میں سب سے بڑے قاری اور قرآن پاک کے سب سے بڑے عالم تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا سب سے بڑا قاری قوم کی امامت کرے۔ دوسرے مقام پر فرمایا جس قوم میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں کسی کو یہ سزاوار نہیں کہ اس قوم کی امامت کرے۔

اس پر اہلسنت کا اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد تمام عالم سے افضل و اعلیٰ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ انکے بعد فاروق اعظم رض پھر عثمان غنی رض پھر علی المرتضیٰ رض پھر عشرہ بشرہ پھر اہل بدر پھر اہل احد اور انکے بعد اہل بیعت پھر تمام صحابہ کرام ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد الانبیاء تمام عالم سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ سلسلہ عالیہ کی نسبت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ تو اس لحاظ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو تمام سلاسل سے فضیلت حاصل ہے۔

مقامِ صدیقیت

مقامِ ولایت میں سکر غالب رہتا ہے۔ اور صحو مغلوب۔

ہے۔ صدیق نبی کی اطاعت کے ذریعہ اس درجہ تک پہنچا ہے۔ نبی اصل ہے اور صدیق فرع ہے۔ نبی کے علوم قطعی ہوتے ہیں۔ صدیق کے علوم ظنی ہوتے ہیں۔ نبی کے علوم غیر پر حجت ہوتے ہیں۔ اور صدیق کے علوم غیر پر حجت نہیں ہوتے ہیں۔

کلیدِ تصوّف

تالیف

سید عابد حسین شاہ صاحب

سید اعجاز حسین شاہ صاحب

سجادگان آستانہ عالیہ نقشبندیہ چورہ شریف ضلع اٹک

مرتبہ

میاں مختار احمد

خانقاہ مجددیہ چورہ شریف ضلع اٹک پاکستان

کتب

روافض کی

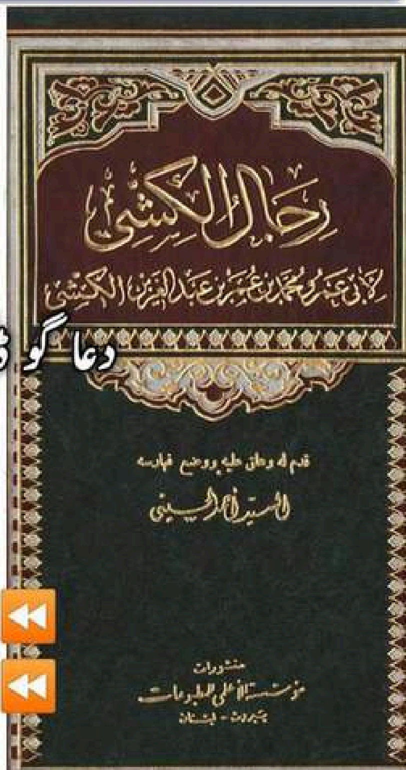
گواہی

حضرت علی کو کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جو مجھے ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہم) پر فضیلت دیتا ہو تو میں اس کو ضرور دڑے لگاؤں گا جو کہ مفتری کی حد ہے

الأمصار وأنا عنده فقال لي: أتعرف أحداً من القوم؟ قلت: لا. فقال: كيف دخلوا عليّ؟ قلت: هؤلاء قوم يطلبون الحديث من كل وجه لا يبالون ممن أخذوا الحديث. فقال لرجل منهم: هل سمعت من غيري من الحديث؟ قال: نعم. قال: فحدثني ببعض ما سمعت. قال: إنما جئت لأسمع منك لم أجئ أحدثك. وقال للآخر ذاك ما يمنعه أن يحدثني بما سمعت. قال: تتفضل أن تحدثني بما سمعت أجعل الذي حدثك حديثه أمانة لا أتحدث به أحداً. قال: لا. قال: فسمعنا بعض ما اقتبست من العلم حتى نعتد بك إن شاء الله. قال: حدثني سفيان الثوري عن جعفر بن محمد قال: النبيذ كله حلال إلا الخمر، ثم سكت فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: حدثني سفيان عمن حدثه عن محمد بن علي أنه قال: من لا يمسح على خفيه فهو صاحب بدعة، ومن لم يشرب النبيذ فهو مبتدع، ومن لم يأكل الجريث وطعام أهل الذمة وذبائحهم فهو [illegible] أما [illegible] قد شربه عمر نبيذ [illegible] بالماء، وأما المسح على الخفين فقد [illegible] عمر [illegible] السفر [illegible] في الحضر، وأما الذبائح فقد أكلها علي [illegible] وقال: [illegible] قال [illegible] يقول: ﴿[illegible]يوم أحل لكم الطيبات وطعام الذين أوتوا الكتاب حل لكم وطعامكم حل لهم﴾(1) ثم سكت. فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: قد حدثتك بما سمعت. فقال: أكل الذي سمعت هذا؟ قال: لا. قال: زدنا. قال: حدثنا عمرو بن عبيد عن الحسن قال: أشياء صدق الناس بها وأخذوا بها وليس في الكتاب لها أصل، منها عذاب القبر، ومنها الميزان، ومنها الحوض، ومنها الشفاعة، ومنها النية ينوي الرجل من الخير والشر فلا يعمله فيثاب عليه ولا يثاب الرجل إلا بما عمل إن خيراً فخيراً وإن شراً فشراً. قال: فضحكت من حديثه. فغمزني أبو عبد الله عليه السلام أن كف حتى تسمع. قال: فرفع رأسه إلي فقال: ما يضحكك أمن الحق أو من الباطل؟ قلت له: أصلحك الله وأبكي، وإنما يضحكني منك تعجباً كيف حفظت هذه الأحاديث، فسكت فقال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. قال: حدثني سفيان الثوري عن محمد بن المنكدر أنه رأى علياً عليه السلام على منبر الكوفة وهو يقول: لئن أُتيت برجل يفضلني على أبي بكر وعمر لأجلدنه حد المفتري فقال له أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. فقال: حدثنا سفيان عن جعفر أنه قال: حب أبي بكر وعمر إيمان وبغضهما كفر. قال أبو عبد الله عليه السلام: زدنا. فقال: حدثنا يونس بن عبيد عن الحسن أن علياً عليه السلام

---

(١) سورة المائدة، الآية ٥.



جو مجھے چار خلفاء میں سے چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر اللہ کی لعنت

مائة منقبة

من مناقب أمير المؤمنين علي بن أبي طالب

والأئمة من ولده عليهم السلام

من طريق العامة

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

تأليف

الشيخ الفقيه والحبر النبيه

أبي الحسن محمد بن أحمد بن علي بن الحسن القمي

المعروف بـ ابن شاذان

من مفاخر أعلام القرنين الرابع والخامس

المنقبة التاسعة والخمسون

حدّثنا أبو القاسم عبيد الله بن الحسن بن محمّد السكوني، قال: حدّثني الحسن بن محمّد البجلي، قال: حدّثني أحمد بن يحيى بن الحسين بن زيد بن عليّ، قال: حدّثني أبي[1]، عن جدّي الحسين بن زيد[2]، عن جعفر بن محمّد، عن أبيه، عن عليّ بن الحسين، عن أبيه [قال:]

قال أمير المؤمنين ﷺ: «من لم يقل: إنّي رابع الخلفاء الأربعة فعليه لعنة الله».

قال الحسين بن زيد: قلت لجعفر بن محمّد ﷺ: قد رو ... ذا فبأيكم لاتكذبون؟

قال: نعم، قال الله تعالى في محكم كتابه: ﴿وإذ قال ربّك ... إنّي جاعل في

عن والده. عنه البحار: ٣٦/٢٤١ ح ٤٧ وعن الطرائف.

ورواه الخزّاز القمّي في كفاية الأثر: ٤٥ بإسناده عن الصدوق. ورواه السيّد عليّ الهمداني في مودّة القربى: ٩٥. والكشفي الحنفي الترمذي في المناقب المرتضوية: ١٢٩ بإسنادهما إلى سليم.

وأخرجه القندوزي في ينابيع المودّة: ١٦٨ عن مودّة القربى، وفي ص ٤٤٥ عن الحمويني والخوارزمي.

وأخرجه الأمرتسري في أرجح المطالب: ٤٤٨ عن مودّة القربى ومناقب الخوارزمي. عنها إحقاق الحقّ: ١٣/٧٦ ـ ٧٢. وأورده في كشف الغمّة: ٢/٥٠٨ والإنصاف: ١٦٤ ح ١٧٢ عن سلمان.

١ ـ يحيى بن الحسين بن زيد بن عليّ بن الحسين ﷺ، قال الشيخ: والنقي، وعدّه من أصحاب الكاظم ﷺ كما في معجم رجال الحديث: ٢٠/٤٤ رقم ١٣٤٨٤، وذكر أنّه من شهود وصيّة أبي إبراهيم ﷺ على ابنه عليّ بن موسى ﷺ كما في معجم رجال الحديث: ٦/٢٩٠ في ترجمة إبراهيم بن محمّد الجعفري نقلاً عن الكافي والعيون والخصال، وذكره الخطيب في تاريخ بغداد: ١٤/١٨٩ رقم ٧٤٨٧ وقال: سكن بغداد وحدّث عن أبيه، وذكر وفاته سنة ٢٣٧ ودفن في مقابر قريش ببغداد، وصلّى عليه عبدالله بن هارون ودخل قبره، وذكره المزّي في تهذيب الكمال: ٤/١٦٥ ضمن الرواة عن أبيه.

وأمّا ابنه أحمد فلم أجده في الرجال.

٢ ـ الحسين بن زيد بن عليّ بن الحسين بن عليّ ﷺ العلوي، أبو عبدالله الكوفي، يلقّب بذي الدمعة، كان أبو عبدالله ﷺ تبنّاه وربّاه، وزوّجه بنت الأرقط، روى عن أبي عبدالله، وأبي الحسن ﷺ، له كتاب، وعدّه البرقي والشيخ في أصحاب الصادق ﷺ، روى عنه ابنه يحيى كما في تهذيب الكمال: ٤/٤٦١ رقم ١٢٩٢، وذكره الذهبي في ميزان الإعتدال: ١/٥٣٥ رقم ٢٠٠٢ والسيّد الخوئي في معجم رجال الحديث: ٥/٢٣٩ رقم ٣٤٠٥.

امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں : مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے انکار نہیں ہےاور نہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے انکار ہے ، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں ۔

فقال ﷺ : «وهذا الخبر محال أيضاً ، لأنّ أهل الجنّة كلّهم يكونون شبّاناً ولا يكون فيهم كهل ، وهذا الخبر وضعه بنو اُميّة لمضادّة الخبر الّذي قال رسول الله ﷺ في الحسن والحسين ﷺ بأنّهما سيّدا شباب أهل الجنّة» .

فقال يحيى بن أكثم : وروي : أنّ عمر بن الخطّاب سراج أهل الجنّة» .

فقال ﷺ : «وهذا أيضاً محال ، لأنّ في الجنّة ملائكة الله المقرّبين ، وآدم ومحمّد ، وجميع الأنبياء والمرسلين ، لا تضيء الجنّة بأنوارهم حتّى تضيء بنور عمر» ؟!

فقال يحيى : وقد روي : أنّ السكينة تنطق على لسان عمر»[١] .

فقال ﷺ : «لست بمنكر فضل عمر ، ولكن أبابكر أفضل من عمر ، فقال ـ على رأس المنبر ـ : إنّ لي شيطاناً يعتريني ، فإذا ملت فسدّدوني» .

فقال يحيى : قد روي أنّ النبيّ ﷺ قال : لولم اُبعث لبُعِث عمر[٢] .

فقال ﷺ : «كتاب الله أصدق من هذا الحديث ، يقول الله في كتابه : ﴿ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ ﴾[٣] فقد أخذ الله ميثاق النبيّين فكيف يمكن أن يبدّل ميثاقه ؟ وكلّ الأنبياء ﷺ لم يشركوا بالله طرفة عين ، فكيف يبعث بالنبوّة من أشرك وكان أكثر أيّامه مع الشرك

➲ فإن كان الأوّل ، فذلك باطل ، لأنّ رسول الله ﷺ قد وقفنا ـ وأجمعت الأمّة ـ على أنّ جميع أهل الجنّة جرد مرد ، [illegible] كان الثّاني فذلك [illegible] للحديث المجمع على روايته من قوله في الحسن الحـ[illegible] سيّدا [illegible] ما خير [illegible] .

(١) بهذا المضمون ور[illegible] عدّة روايات منها : أنّ الحقّ ينطلق على لسان عمر ، وأنّ ملكاً ينطق على لسانه ، وغير ذلك .
قال في تلخيص الشافي ج٢ ص٢٤٧ : «وأمّا ما روي من قوله : الحقّ ينطق على لسان عمر ، فإن كان صحيحاً فإنّه يقتضي عصمة عمر ، والقطع على أنّ أقواله كلّها حجّة ، وليس هذا مذهب أحد فيه لأنّه لا خلاف في أنّه ليس بمعصوم وإنّ خلافه سائغ .
وكيف يكون الحق ناطقاً على لسان من يرجع في الأحكام من قول إلى قول ، وشهد لنفسه بالخطأ ، ويخالف بالشيء ، ثمّ يعود إلى قول من خالفه ويوافقه عليه ، ويقول : لولا علي لهلك عمر ، ولولا معاذ لهلك عمر ؟ وكيف لا يحتجّ بهذا الخبر هو لنفسه في بعض المقامات الّتي احتاج إلى الإحتجاج فيها ؟ وكيف لم يقل أبوبكر لطلحة ـ حين أنكر نصّه عليه ـ بأنّ الحقّ ينطق على لسانه» ؟
وأحصى الأميني في ج٦ من الغدير مائة مخالفة لعمر بن الخطّاب ثمّ قال : هذا قليل من كثير ممّا وقفنا عليه من «نوادر الأثر في علم عمر» وبوسعنا الآن أن نأتي بأضعاف ما سردناه لكنّا نقتصر على هذا رعاية لمقتضى الحال .

(٢) قال الأميني في الجزء الخامس من الغدير : أخرجه ابن عدي بطريقين وقال : لا يصحّ زكريّا «الوكار» كذّاب يضع ، وابن واقد عبدالله متروك ، ومشرح ابن «عاهان» لا يحتجّ به .

(٣) الأحزاب ٧.

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الأحتجاج

تأليف

الشيخ أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي

من علماء القرن السادس

منشورات الشريف الرضي

الطبرسي

٢

منشورات الشريف الرضي

اصحابِ رسول ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین افراد ابو بکر ان کے بعد عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں ۔

فی الجواب عن ادعاء ابن حجر ورود احادیث فی مدح ابی بکر

ذهنه صلعم من الناس الى النساء منهم دون الرجال فيجيب بما نسب اليه من الجواب ؛ ... مرادالسائل بالناس من عدا اهل بيته صلعم كمايرشد اليه الرواية الاخرى وحينئذ لايلزم من ذلك اثبات فضيلة يعتد بها لابي بكر ولانزاع للشيعة في ان يكون ابو بكر احب الى النبي صلى الله عليه وآله من عمر لانه ينزل منزلة ان يقال: يزيد احب الي من فرعون، او بالعكس، تأمل•

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

١١١ ـ **قال:** واخرج(١) ايضاً عن ابي هريرة كنا معشر اصحاب رسول الله 
ونحن متوافرون نقول: افضل هذه الامة بعد نبيها ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي ثم نسكت
والترمذى عن جابر ان عمر قال لابي بكر: ياخير الناس بعد رسول الله صلعم، فقال ابو بكر. 
امانك ان قلت ذلك فلقد سمعته يقول: ماطلعت الشمس على خير من عمر. وعن انه تواتر
عن علي: خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر وعمر. وانه قال: لايفضلني احد على ابي بكر وعمر 
لاجلدته حد المفترى. اخرجه ابن عساكر انتهى•

اقول

ترجمہ : اکبر دور کے مشہور و معروف شیعہ عالم قاضی نور اللہ شوشتری (المتوفی: ١٠١٩ھ) اپنی کتاب ”الصوارم المهرقة“ میں روایت و نقل کرتے ہیں کہ : اور اصحابِ رسول ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین افراد ابو بکر ان کے بعد عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں اور الترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ : ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہو ۔ یعنی بعد انبیاء علیہم السلام کے

(١) يعني به ابن عساكر ... الصواعق ... ص ٤٠ من نسخة الصواعق المطبوعة سنة ١٣١٦ بمصر في مطبعة احمد البابي.

الصوارم المهرقة
في جواب
الصواعق المحرقة
تأليف
القاضي نور الله التستري

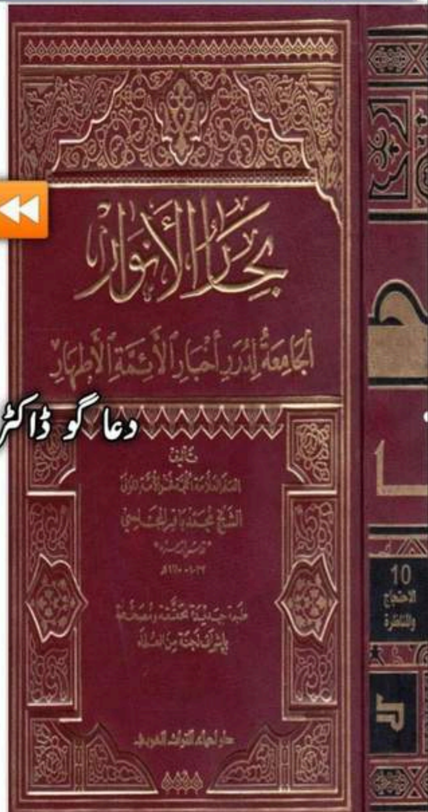
امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جس نے بھی مجھے ابوبکروعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا

كان عدلاً ، وقال آخرون : لم يكن عدلاً ، لأنّه أخذ ماليس له ، فمن أجمعوا على عدالته واختلفوا في عصمته أولى بالإمامة وأحقّ ممّن اختلفوا في عدالته وأجمعوا على نفي العصمة عنه .(١)

٩ ـ ثمّ قال : ومن حكايات الشيخ وكلامه قال : سئل الفضل بن شاذان رحمه الله عمّا روته الناصبة عن أمير المؤمنين عليه السلام أنّه قال : «لا اُوتي برجل يفضّلني على أبي بكر وعمر إلّا جلدته حدّ المفتري» فقال : إنّما روى هذا الحديث سويد بن غفلة وقد أجمع أهل الآثار على أنّه [illegible]لط ، وبعد فإنّ نفس الحديث متناقض ، لأنّ الاُمّة مجمعة على أنّ عليّاً عليه السلام [illegible]دلاً في قضيّته ، وليس من العدل أن يجلد حدّ المفتري من لم يفتر ، لأنّ هذا جور على لسان الاُمّة كلّها ، و عليّ بن أبي طالب عليه السلام عندنا بريء من ذلك .

قال الشيخ أدام الله عزّه : وأقول : إنّ هذا الحديث إن صحّ عن أمير المؤمنين عليه السلام [illegible] فإنّ الوجه فيه أنّ الفاضل بينه وبين الرجلين(٢) إنّما وجب عليه حدّ المفتري من حيث أوجب لهما بالمفاضلة مالا يستحقّانه من الفضل ، لأنّ المفاضلة لا يكون إلّا بين مقاربين في الفضل ،(٣) وبعد أن يكون في المفضول فضل ، و إذا كانت الدلائل على أنّ من لا طاعة معه لا فضل له في الدين ، وأنّ المرتدّ عن الإسلام ليس فيه شيء من الفضل الديني ، وكان الرجلان بجحدهما النصّ قبل قد خرجا عن الإيمان بطل أن يكون لهما فضل في الإسلام ، فكيف يحصل لهما من الفضل ما يقارب فضل أمير المؤمنين عليه السلام ؟! ومتى فضّل إنسان أمير المؤمنين عليه السلام عليهما فقد أوجب لهما فضلاً في الدين ، فإنّما استحقّ حدّ المفتري الّذي هو كاذب ، دون المفتري الّذي هو راجم بالقبيح ، لأنّه افترى بالتفضيل لأمير المؤمنين عليه السلام عليهما من حيث كذب في إثبات فضل لهما في الدين ، ويجري في هذا الباب مجرى من فضّل البرّ التقيّ(٤) على الكافر

(١) الفصول المختارة ١ : ٧٧ و ٧٨ .
(٢) في المصدر : ان الفاضل بينه و بين الرجلين .
(٣) « : لان المفاضلة لاتكون الا بين متقاربين في الفضل .
(٤) « : من فضل المسلم البر التقي .



حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ میں منبر پر فرمایا : ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض رکھنا کفرعلامت ہے

فقال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، فقال: حدَّثني سفيان، عن جعفر، أنَّه قال: حُبُّ أبي بكر وعمر إيمان وبغضهما كفر.

قال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، فقال: حدَّثني يونس بن عبيد، عن الحسن أنَّ عليًّا عليه السلام أبطأ عن بيعة أبي بكر، فقال له عتيق: ما خلَّفك يا عليُّ عن البيعة، والله لقد هممت أنْ أضرب عنقك، فقال له عليٌّ عليه السلام: «يا خليفة رسول الله، لا تثريب[1]»، قال: لا تثريب.

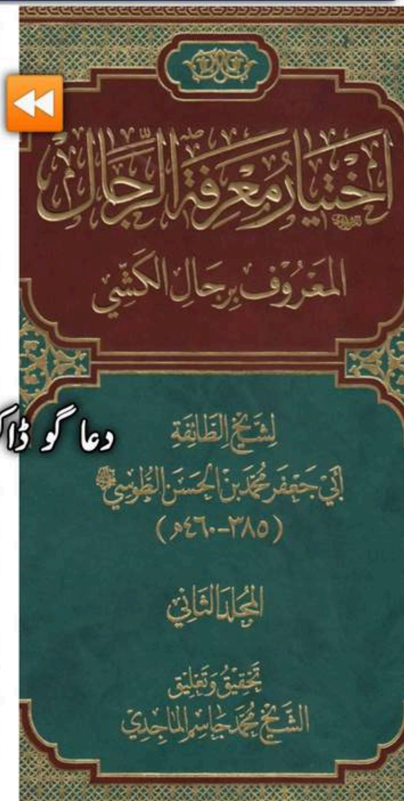
قال له أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثني سفيان الثوري، عن الحسن أنَّ أبا بكر أمر خالداً بن الوليد أنْ يضرب عنق عليٍّ عليه السلام إذا سلَّم من صلاة الصبح، وأنَّ أبا بكر سلَّم بينه وبين نفسه، فقال: يا خالد، [illegible] ما أمرتك.

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

قال له أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثني نعيم بن عبد الله، عن جعفر بن محمّد أنَّه قال: «ودَّ عليُّ بن أبي طالب أنَّه بنخيلات ينبع يستظلُّ بظلِّهنَّ ويأكل من حشفهنَّ[2] ولم يشهد يوم الجمل ولا النهروان»، وحدَّثني به سفيان.

قال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثنا عبَّاد[3]، عن جعفر ابن محمّد أنَّه قال: «لـمَّا رأىٰ عليُّ بن أبي طالب يوم الجمل كثرة

(١) التثريب: هو اللوم والتعيير. (لسان العرب: ج ١/ ص ٢٣٥).
(٢) الحشف: هو التمر الرديء. (الصحاح: ج ٤/ ص ١٣٤٤).
(٣) الظاهر بقرينة الإطلاق: هو عبَّاد بن كثير (أو بكير) البصري، المذموم بما تقدَّم في ترجمة عبَّاد بن صهيب.



حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ میں منبر پر فرمایا : جس نے بھی مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا

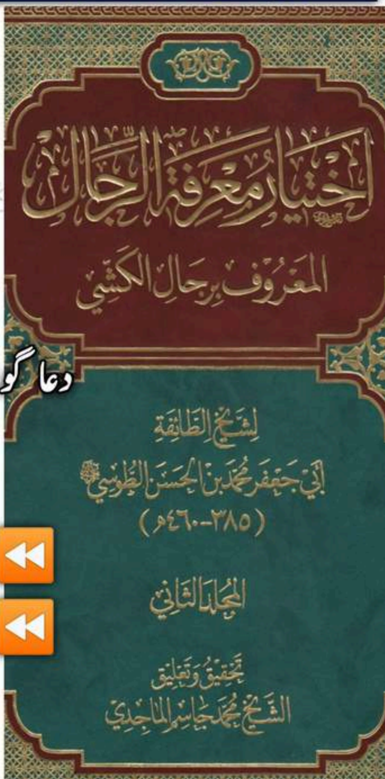
لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ﴾[1]»، ثمّ سكت.

فقال أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، فقال: قد حدَّثتك بما سمعت، قال: «أكلّ الذي سمعت هذا؟»، قال: لا، قال: «زدنا»، قال: حدَّثنا عمرو بن عبيد، عن الحسن[2]، قال: أشياء صدق الناس بها وأخذوا بها ليس[3] في الكتاب لها أصل، منها عذاب القبر، ومنها الميزان، ومنها الحوض، ومنها الشفاعة، ومنها النيَّة ينوي الرجل من الخير والشرّ فلا يعمله فيثاب عليه، ولا يثاب الرجل إلّا بما عمل إنْ خيراً ... وإنْ شـ...

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

قال: فضحكت من حديثه، فغمزني أبو عبد الله عليه السلام أنْ كفَّ حتَّىٰ نسمع، قال: فرفع رأسه إليَّ فقال: ما يضحكك من الحقِّ أو من الباطل؟ قلت له: أصلحك الله[4]، وأبكي! وإنَّما يضحكني منك تعجباً كيف حفظت هذه الأحاديث، فسكت.

فقال له أبو عبد الله عليه السلام: «زدنا»، قال: حدَّثني سفيان الثوري، عن محمّد بن المنكدر، أنَّه رأىٰ عليًّا عليه السلام علىٰ منبر الكوفة وهو يقول: «لئن أتيت برجل يُفضِّلني علىٰ أبي بكر وعمر لأجلدنَّه حدَّ المفتري».





(١) سورة المائدة: ٥.

(٢) أي الحسن البصري، بقرينة رواية عمرو بن عبيد عنه.

(٣) في (م): بها وليس.

(٤) في (ج) و(د) و(هـ): أضحك الله وأبكى.

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : اگر میرے پاس ایسا شخص لایا گیا جو مجھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے افضل قرار دیتا ہو تو میں اسے بہتان بازی کی سزا دوں گا

الفصول المختارة

من العيون والمحاسن

تأليف:

السيد الشريف المرتضى

(٣٥٥-٤٣٦هـ)

صفحہ ١٦٧

فصل

ومن حكايات الشيخ أدام الله عزه قال: سئل الفضل بن شاذان رحمه الله تعالى عما روته الناصبة عن أمير المؤمنين -عليه السلام- أنه قال: «لا أوتي برجل يفضلني على أبي بكر وعمر إلاّ جلدته جلدة المفتري» فقال: إنّما روى هذا الحديث سويد ابن غفلة، وقد أجمع أهل الآثار ... الغلط، وبعد فإنّ نفس الحديث متناقض لأنّ الأمة مجمعة على ... كان عدلاً في قضيته وليس من العدل أن يجلد حد المفتري من لم يفتر، هذا جور على لسان الأمة كلها وعلي بن أبي طالب -عليه السلام- عندنا بريء من ذلك.

قال الشيخ أدام الله عزه وأقول: إنّ هذا الحديث إن صح عن أمير المؤمنين -عليه السلام- لن يصح بأدلة أذكرها بعد، فإنّ الوجه فيه أنّ المفاضل بينه وبين أبي بكر وعمر ... من حيث أوجب لهما بالمفاضلة ما لا يستحقانه من الفضل، لأنّ المفاضلة لا تكون إلاّ بين متقاربين فى الفضل وبعد أن يكون فى المفضول فضل، وإن كانت الدلائل على أنّ من لا طاعة معه لا فضل له فى الدين، وأنّ المرتد عن الإسلام ليس فيه شيء من الفضل الديني، وكان الرجلان بجحدهما النص قد خرجا عن الإيمان، بطل أن يكون لهما فضل فى الإسلام، فكيف يحصل لهما من الفضل ما يقارب فضل أمير المؤمنين -عليه السلام-؟

ومتى فضل إنسان أمير المؤمنين -عليه السلام- عليهما فقد أوجب لهما فضلاً عظيما فى الدين. فإنّما استحق حد المفتري الذي هو كاذب دون المفتري الذي هو راجم بالقبيح لأنّه افترى بالتفضيل لأمير المؤمنين -عليه السلام- عليهما من حيث كذب



امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے جس کسی سے بھی سنا کہ اس نے مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حدِ افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا ۔ اورانبیاء علیہم السلام کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں

ولولا كراهية التطويل لأوردت أكثر من هذا، وهذا القدر مقنع للمنصف المتديّن.

فإن قال قائل: إن كان خبر أسلافكم دوننا حجّة علينا فيما يروونه عن زيد بن علي عليه السلام بأنّه[1] رعية لجعفر، (فما تنكرون، بأنّ خبر أسلافكم منا)[2] دونكم فيما[3] ... بن محمّد بأنّه رعية لزيد بن علي عليه السلام حجّة عليكم، وإذا اختلفنا[4] في الروايات لم يكن خبركم أولىٰ بالصحّة من خبرنا، وإذا كان الأمر هكذا فالواجب علينا وعليكم إطراح الخبرين والإعتماد على ما قاله[5] صلّى الله عليه وآله وسلّم: بأنّ الإمام من عترته أهل بيته.

فنقول: الفرق بين خبرنا وخبركم أنّا نحكي ما ندّعيه[6] عن أكثر من خمسمائة شيخ معروفين مشهورين، ممّن لقي جعفر بن محمّد عليه السلام يحكي عنه ما يحكي، ولو شئنا أن نذكرهم بأساميهم[7] وأنسابهم ما تعذر علينا، ولو شئنا أن نحضر[8] كتب الفقه التي رويت عنهم لسهل علينا، وأنتم فإنّما تحكون[9] وتروون عن الواحد والاثنين كما حكت العامّة عن أمير المؤمنين عليه السلام أنّه قال: من سمعته[10] يفضّلني علىٰ أبي بكر وعمر جلدته حدّ المفتري. وخير الناس بعد نبيّها

أبو بكر وعمر.

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی







كِفَايَةُ الأَثَر

فِي

النُّصُوصِ عَلَى الأَئِمَّةِ الاثْنَيْ عَشَر

لأبي القاسم علي بن محمّد بن علي الخزّاز القمّي الرازي

من أعلام القرن الرابع

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جس نے بھی مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا

فاى الروايتين نبتت بطلت الاخرى ؟ قال الاخر ان عليا ﷺ قال على المنبر خير هذه الامة بعد نبيها أبوبكر وعمر، قال المامون : هذا مستحيل من قبل ان النبى ﷺ لوعلم انهما أفضل ماولى عليهما مرة عمرو بن العاص ومرة أسامة بن زيد ومما يكذب هذه الرواية قول على ﷺ لما قبض النبى ﷺ : و أنا أولى بمجلسه منى بقميصى ولكنى أشفقت أن يرجع الناس كفارا ، و قوله ﷺ : أنى يكونان خيراً منى و قد عبدت الله تعالى قبلهما وعبدته بعدهما ؟ ؛ قال آخر: فان أبابكر أغلق بابه وقال : هل من مستقيل فاقيله ؟ فقال على ﷺ : قدمك رسول الله ﷺ فمن ذا يؤخرك ؟ فقال المامون : هذا باطل من قبل ان عليا ﷺ قعد عن بيعة أبى بكر ورويتم انه قعد عنها حتى قبضت فاطمة ﷺ وانها أوصت أن تدفن ليلا لئلا يشهدا جنازتها ، ووجه آخر وهو انه ان كان النبى ﷺ استخلفه فكيف كان له أن يستقيل وهو يقول للانصار: قد رضيت لكم أحد هذين الرجلين أباعبيدة وعمر، قال آخر: ان عمرو بن العاص قال يا نبى الله من أحب الناس اليك من النساء ؟ قال : عايشة ، فقال من الرجال ؟ فقال : ابوها ؛ فقال المامون : هذا باطل من قبل انكم رويتم : ان النبى ﷺ وضع بين يديه طائر مشوى ، فقال اللهم ايتنى باحب خلقك اليك فكان عليا ﷺ فاى روايتكم تقبل ؟ ! فقال آخر: فان عليا ﷺ قال من فضلنى على أبى بكر وعمر جلدته حد المفترى ، قال المامون كيف يجوز أن يقول على ﷺ : اجلد الحد على [illegible] حد عليه فيكون ، متعديا لحدود الله عز و جل عاملا بخلاف أمره وليس [illegible]ن فضله عليهما فرية و قد رويتم عن امامكم انه قال : وليتكم و لست بخيركم فاى الرجلين أصدق عندكم أبو بكر على نفسه أو على ﷺ على ابى بكر مع تناقض الحديث فى نفسه ؟ ؛ و لا بدله فى قوله من أن يكون صادقاً أو كاذباً ، فان كان صادقا فانى عرف ذلك ؟ بوحى ؟ فالوحى منقطع اوبالتظنى فالمتظنى متحير (١) أو بالنظر فالنظر مبحث ، وان كان غير صادق فمن المحال أن يلى أمر المسلمين و يقوم باحكامهم و يقيم حدودهم كذاب ؛ قال آخر: فقد جاء ان النبى ﷺ قال : أبوبكر وعمر سيدا كهول اهل الجنة ، قال المامون : هذا الحديث محال ،لانه لايكون فى الجنة كهل ، ويروى ان اشجعية

(١) التظنى: اعمال الظن .

عيون أخبار الرضا

للشيخ الاقدم والمحدث الاكبر أبى جعفر الصدوق

محمد على الحسين بن بابويه القمى قدره المتوفى سنه ٣٨١

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

الاستاذ الفاضل السيد مهدى الحسينى اللاجوردى

الناشر:
المیرزا محمد رضا المشهدی

چاپخانه دار العلم قم

١٣٧٧ هـ

فرمان مولا علی رضی اللہ عنہ اِس اُمت کے بہترین افراد ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین افراد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (الصوارم المہرقة: ۳۲۳، نمبر ۱۱۱، شیعہ مزہب کی کتاب)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ "اگر میرے پاس ایسا شخص لایا گیا جو مجھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے افضل قرار دیتا ہو تو میں اسے بہتان بازی کی سزا دوں گا۔ (العیون والمحاسن: ۱۲۳-۱۲۲ / ۲، شیعہ عالم)

اور جب ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے ابو بکر کی خلافت کی بیعت کرنے سبب معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: "اگر ہم ابو بکر کو خلافت کا اہل نہ سمجھتے تو ہم اسے خلیفہ نہ بننے دیتے۔ (شرح نہج البلاغة: ۴۵ / ۲)

فرمان مولا علی ابو بکر رضی اللہ عنہما امت کے بہترین شخص ہیں

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی: "کیا آپ وصیت نہیں کریں گے؟" انہوں نے فرمایا "جو وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے کی تھی میں بھی اسی کی وصیت کرتا ہوں۔ لیکن جب اللہ لوگوں کی خیر خواہی کرنا چاہتا ہے تو انہیں بہترین شخص کی حکومت تلے جمع کر دیتا ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے بعد انہیں امت کے بہترین شخص کی خلافت میں جمع کر دیا تھا۔ (الشافی فی الامامۃ: ۱۷۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے کے دوران میں فرمایا تھا "اے اللہ ہماری اسی طرح اصلاح فرما جیسی تم نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی تھی۔" ان سے پوچھا گیا وہ خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ ابو بکر اور عمر ہیں جو ہدایت یافتہ امام تھے۔ جس نے ان کی اقتدا کی وہ بچ گیا اور جس نے ان کے نقش قدم کی پیروی کی وہ سیدھی راہ پا گیا۔ (الصراط المستقیم الی مستحقی التقدیم: ۳/ ۱۴۹-۱۵۰ (فضل فی روایات)

مشہور و معروف شیعہ محدث أبو جعفر محمد بن علی بن بابویہ القمی المعروف بالشیخ الصدوق (متوفی : ۳۸۱ھ) اپنی کتاب "عیون أخبار الرضا" میں روایت نقل کرتے ہیں کہ : فَاِنَّ عَلِیّاً (ع) قَالَ مَنْ فَضَّلَنِی عَلَی أَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي۔ ترجمہ : حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : جس نے بھی مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا۔

(عیون أخبار الرضا جلد ۲ صفحہ ۲۰۲)




معروف شیعہ عالم شیخ علی بن یونس العاملی النباطی البیاضی (متوفی : ۸۷۷ھ) روایت نقل کرتے ہیں کہ : ومنہا : قولہ علیہ السلام : لاأوتی برجل یفضلنی علی أبی بکر و عمر إلا جلدتہ حد المفتري " حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دینے والا جو بھی (گرفتار ہو کر) کر میرے پاس لایا گیا، تو میں اسے حدِ افتراء (بہتان طرازی کی سزا) لگاؤں گا۔

(الصراط المستقیم جلد ۳ صفحہ ۱۵۲)



Faiz Ahmad Chishti

مشہور شیعہ عالم شیخ محمد باقر المجلسی (متوفی : ۱۱۱۰ھ) جنہیں اہل تشیع حضرات کے ہاں علم حدیث میں بلند مقام و مرتبہ حاصل ہے روایت نقل کرتے ہیں کہ : امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : جس نے بھی مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حدِ افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا۔

(بحار الأنوار الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۵)




مشہور شیعہ محقق السید ابوالقاسم الخوئی (متوفی : ۱۴۱۳ھ) روایت ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں کہ : امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : اگر میرے پاس ایسا شخص لایا گیا جو مجھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے افضل قرار دیتا ہو تو میں اسے بہتان بازی کی سزا دوں گا۔

(معجم رجال الحدیث جلد ۹ صفحہ ۳۴۱)




شیعہ مجتہد لکھتا ہے : حضرت علی علیہ

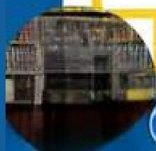
السلام نے فرمایا : ان خیر ہذہ الامۃ بعد

نبیہا ابو بکر و عمر۔ ترجمہ : اس امت

میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے

بہتر حضرت ابو بکر و عمر ہیں۔

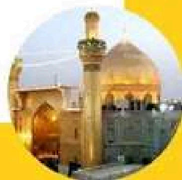
(کتاب الشافی جلد 2 صفحہ 428)







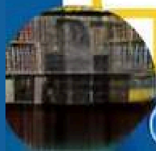
Dr Faiz Ahmad Chihti



شیعہ حضرات کی مستند کتب میں لکھا ہے

حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ کے منبر پر ارشاد فرمایا: لئن اوتیت برجل یفضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ حد المفتری۔ ترجمہ: اگر ایسا شخص میرے پاس لایا گیا تو جو مجھے حضرت ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتا ہو گا تو میں اس پر مفتری کی حد جاری کروں گا۔

(رجال کشی ترجمہ رقم : 257)(معجم الخوئی صفحہ 153)







Dr Faiz Ahmad Chihti



اکبر دور کے مشہور و معروف شیعہ عالم قاضی نور اللہ سوشتری (متوفی : ۱۰۱۹ھ) روایت کرتے ہیں کہ : حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : جس نے بھی مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اسے حدِ افتراء (جھوٹا بہتان لگانے والے کی سزا) لگاؤں گا۔

(الصوارم المہرقہ صفحہ ۲۷۷، ۲۹۲، ۳۲۳)




ڈاکٹر طاہر القادری کی گواہی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیا و رسل علیہم السلام کے بعد یہ سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہو

”حضرت قتادہ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے امتیوں میں سے میری امت کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والے حضرت ابو بکر صدیق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے حضرت عمر ہیں اور ان میں سب سے زیادہ حیادار حضرت عثمان ہیں اور حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبل ہیں۔“

۲۰۶۔ عَن أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! أَتَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَکْرٍ.(۱)



”حضرت ابو درداء ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو درداء! کیا تم اس شخصیت کے آگے چلتے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے۔ انبیاء و رسل کے بعد یہ سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا جو شخص حضرت ابو بکر صدیق سے افضل ہو۔“

۴۔ نسائي، السنن الکبری، ۵: ۷۸، رقم: ۸۲۸۷

۵۔ حاکم، المستدرک علی الصحيحين، ۳: ۶۱۲، رقم: ۶۲۸۱

۶۔ طيالسي، المسند، ۱: ۱۸۲، رقم: ۲۰۹۶

(۱) ۱۔ ہندي، کنز العمال، ۱۱: ۵۵۷، رقم: ۸۴۰۱

۲۔ ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۳۵۱، رقم: ۲۴۳۳

۳۔ أحمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۱: ۱۵۲، رقم: ۱۳۵

۴۔ خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، ۱۲: ۴۳۸، رقم: ۶۹۰۱

۵۔ طبري، الرياض النضرة، ۲: ۲۸، رقم: ۴۳۳

۶۔ لالکائي، اعتقاد أهل السنة، ۷: ۱۲۸۱، رقم: ۲۴۳۳

۷۔ ابن عساکر، تاريخ مدينة دمشق، ۳۰: ۲۰۹

عقیدۂ ختمِ نبوّت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تخریج:
محمد علی قادری



منہاج القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 140-140-111 (42-92+)
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695 (42-92+)
www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے بہتر حضرت ابو بکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں

۲۰۷۔ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَامَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ قَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَلَا إِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِالثَّالِثِ لَأَخْبَرْتُكُمْ.(۱)





''حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ کے منبر پر کھڑے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے: کیا میں تمہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے بہتر شخص کی خبر نہ دوں۔ تو سنو اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہتر شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے کے بارے میں خبر دوں۔ تو میں تمہیں اس کے بارے میں خبر دے دوں گا۔''

۲۰۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَيَّدَنِي بِأَرْبَعَةِ وُزَرَاءَ نُقَبَاءَ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعُ؟ قَالَ: اثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَاثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقُلْتُ: مَنِ الْإِثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ قُلْنَا: مَنِ الْإِثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ قَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ.(۲)

---

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۷: ۲۳۹، رقم: ۷۳۸۲
۲۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۵۱، رقم: ۳۱۹۵۰
۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۰۶، رقم: ۸۳۳
۴۔ أبو نعيم، حلية الأولياء، ۷: ۲۰۱
۵۔ لالكائي، إعتقاد أهل السنة، ۸: ۱۳۶۵، رقم: ۲۶۰۳

(۲) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۱: ۱۷۹
۲۔ أبو نعيم، حلية الأولياء، ۸: ۱۶۰
۳۔ ابن عساكر، تاريخ مدينة دمشق، ۴۴: ۹۲
۴۔ مناوي، فيض القدير، ۲: ۲۱۷

عقیدۂ ختمِ نبوّت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تخریج:
محمد علی قادری



منہاج القرآن پبلیکیشنز
365۔ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 111-140-140 (92-42+)
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695 (92-42+)
www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نبیوں اور رسولوں علیہم السلام کے علاوہ جملہ اولین و آخرین میں سے ادھیڑ عمر والے جنتیوں کے سردار ہوں گے

فصل: ۳۴

إن الصّديق سيد كهول أهل الجنة

﴿آپ ؓ عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں﴾

۱۴۷۔ عن انس، قال: قال رسول الله ﷺ: لأبی بکر وَ عمر: "هذان سيّدا كهول أهل الجنّة من الأوّلين والآخرين إلّا النّبيّين والمرسلين"۔ (۱۴۷)

"حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا: "یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔"

۱۴۸۔ عن علیّ ؓ عن النّبیّ ﷺ قال، قال رسول الله ﷺ: "ابوبکر وَعمر سيّدا كهول أهل الجنّة من الأوّلين والآخرين إلّا

(۱۴۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۰، رقم: ۳۶۶۴
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۶۸، رقم: ۶۸۷۳
۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۱۷۳، رقم: ۹۷۶
۴۔ مقدسی، الاحادیث المختارۃ، ۶: ۲۳۳، رقم: ۲۲۶۰
۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۳۸، رقم: ۱۴۹
۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۷: ۱۳۳
۷۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۵: ۳۰۷
۸۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۴۷۸

القول الوثيق
فی
مناقبِ الصديق

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 5169111-35168514
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نبیوں اور رسولوں علیہم السلام کے علاوہ جملہ اولین و آخرین میں سے ادھیڑ عمر والے جنتیوں کے سردار ہوں گے

النَّبيِّين والمرسلين، لا تخبرهما يا عليّ ماداما حيّين۔(۱۴۸)

''حضرت علی المرتضیٰ ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''ابوبکر ؓ اور عمر ؓ انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی ؓ! جب تک وہ دونوں زندہ ہیں انہیں یہ خبر نہ دینا۔''

۱۴۹۔ عن عون ابن أبي جحيفة عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ:

(۱۴۸) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۶، مقدمہ، رقم: ۹۵
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۱، رقم: ۳۶۶۵
۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۱، رقم: ۳۶۶۶
۴۔ احمد، المسند، ۱: ۸۰، رقم: ۶۰۲
۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۵۰، رقم: ۳۱۹۴۱
۶۔ ابویعلی، المسند، ۱: ۴۰۵، رقم: ۵۳۳
۷۔ بزار، المسند، ۳: ۶۹، رقم: ۸۳۳
۸۔ بزار، المسند، ۳: ۶۷، رقم: ۸۳۱
۹۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۹۱، رقم: ۱۳۴۸
۱۰۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۱: ۴۳۷، رقم: ۱۷۸۱
۱۱۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲: ۱۶۷، رقم: ۵۴۵
۱۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۳۳، رقم: ۹۳
۱۳۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲: ۶۱۷، رقم: ۱۴۱۹
۱۴۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱۵: ۳۳۳
۱۵۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۲: ۳۹۳
۱۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۳۸۶
۱۷۔ محب طبری، الریاض النضرۃ، ۱: ۳۳۳
۱۸۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۵: ۱۵

القول الوثيق
في
مناقبِ الصديق

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365 - ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 5169111-35168514
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نبیوں اور رسولوں علیہم السلام کے علاوہ جملہ اولین و آخرین میں سے ادھیڑ عمر والے جنتیوں کے سردار ہوں گے

"ابوبكر وّ عمر سيّدا كهول أهل الجنّة من الأوّلين والأخرين إلّا النّبيّين والمرسلين"۔(۱۴۹)

"حضرت عون ﷺ بن ابو جحیفہ اپنے والد ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ابوبکر ﷺ اور عمر ﷺ انبیاء اور مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین کے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔"

۱۵۰۔ عن أبی سعيد الخدري قال، قال رسول الله ﷺ لأبی بكر و عمر هذان سيدا كهول اهل الجنة من الأولين والآخرين۔(۱۵۰)

"حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے فرمایا: "یہ دونوں عمر رسیدہ اہل جنت کے سردار ہیں۔"

---

(۱۴۹) ا۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۸، مقدمہ، رقم: ۱۰۰
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۳۰، رقم: ۶۹۰۴
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۱۰۳، رقم: ۲۵۷
۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۷۴، رقم: ۴۱۷۴
۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۳۸، رقم: ۲۱۹۲
۶۔ کنانی، مصباح الزجاجہ، ۱: ۱۹، رقم: ۳۶
(۱۵۰) ا۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۳۵۹، رقم: ۴۴۳۱
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۵۳

القول الوثيق

فی

مناقبِ الصديق

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 5169111-35168514
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

حرف آخر

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہلاک ہونے والے لوگ

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے میری محبت میں اِفراط کرنے (یعنی حد سے بڑھنے) والے مجھے اُن صفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بُغض رکھنے والوں کا بُغض اُنہیں اِس پر اُبھارے گا کہ مجھے بُہتان لگائیں گے۔

من المؤمنين والمسلمين(1).

● ١٣٧٦ - قال أبو عبدالرحمٰن: حدثني سُرَيج بن يونس أبو الحارث، حدثنا أبو حفص الأبّار، عن الحَكَم بن عبد الملك، عن الحارث بن حَصيرة، عن أبي صادق، عن ربيعة بن ناجذ

عن عليٍّ، قال: قال لي النبيُّ ﷺ: «فيكَ مَثَلٌ مِنْ عيسى، أبْغَضَتْه يَهودُ حتى بَهَتوا أُمَّه، وأحَبَّتْه النَّصارى حتى أنزَلوهُ بالمَنْزِلَةِ التي ليسَ بِهِ».

ثم قال: يَهْلِكُ فيَّ رجلان: مُحِبٌّ مُفرِطٌ يُقَرِّظُني بما ليس فيَّ، ومُبغِضٌ يَحمِلُه شَنَآني على أن يَبْهَتَني(2).

(1) إسناده قوي.

وأخرجه الترمذي (٥٩٩)، والبزار (٦٧٣)، وأبو يعلى (٣١٨)، وابن خزيمة (١٢١) من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (٦٥٠).

(2) إسناده ضعيف لضعف الحكم بن عبد الملك القرشي.

وأخرجه النسائي في «خصائص علي» (١٠٣)، وأبو يعلى (٥٣٤) من طريقين عن أبي حفص الأبار، بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن أبي عاصم (١٠٠٤)، والحاكم ٣/١٢٣ من طريقين عن الحكم بن عبد=

مُسْنَدُ الإمامِ أحمدَ بنِ حنبل

(١٦٤ - ٢٤١هـ)

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

أشرفَ على تحقيقِهِ
الشيخ شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء وخرج أحاديثه وعلق عليه
شعيب الأرنؤوط عادل مرشد

الجزء الثاني

مؤسسة الرسالة